

V 57220

~~2~~ 12-29

Title - Deewan Farogh Al Musawwir
Khanfar Isq.

Creator - M. H. H. Abdul Rahman Khan
Publisher - Matba'at M. H. H. (Aqra).

Date - 1889

Pages - 120, 128, 120, 126.

Subject - Urdu Shajari - Durrani.



RECEIVED SECTION

۵۷۲۲۰ ۸۹۱۵۴۳۱
۲

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U57220

RECEIVED
LIBRARY

- 7 DEC 1972

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کہ جس سے آب ہوز ہرہ قیامت کے نگارن کا
کہ جس کے روبرو ہے کفر لینا نام درمان کا
مجھ و حشی بنا دے اپنی الفت کے بیابان کا
کیا محسوس کرے کو دم تیغ صفا مان کا
نگاہ ناز کو جنرل بنایا فوج مرگان کا
گلستان کا ہر گل اور ہر کانٹا بیابان کا
نظر آتا ہے حسین چشم دل کو زاریان کا
سوا شبنم کو ترسہ دیدہ شبندہ داران کا

اتنی دل تنائی ہے ایسے زخم خندان کا
بنادول کو مرے یارب مقام اس در پہنان کا
خداوند اسنا سبے صف میں نے باغِ رضوان کا
ترسی صنعت نے ہمد کر کے چشم دل بیابان کا
پے تسخیر ملک ل ترسی حکمت کے فرمان کا
دہر سے ہا اور زبان سے تیری وصف صنع میں یارب
بتوں کے کج کا تو نے کیا ہی آئینہ بنایا ہے
ترسی قدرت تری صنعت کے قربان کیا بنایا

همان خنجر که جانها در فداش
 چه خنجر تشنه خون جگر ما
 همان خنجر که تیربان دوا
 همان خنجر که جان تازه آرد
 درون سینه بمن میکند راه
 تن و جان مرا از هم گسته
 همان عشق که باشد مایه اش درد
 بر دقت سکون و صبر از دل
 نهان در سینه حافظ رسیده
 چه خلوت خالی از اغیار پند
 بقربان عشق ست جانم
 بیا ای خنجر ای جانم شهیدت
 بیا ای خنجر ای صدم جان حافظ
 بیا خنجر که در مانم تو باشی
 بیا ای خنجر ای کار تو خونریز
 اگر داری سر بیا سر برین
 بیا ای عشق ای جانانه بمن

همان عشق که سر باد در هواش
 چه عشق آن طرزه معجون جگر ما
 بگو سر بر خط فرمان اویاد
 بمن دیرینه رسم و راه دار
 وزین ره ورد لم جا کرده صد راه
 بخون دل ز غم فاغ نشسته
 زرد و او دم سرو و رخ زرد
 بر اے خویش خالی کردن دل
 بخلوتخانه دل آرمیده
 بر دجان و بجای جان نشیده
 شهید خنجر عشق ست جانم
 بیا ای عشق تا باشم مریدت
 بیا ای عشق ای ایمان حافظ
 بیا ای عشق تا جانم تو باشی
 بیا ای سر کشن و ستراب و ستریز
 بیا اینک تو و اینک سر من
 بیا ای رونق و غمخانه بمن

تو داری بادل دیوانه پیوند	تو ریزی در گنج جان نشتر خند
بیا ای عشق با جانم در آئین	بیا ای عشق جان اندر زخم
تو و صد مرگ در دست جفایت	من و صد جان همچون من فدایت
عنان چسبم بوی خنجر عشق	کنم گفتگوی خنجر عشق
روا نبود بنزد خاص و عامی	زبان در کام و خنجر در نیامی
زبان یکچند را گرد کام ماند	همانا باز زبان گنگ ماند
چو خنجر در نیام آسود گردد	بانگ روز زنگ آلوده گردد
چو سوز از فروغ ماکلامی	کلامی همچو خنجر از نیامی
ز سنگ طبع پیدا کرد جوهر	تو گوئی برفسان کرد خنجر
بسنگ طبع ز انسان نقش بسته	که نقشش در دل سنگ نشسته
چو این خنجر بسنگ طبع بر شد	ز اول تیز بود و تیز تر شد

ز حافظ از پی این نظم نامی

بود تاریخ منظوم گرامی

۱۳۰۴ هـ

آلای تاسخن اندر زبانست	آلای تازبان اندر دهانست
کلاش در جهان آوازه گیر	فروغ مافروغ تازه گیر



<p>وہ ناز عشق دل کو جس سے چمکے نور ایمان کا کیا خون شہیدانِ سخائی پنجہ مژگان کا شنا سا جن کو تھے کر دیا ہے سلکِ ندان کا</p>	<p>طفیل مہر اوجِ سروری یارب عطا فرما تری صنعت نے جب مشاطگی کو کام فرمایا نظر میں کہ نہ لائے ہیں بربکِ لشک کو ہر کو</p>
<p>فروغ بے نوا کا دل ہے غلٹکہ کتب بنادے شمع سوزِ غم کو اپنے اس شبستان کا</p>	
<p>جلالِ پر داز جب کا عکس ہے آئینہ جان کا کہ ہے نقشِ قدم جب کا قبالہ باغِ فصول کا چمکے جائے ستارہ میرِ دل کو داغِ پنهان کا کہ نقشِ اولین ہے خاصِ کلکِ صنعِ یزدان کا معنی کس قدر ہے قصرتیری شوکتِ نشان کا کہ سایہ ایک سر بہ بنا ہے چشمِ عرفان کا کہ تاسینہ مرا ہر سر بنے یوسف کے زندان کا دکھایا معرکے میں صاف جو ہر تیغِ بران کا نکل جاتا ہر شل برقِ دل سخنِ عصیان کا نبوتِ کبطح سے خاتمہ ہے تم پہ احسان کا</p>	<p>اتنی عشق سے دل کو مگر اُس کو تابان کا اتنی مہر و دل پر اوی کی گئے اغ الفت کی اتنی پر تو ماہِ رخ پر نور سے اوسکے شبیبہ پاک اوسکی کیوں نہ ہو سرفترِ عالم رسائی سے ہے وہمِ حاملانِ عرشِ نبیِ ناصر سب کے ہونے کا حقیقت ہے کہ اوس سے مے دل کو غمِ الفت کا اپنے کیجے مسکن ترے اعجاز کے قربان کہ اک شاخِ بریدہ نے ترا ابر کرمِ جہدِ کم کہ بھمکویا داتا ہے ترحمِ یانہی اللہ کہ اب الفت ترحم ہے</p>
<p>کشش کو کام اب فرمائیے یا حمتِ عالم ہے کتبِ فروغِ آوارہ دشت یا سرِ حران کا</p>	

<p>کہ کوچہ بکنا شگاہ ہے خون شہیدان کا کہ تیغ ناز میں نہان ہے چتر اب حیوان کا مجھے پاس دے کہ قدرت قاتل کے واسطے کا وہ کہتا ہے کہ میں سایہ ہوں اس گشتہ شرکان کا عیان ہے حال ظالم کے شکست عہد پیمان کا گمان ہے تیغ نازیار پر میرے گریبان کا دل بیتاب گوارہ ہے کسے درد پنهان کا نہ کرنا ذکر کہ یہ یادش بخیر اول وقت جان کا</p>	<p>بھرا اندر زخمی ہوں میں اسکی تیغ شرکان کا سکندر سے نہ کیوں اسحق تو نے کیا باتنا دل بیتاب ہے ضبط پیش کا عہد لیتا ہوں اسید رستی رکنا عبث ہے جنت سے ایدل شکستہ دل سے کوچہ پر شکستہ نگ سے میرے گلو سے میرے یاتنا ابطہ اسے بڑھایا ہے تپش سے پوچھ لو دیتی ہے جو غش اسی ہر دم خدا کی واسطے ہم دل پر شور کے آگے</p>
<p>فروع خستہ جان کی پردہ پوشی ہے ضرور لیل کوئی محرم نہیں جز تیرے اس کے راز پنهان کا</p>	
<p>کہ برہم ہو گیا عالم دن جان میں ایمان کا حفاظت میں مری دیکھ دینے میں حرام کا کہ ہرزخم جگر اب راستہ ہو کرے جانان کا کہان ایسا مقدر جو بنے گل سیکے دامان کا ملا جاتا ہے گہروں سے عقیدہ ہر مسلمان کا خوشی سے کہلیا کیسا جو ٹوٹا ایک ہی ٹانگا ہر اک تار اس پر پی کے دامن درمیر گریبان کا</p>	<p>یہ کس کا کرنے یارب وزن دیو اسے جہان کا لیا رستہ دل بیتاب نے پہ کوئے جانان کا زبان تیغ قاتل سے یہی پیچ سنا دل نے غنیبت ہے کہ خون میرا حنا پائے قاتل ہو نہ کہیے اس قدر بے پردہ کو آتشین حساب خزانی دوست سے کہ رعب یہ زخم جگر میرا بڑا ہوتا ہے ہر دست تنہا تجھے لڑان کا</p>

<p>خیال کا بھی ہے برہمن جمعیت خاطر ہوا جھنڈا من نے یارب کر دیا کسے دل مفتون کے آگے ذکر کو تر کسلے زاہد</p>	<p>کیسی زلف میں سب طور ہے خواب پریشان کا برنگ صبح مطلع صفا عالم کے گریبان کا پیا ہے اسنے پانی سیر ہو کر تیغ بران کا</p>
<p>نکر زہنا غفلت روز و شب ہے فریغ اب تے کہ ہے وہ پر تو رخ اور یہ سایہ زلف پہچان کا</p>	
<p>نہیں ہے سبب تناظر پنا کے سہل کا نشان کیا پوچھتا ہے نامہ بر تو کو قاتل کا شرارت دیکھتے جلو دکھا کر نہ چپا لینا نگاہ ناز کل پر دین کو چہ شو کی کہتی تھی اونہیں غلط زنا کہتے تھے زور نقاہت ہے گئی جان اونہ آ یا وہ ار دل ہم نہ کہتے تھی تیرے نالوں پر چپ بس لیلی چاہا لیا ایدل نکر تو ادنی الفت میں ایدل خوف گمراہی زبانی گفتگو کر نیکی صاحب کون حاجت ہے ستمگر سنگدل انتشار کہا ہے نام اسکا میلگی دل کو کیونکر لذت اس کے سوت مخمر کی</p>	<p>ٹڑ پکڑ چاہتا ہے چوم لینا دست قاتل کا سراسر فروش ہے طاق پر دہا چشم سہل کا سہب پہر پوچھنا مجھے مری بیتابی دل کا نہیں معلوم کیا شورہ ہوا قاتل سے قاتل کا ذرا کروٹ بدلتا فاصلہ ہے چند منزل کا نہیں آسان ہے آسان ہونا تیری شکل کا وگر نہ کیوں نہیں کرتا جھنڈا پردہ محل کا ہر اک کا شایہاں کا میں ہے مقصد کی منزل کا اگر چاہو تو دل ہی دل میں کر فیصلہ دل کا ستم دیکھو جناب عشق اس سید گردل کا سناس ہے پہلے لیلیتا ہے جان انداز قاتل کا</p>
<p>گھنٹا اتنا نکر تو زمرہ سیر و مہری پر</p>	

<p>نہایت گرم ہے نالہ فروغ آتشین دل کا</p>	<p>پہلے کہہ سکتے تھے ہم چشمہ سے سیما بکا کیون نہو حیرت کہ ہر تار نفس پر شور ہے جاوہ فرما تھا اسی رات کسکا انتظار ناز نہایا کچھ خطا باعث تھی اسے باوصیا دیکھئے قسمت کہ مسکود مل مارو زار مل کس قدر رویا تھا ملکہ شوق دیدار سے خوش نہ آیا کچھ مہین جز گوشتہ دشت جنوں صورت محراب خم ہو نایمان پر چاہئے ابتدا سے عشق میں سیما بکا مہر تہایہ</p>	
<p>خاکساری کا گرغ کچھ بھی تم کرتے فروغ بوریا ہوتا مست ابل بستر سجا بکا</p>	<p>کب خوش آتی ہے دل خستہ کو گلشن کی ہوا غیر کے ہمراہ وہ کہاتے ہیں گلشن کی ہوا نکتہ گل سے دماغ دل پریشان کیون ہو آشتی ہو درمیان صبر و دل ممکن نہیں پہر چلایا آتش گل نے کسی بلبل کا دل اسکے سر پہن سہری قاتل کو امن کی ہوا کیا بندھی ہے آجکل تقدیر دشمن کی ہوا گوش گل میں ہے بہری بلبل کے شیون کی ہوا کیون پسند آئے لگی دشمن کو دشمن کی ہوا گرم ہے پہر روزن دیوار گلشن کی ہوا</p>	

<p>مجھ کو وحشی کہیں پر انصاف ہی کیجے ذرا حرص ہو کیونکہ دشمن سینہ پر نور کی آگ ہو جاتا ہے وہ بت سنتے ہی کیا اثر کس قدر ہو گی ندامت او کی تیغ نانسے تب مگر اس جذب ل کو ماننا صیاد تو</p>	<p>ہے گریبانوں کی دشمن کے دامن کی ہوا ہے عدد و زائد سے شمع روشن کی ہوا لٹے کیا یگوسی ہے میرا آہ شہیوں کی ہوا زخم کو میرے جو چہو جا لگی سوزن کی ہوا جب اوڑالائے تجھے میرے نشیمن کی ہوا</p>
<p>رنگ کیون اور نے لگا رو گریبان کا فروغ کیا خوش آئی سپہ تہیں صحر کے دامن کی ہوا</p>	
<p>کیا کہوں کیا شور و شر ہکا مگر ادل میں تھا کچھ خبر تکو نہیں لے قیس لیکن اس قدر جذبہ شوق گلو کہتا تھا کیا مضطر لے واعظ اس کویت سمجھ کر منع کرتا تھا مجھے جوش لفت کیون نہوتا راہ الفت میں ہیز لیکیا مقتل میں مجھ کو دل بظاہر کیٹھک حسن کی گرمی سے آیا رو کیلی پر عرق واہ کیا لذت سے تجھ میں لے دم تیغ ادا او کا جلوہ بسک ہے غارتگر ہوش و حواس تھا جو م خلق جبک میں تڑپتا تھا دہان</p>	<p>جب تلک پہاڑ میں اتا میں ٹہری شکل میں تھا ناز جہازے کا کہتا تھا کوئی محمل میں تھا جب تلک تھا جو میں خیمہ خجری کس شکل میں تھا میرے اسکے درمیان جبکہ حق و باطل میں تھا کر رہا تھا ناز گل ہر خار جو منزل میں تھا لیکن اس سے بڑے دشمن اور تھا بدل میں تھا یا مرنار نظر اس پردہ محفل میں تھا دم ترا بہتر تھا جبک دم ترے سہل میں تھا رات اس محفل سے باہر تھا جو اس محفل میں تھا میرے دم سے اک تماشا کو چہ قاتل میں تھا</p>

وہ خفا کیونکر نہوتا دیکھ کر تجھ کو فروغ
سرخ سے تیرے ہتھ اعیان جو کہ تیرے دلیں ہتھ

<p>آ تو سکتے ہیں مگر وہ آئیں کیا پروہاے دیدہ سب نمناک ہیں جا کے کر سکتے ہیں شکوہ جبر کا جان کو تو حکم جانے کا ملا کیا تیری خواہش ہے اے زخم کن دل کو جانے دو اگر جاتا ہے وہاں ہیں یہ سب جو ہر او نہیں کی تیغ کے شک سے دین جان قاصد بھیج کر دل ہے بد آموز او سکو بھیج کر کر دیا ہم کو نکمٹا ضعف نے آج پوچھا دل نے مجھے راہ میں حضرت پیر مغان کیا حکم ہے گالیان ہم او کے منہ کی کہا چکے خونے ناز کے یہ گشتے تیرے فروغ</p>	<p>کہتے ہیں ہم ناز سے شرائیں کیا اوسکے غم کی راہ میں بھڑائیں کیا عذرا اس جینے کا لیکن لائیں کیا دل کے حق میں دیکھئے فرمائیں کیا ناخن دست جنون بڑھ جائیں کیا نا سمجھ سے او سکو ہم بھائی کیا زخم دل کے ہم او نہیں دکھلائیں کیا اپنے ہاتھوں آپ ہم مر جائیں کیا اونکو ہم جو رستم سکھلائیں کیا اونکی تیغ ناز کے کام آئیں کیا بوسہ یا گالی تمہیں دلو آئیں کیا میکدے سے آج ہم او ٹھ جائیں کیا سیوہ جنت کو زائد کہا میں کیا جان و دل وقتِ رستم چلائیں کیا</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہیں جنون سے تیرے سب واقف فروغ

	دوست تجھ کو پیار مہن پنہائیں کیا	
<p>کہیں وہ بت نہ کہے مجھ کو مسلمان نکلا عشق کیوں پرودہ ناموس سے عریان نکلا ناز بردار متناسے حسینان نکلا کیا تنگ حوصلہ یہ دیدہ گریان نکلا درد کمظن مر اطلب دربان نکلا ہم اے غنچہ سمجھتے تھے گلستان نکلا ہم تو کچھ اور سمجھتے تھے مسلمان نکلا شوق بے صبر ہی دور در کا مہمان نکلا</p>		<p>دل سپارہ مرا صورت قرآن نکلا کیوں ہوا حسن کو منظور آہی یہ حجاب ہم تو سمجھے تھے دل زار کو اک گوشہ نشین کشتی مچھڑا ہی تک نہیں ڈوبی افسوس قابل صحبت عشاق ہی اب مین نرہ دیکھ کر داغ دل تنگ کے ظالم نے کہا اُسکے ابرو کو کما شیخ نے محرابِ حرم وہ جوانی نرہی اور نہ وہ شور و شرِ دل</p>
	<p>قطرہ خون یہ نہیں ٹپکا ہے فروغ خود دل خستہ بہ گلکاری دامن نکلا</p>	
<p>ناصرِ خوب ہی دائرہ مراد دل سمجھا آہ کس بار کا مجھ کو متحمل سمجھا معنیِ پاس لب کیا تر اہمیل سمجھا تیرے نالے کو وہ گل شور و خنداں سمجھا پیشِ سخت کو مین قطع منازل سمجھا جس سے مرنے کو ذیل زینت کا حاصل سمجھا</p>		<p>تجھ کو نادان مجھے فرزانہ و عاقل سمجھا رکھ دیا غیر کے کاندھ ہی یہ مے سنانے تھا ہو گیا سزاوارتہ ہی تڑپنا کیسا اس قدر بے اثر ہی آگ و لالہ افسوس مثلِ سہل کے قدم راہِ فنا میں رکھ کر خنجرِ ناز میں یارب سے کہاں کی لذت</p>

<p>باغ فردوس کو مین کو چھتاتل سمجھا موج و گرداب کو جوشتی و ساحل سمجھا صفحہ دل کے لئے مین خطا باطل سمجھا کیا وہ غنچے کو مرا ابلہ دل سمجھا عقدہ دل کی کشائش کو مین مشکل سمجھا تو نے کیون با صبح نادان مجھے غافل سمجھا</p>	<p>تو نے دھوکا مجھے کیا پیخودی شوق دیا بحرِ خارِ حقیقت کو وہی تیر گیا الیم دوست جو آیا تو الف کو اُسکے اے صبا چوڑ دیا کسلے ملکہ اوسکو دیکھ کر ناز کئی ناخن انگشت نگار برہمن سے بھی ہون بڑ بکر مین بتوں کا شیدا</p>
<p>جلوہ سحرِ محبت سے کیسے مین فرغ داغ کو شمع دل زار کو محفل سمجھا</p>	
<p>تسے بڑ بکر دشمن جانی مرا ہو جائیگا ہم نہ کہتے تھے قضا کا سامنا ہو جائیگا اضطرابِ دل بیانِ مدعا ہو جائیگا جب نقابِ دلوں گے تم تو فیصلہ ہو جائیگا شام ہی کو آج تیرا خاتمہ ہو جائیگا رنگ روئے گلِ بربک بو ہوا ہو جائیگا زلفت کا تیدی سہلا کیونکر ہوا ہو جائیگا کیا شکستِ شیشہ دل کی صدا ہو جائیگا زیست سے جو چیل کیونکر خفا ہو جائیگا</p>	<p>جانتے ہو تھے یہ دل ملے کیا ہو جائیگا دیکھ لی اے دل دا تو نے بتِ طناز کی گرزبان کو بند کر دیگا شکوہ حسن یار مجھ مین اور پروانی مین جھگڑا ہو کہیے شمع و اس قدر طولِ شبِ فرقت کا غم میل نہ کر اوسکی بوی بھی گرچہ مین انگلی اے عنایب ہی عیش تو اے دلِ نادان تو بخاطرِ شاد گو کرے مشاقیان یہ مالہ بلبیل ہزار غیر ممکن ہے پریرِ دیون سے ترکِ خطا ط</p>

<p>گالیوں کی خونہ کیجی ورنہ اے آرام جان دست رنگین کو نہ رکھئے آتشیں رخسار پر ذکر سے جس بت کے اور جاتے ہیں سب دشمن جو</p>	<p>یہ بشیرین تمہارا ہمیزا ہو جائیگا طاہر رنگِ حنا کا دمِ فنا ہو جائیگا اُسکے آنے سے خدا جانے کہ کیا ہو جائیگا</p>
<p>دل خیال یارِ ناحق جگمگاتا ہے فروغ جب لڑ گئی آنکھ اسکا فیصلہ ہو جائیگا</p>	
<p>دیکھ لے کر یہ ترے حق میں نہ بہتر ہوگا زلزلت کو تاب نہ دو جانِ نخلِ جاہلیگی جسمِ مین جان کے بدلے غمِ جانانِ سہیان نگہِ ناز کو کیوں فکر ہے اتنی صاحب دام کا کل میں تڑپتا نظر آتا ہے کوئی نزعِ کیوقت نہ آئیں وہ عیادت کو مری پوچھ لو ناز سے اپنی مے دل کی حالت</p>	<p>دامنِ صبر مرا کچھ بھی اگر تر ہوگا فرقِ اسمین نہ کہی بال برابر ہوگا ملکِ الموت جو آئیگا تو شمشیر ہوگا فیصلہ دل کا مرے ایک ادا پر ہوگا ہو نہ دیکھیو میرا دل مضطر ہوگا طاہر روح مرا اور ہو اپر ہوگا میرا کتنا تو نہ مت کو کہی باور ہوگا</p>
<p>دستِ نازک سے امیر نہ تھی ہکوفِ فرخ استدرا کارِ رفو دامنِ دل پر ہوگا</p>	
<p>ستم وہ ادا سے نظارِ تمہارا بڑا اس غرض کا ہو جس نے ہی جان غمِ یارِ جگمگے ہیں دیر و حرمِ مین</p>	<p>غضبِ پہر وہ قاتلِ نشانِ تمہارا جدا کر دیا دل ہمراہِ تمہارا اسی دل میں ہو گا گزرا تمہارا</p>

<p>ضرور اسمیں ہے کچھ ایشاں تمہارا کیا اسنے راز آشکارا تمہارا تو ہو گا بہت کچھ خسر تمہارا مرے دل میں ہے کیا اجالہ تمہارا یقین ہے کہ ہو جاے پیارا تمہارا ابھی ایک ہوں دل ہمارا تمہارا ہمیں ہے فقط اب سہارا تمہارا ہوا جسکو حاصل نظر اتمہارا اگر سامنا ہو ہمارا اتمہارا</p>	<p>مراد دل بھی سہی کرے یوں عداوت سزا دل کو دو دم کہ بیتاب ہو کر اگر نقد جان رونمائی میں لو گے نکلجاؤ لے درد و اندوہ و حسرت سکھاتے ہیں ہم دل کو دشمن کی چالیں مروت کرو یا کچھ انصاف صاحب کیا دل تو لے نالہ و آہ و زاری دو عالم کو لاتا ہے کبہ نظر میں ہمیں ہم ہوں پیش منصور صاحب</p>	
	<p>فرغ جگر خستہ و بے نوا کو شفیع اکامم ہے سہارا تمہارا</p>	
<p>افسوس کہ دل تلخ ہمیں رکھنا نہ کہیں کا دست پتہ ہے نہ مکان کا نہ مکین کا کیون فاش کریں پردہ کسی پردہ نشین کا کرتے ہیں بہت پاس دگبے شہ نشین کا بازار میں بکتے ہیں یہ شرہ ہے نہیں کا داغ دل ناشاد بنا داغ جبین کا</p>	<p>دنیا کی نہ کچھ فکر نہ کچھ ہوش ہے دین کا کیا ذکر کرنا کا یہ مان دل ہی نہیں ہے ہم ذکر کبھی سوزنہاں کا نہیں کرتے لے دل غم جانان کی نمود شکنی دیکھ گاشن میں رہتے جو کہ مانتے یہ گل سجدہ نہوا ایک بھی مقبول ہمارا</p>	

<p>کمد کوئی ناصح سے بہت سکون پہنچا معلوم ہے ہر حال ہمیں خلد برین کا</p>	
<p>سجھاد و فروغ اس نل خود نشہ کو اپنے ہم سے نہ کرے اب نہ کہی ذکر کہ سین کا</p>	
<p>میکدے میں جا کے واعظ کیا ہی تیر ہو گیا پہر ہوا کا شانہ بخت میں ہجوم سرخ و غم دست نازک آپکا حد شکر محنت سے بچا ہم نہ کہتے تھے شب ہجران کا کبھی بدست ناز کیا کیا اپنی بیتابی پہ تھے سیما کو دل کے باہر کوئی دم آتا نہیں کیا انش سخت تھی منزل گر طے ہو گئی کس لطف سے</p>	<p>جام سے کو دیکھ کر جا بے سے باہر ہو گیا تیرا اسکن جانن غیر دن کا پہر ہو گیا خود مرانا لہ گلے میں آگے خنجر ہو گیا اب یہ قصہ طول سے زلف معنبر ہو گیا دیکھ کر کل اس دل مضطرب کو شش ہو گیا میری حسرت کا خیال یا ہم ہو گیا دل کا شوق اور شوق کا جو درد رہ ہو گیا</p>
<p>ہم تو اپنی چشم کے ممنون منت ہیں فروغ پردہ پوشش آتش دل دیدہ تر ہو گیا</p>	
<p>سر ہوا تن سے جراتن بوجہ سے لہکا ہوا رات ہکو پہر ملا تھا و طرٹ جاتا ہوا مٹ نہیں سکتا تھا یہ تقدیر کا لکھا ہوا جان آجاتی ہے تن میں جب ذکر لکھا ہوا پہر مڑ کیا ہے کہ جب یہ زخم دل چھا ہوا</p>	<p>کس قدر احسان مجھ پر تیغ قاتل کا ہوا اس دل پیاں شکن سے تنگ ہیں ہم کس قدر کیون نہ کرتا جہہ سائی ان ہون کی پین شام سے در کو کتا کرتی ہے چشم وصل جو چوٹ سے غافل نہونا ناخن بیدار دیا</p>

لطف الفت کا جیسی ہے جبکہ دل میں خم ہو لطف ہو گا حشر میں جب جاؤں گے دونوں ہم	اور زخم ایسا کہ جیسے ہو نمک چپڑکا ہوا منہ تین کرتے ہوئے وہ میں فغان کرتا ہوا
--------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------

کیا مرہ ہے قصہ درد محبت میں فروغ
قیس ہو پناہ تا کما تک حال دل کہتا ہوا

اسل دا سے ترا غم دستم اسیا دیا بوئے پیر میں دلدار صبا لاتی ہے بیخودی میں مجھے کس درجہ ملی حیرت میں گیا وان مگر لیل نہ کیا ذکر ترا کبھی مہمان سے خالی نہ رہا خانیہ دل گل تسکین ہو مبارک تجھ سے بلبل دل ایک تو دل جو کہ ہر دم خیال کا انہیں پر سش یار کے انداز نے مارا مجھ کو ہونچہ عاشق کہ مجھ کو دیکھ کے کہہ دے نہیں	کہ کہا دل نے سیر گھر میں پیرا دیا طاثر رنگ چمن بہاگ کہ صیا دیا ہو شل آتا ہے تو کہتا ہوں کہ جلا دیا تیری قسمت کہ وہاں تو نہ مجھو یا دیا ناوک غمہ گیا خنجر سیرا دیا دام کے ساتھ چہری بھی صیا دیا ایک میں ہوں کہ نہ ہو کے کسی سے یا دیا لطف کے پردے میں لپٹا ہوا جلا دیا کے تصویر بھی مجھوں کی کہ آستا دیا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

غزل دوم

ساتھ تیرا گیسو مجھے یا دیا وہی تو بہن تصور کے بھی نکلتا تک	مغ دل بولا کہ وہ دامہ صیا دیا کچھ اتر تم میں نہ لے نا لہ فریا دیا
---------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------

<p>تہ خنجر جو مجھے لطف خدا داد آیا جب طبیب آیا تو چلا یا کہ جلا داد آیا لب پہ بہولے سے اگر شکوہ بیدار آیا ناوک غمزہ و ہین برسرا دلا داد آیا کیا تجھے یا دیکسی کا قہر آزاد آیا گلے ملنے کو تیرے خنجر فلا داد آیا دیکھ کر کعبہ پرستوں کو خدا یاد آیا جو کیا تہا ترے لگے ستم بجا داد آیا</p>	<p>گر کہوں کچھ تو ہو خنجر کو ہوں خنجر کی کچھ عجیب حال ہے بیمار محبت کا ترے ہو گیا شکوہ تاثیر وفا سے صد شکر جب ہوئی قتل میں کچھ پیہ پیہ تغافل کی صدوت سر سبز ایدل ترانا کہ کیوں آج اے تنہاے دلی عید مبارک تجھ کو جلوہ فرما جو ہوا دیر کے باہر وہ بت آئینہ دیکھتے ہو خوف سے عالم نہ کہے</p>
<p>میں جو دیوانہ لب ہوں تو مرے پاس فروغ بیڑیاں لیکے رگ بسمل کی خدا داد آیا</p>	
<p>اوس باغ میں تھے ہم کہ جہان باغبان تھا کس دم گلے چنچلے تیراں وان تھا سہلو میں کی نظر تو دل خستہ جان نہ تھا جلتی تھی ایسی آگ کہ جسم میں ہوا نہ تھا پاس لب تھا ورنہ میں کچھ بیزار نہ تھا جس راہ میں کہ راہتہا کا نشان نہ تھا ناموس پردہ دار کا نام و نشان نہ تھا</p>	<p>داعون کا دل کے کوئی بھی پرسان نہ تھا کس دن حضور ناز مرا امتحان نہ تھا شب کو جو لب پہ نالہ آتش فشان نہ تھا دل میں تہارات در و گردم بخود تھا دل بیوجہ چپ ہاتھانہ میں سنکے کلہ بات یہ شوق دل وہ راہ چلا یا کیا مجھے کیا خوب تھا وہ عمدہ طبیعت کہ جن دنوں</p>

<p>کچھ بھی خیال سنبھل باغِ جنان تھا جس سرزمین پر ہم خود مان آسمان تھا اتنا تو تیز تو سن عمر روان نہ تھا</p>	<p>کرتا تھا سیر کو چھ گیسو کی روزول لکھتے تھے کس سرت و عشرت رات دن چڑھتے ہی اس پر کرتے مہربان کس مہر</p>
<p>زندہ ہے فراق میں ہم کدھر فرسوخ ہم سبھی کوئی زیرِ فلک سخت جان تھا</p>	
<p>مکان چھپے جلایا پہلا سا بنگا چراغِ مہوش کو کیوں آتے ہی آ جانا جب ادھر سپر ٹرکے سارا مصحفِ روبرو جگہ کی آگ نے کیا خانہ سود و زیان فلک پر نسر چلایا کہ میرا آستیان دل عالم کا سارا خرم تاجِ توان ترے کانوں میں اس کا فریاد کیا آ جانا تری س گرم رفتار سے عمر روان</p>	<p>تب ہجرانِ دل کے بعد ہم ناتوان ہو گیا حیا تو تھی ادنیٰ موزیرِ دیدہ و دل کی تب سن ل کو ہوئی اللہ اکبر عشق کے پوریت غم و شادی نظر آنے لگے دونوں پہ کیان نہیں معلوم کسے نالما گے گرم سے شکو کیسے کان کی بجلی غضب سے بگڑے جسے بتا تو رات کیا گسروشیاں کھل ہی ہوئی تھیں تناؤں کامری جب قدر سامان تھا دل میں</p>
<p>جہاں تک یکہتا ہوں زہم میں سکتے کا عالم ہے فنون کیسیا یہ تو لے فروغِ خورشیدِ بنگا</p>	<p>جہاں تک یکہتا ہوں زہم میں سکتے کا عالم ہے فنون کیسیا یہ تو لے فروغِ خورشیدِ بنگا</p>
<p>ہزار آفت کا آجانا ہی نا اکر طبیعت کا محبت کا بڑا نا معجزہ کی عداوت کا</p>	<p>نہ پوچھ حال کچھ مجھے دل مضطرب کی خست کا عداوت کا بڑا نا خاصہ میری محبت کا</p>

<p>اشاہ ہو کے رنجاتا ہی کیون چشم عنایت کا تو ہر اک دل مرا شتاب تہا سو چراغت کا مجھے ارجان پر اپنی گمان ہے اپنی حسرت کا سمجھتے ہیں کہ یہ اک درد ہے پہلو کو عشرت کا ذرا سا رنگ کیا تھا سلسلہ صاحب سلامت کا گمان ہر شام وقت پر مری صبح قیامت کا منہایت بڑھ چکا، حوصلہ شبہا فرقت کا نہ خائف ہوں میں دوزخ سے نہ طالب ہوں میں جنت کا</p>	<p>حیا شوخی پہ غالب ہو نہیں سکتی تو نہ پر لیل تپش میں وہ ملی لذت کہ سودل جھگو کر پیتے بہت صد اوٹھائے پر نہ نکلی کیسی صورت بولائیں کہ سطح بزم طرب میں اپنی وہ جھگو دل بیتاب ہے توڑا اسی ہی ججیتن کر کے کیا ہے حشر برپا نالہ و فریاد وزاری نے نخل اسقدر شایان نہیں آگے سے جان عبث کرتا ہے تو ذکر اسید بیم اے زاہد</p>
<p>فروغ اس دوا کی پر خائین پرسان ہا کون اپنا مگر ہاں اک خیال و نکا کہ ہے غمخوار وحشت کا</p>	
<p>کہ جو کچھ ہے سوا اینہ ہی او کی خود نمائی کا ہیماں انداز ہی حسب و جان کی آشنائی کا سبب کچھ تو بہلا ناظر ہو اس لیے اعتنائی کا اوٹھائے غل جو دان پہ فوج مہرگان کی چڑائی کا بڑھ ہے کس قدر اب شورا و کی دلربائی کا بتوں کے حسن میں کیا زور ہے ساری خدائی کا یہ کیوں گرد تہی چہ ہے اک عالم صفائی کا</p>	<p>کہا دل نے تماشا دیکھ ساری خدائی کا دل مضطر ہے کیونکر دور ہو کھٹکا جدائی کا خطا ہے دل ہی کچھ یا کچھ غور حسن کا ایما اکی عالم دل کا ہی کیا باقی کوئی گوشہ مرانا لہ صد اطوطی کی ہے نقار خانے میں حرم سے دیر کو جاتا ہے ایمان صورت قیدی ہماری خاک ساری کا مقلد ہے گہر دانہ</p>

<p>نشانہ بن گیا ہوں دیکھئے تیر موائی کا کہ عشوہ دختر رز کا ہی دشمن پارہائی کا کہ جہین نام کو بھی کہہ نہ لو کھٹکا جہائی کا</p>	<p>نظر چپے اڑھاتے ہیں تو ہو جاتا ہوں سہل چلا آتا ہے سو سے نرم سے وعظ کوئی گدو میں ایسے وصل کے سے تیغ نازیا ہوں ملتا</p>
<p>فروع اللہ اکبر اس شکستہ دل میں یہ لذت کہ کو سون بہا گئے ہوں نام سنکر مویائی کا</p>	
<p>کہا خندے گل کے ہی ہی پاس شنائی کا یہ کیا کم ہے کہ دنگا ج رہا ہے آشنائی کا اسیر سی ہی پہلے اسکو تھا کھٹکار ہائی کا یہ مرگ ناگمانی نام ہے کسکی جہائی کا اگر کچھ ہی گھلا وان جرم ذوق آشنائی کا یا ک شمشہ ہے اون غمزن کی کا فوایدی کا دیا تہا سنکے افسانہ تمہاری تراثر خانی کا کیا ہے کام موم شہدے یان مویائی کا</p>	<p>کیا ناکہ نہیں کے جو شکوہ بیوفائی کا مے ناکہ کو کیوں دیتے ہو طعنہ نارائی کا یہ دورا نیشیان دیکھو دل بخیہ الفت کی لقب سے زندگانی یا الٹی وصل کا کسکے دل نادان وہ کہ فرزند پہا نسی بھکدو گی ادھر ازل زمین اور اوسط گردن بھکدو ہیں جواب پناہی آما صبح ہی ہے جو کہ مجھوں نے درستی شکستہ دل ہوئی کچھ نرم باتوں سے</p>
<p>فروع افسوس تک کو چہ قاتل ہو غفلت اے نادان یہ موقع پر کہاں بخت آزمائی کا</p>	
<p>کفن ہو پردہ محفل ہمارا نصیب برق ہے حاصل ہمارا</p>	<p>غم ک لیلی کا ہے قاتل ہمارا گاہ ناز ہے اور دل ہمارا</p>

<p>گو اہی نے رہا ہے دل ہمارا کرم ہے تیرا لے صیاد ورنہ اوٹھائیں بکیسی کا کیون ہم چسپا نہیں بیوجہ پیچ و تاب کا کل ظہورِ یزد دل نے شمع آسا اے دل آج مثل تیغِ غمرہ ترے بند قبا کے ساتھ اہو شوخ ٹھہر سکتے نہیں ہم لامکان پر بنایا عشق نے سہک و وہ دریا کمان ہم اور کمانِ وصل کا اوشق لئے جاتا ہے اوس کوچہ پین اوٹھا</p>	<p>کوئی انداز ہے قاتل ہمارا نہ تھا دل صید کے قابل ہمارا کسی کا غم ہے ہم منزل ہمارا پہنسا ہے اس میں شاید دل ہمارا کٹا یا سر سر محفل ہمارا کہنچا ہے ہم سے کیون قاتل ہمارا کہلیگا عفت رہ مشکل ہمارا ابھی گھر سے کہی منزل ہمارا کہ طوفان ہے لبِ ساحل ہمارا تصور ہے یہ سب باطل ہمارا ہمیں کو جذبہ کا مل ہمارا</p>
<p>فروغ اب تو کیے لطف سے بھی سنبھلتا ہی نہیں یہ دل ہمارا</p>	
<p>پہرہ ہوا ہے آج زور و ن پر ہماری آہ کا مہر اک دژہ ہوا ہے مہر کے گردِ راہ کا بارگاہِ عشق سے ملتے ہیں داغ و ن کے درم سامنا اُس برق و شعلہ آج شاید ہو گیا</p>	<p>حال کیا ہوتا ہے دیکھیں چشمِ مہر و ماہ کا یہ کمانِ رتیبہ کہ مجرائی ہو اُس درگاہ کا خاص ہے فیضِ اس سرکارِ عالیجاہ کا طورِ کچہ کچہا برین ہے میرے دوداہ کا</p>

<p>کیون ڈرتا ہی تو اوقات اڑا سے جلد سر ایکدم ہی راہ پر سید ہا نہیں جاتا کہی اے معلّم سب جان بخش کو جنبش دلاں ایکدم دیکھئے فرمانروائی بارگاہ ناز کی شان و شوکت یککراںس بت کی سب اہل حرم</p>	<p>پاؤن پہنے کا نہیں اس بندہ درگاہ کا کیا چلن بگڑا ہے میرے نالہ جانکاہ کا دیکھیلے پرواز پر تو مرغ بسم اندک نام ہی لیتا نہیں اب کوئی ناوشاہ کا بول اوٹھے آخر کہ آگے نام ہے اسکا</p>
<p>غیرت خورشید نقش قدم او کا نسخ اوس سے کرتا ہم سہری کیا سہ پہر اتنا ماہ کا</p>	
<p>اس دل غم دست کو کیا غم ہوا تاب دندان دیکھ کر بیدم ہوا کیا کہوں کل دیکھ کر ان کی ادا حسرت و امان کی مجلس میں اتنا آفرین اے زخم دل خود تیرا شوق غم نہیں اسکا کہ وہ دل لگیں کیون ہے اے دل سنگوں مثل کمان یاں تو ہم ہم کا خیال آیا نہیں وان ہوئی تیغ نگہ جدم علم کیا وہ بگڑے عشق کی تصدیق</p>	<p>درد اسکا جب ذرا ہی کم ہوا آپ کو ہر میرے حق میں ہم ہوا حسن کا خود اونکے کیا عالم ہوا میرے دل کا خوب ہی ماتم ہوا بڑھتے بڑھتے ناخن ضیغ ہوا پہر وہ کیون آئیگا اسکا غم ہوا تیر تو اسکا ترا ہم دم ہوا کیون مزاج زخم دل ہر بسم ہوا یاں تسلیم اپنا ختم ہوا لو قسم کھانا ہمارا سم ہوا</p>

<p>تو ہوا گہرا و سکا میں جہاں نصیب کیا محبت تھی دل غم میں کب جب دیکھا دوس گل کا حسن بگن بو تشنہ خون کیوں ہوئی میری جیت ہو گیا گل رونق افروز ظہور</p>	<p>تو حرم ایدل میں نامحرم ہوا دل گیا غم کو نہایت غم ہوا خندہ گل گر یہ شب بزم ہوا زخم دل کب طالب مرہم ہوا جب ظہور سرور عالم ہوا</p>
<p>مہر رخ کی دہوپ دکھلا دے فرقت آنکھ کا پردہ مرے جب غم ہوا</p>	
<p>روینے کا موحہ</p>	
<p>آستان یار ہے خاطر نشان آفتاب سپر خیال رو جان جلو فرما دل میں ہے خوہ کو ہی صنم سے خلق نے نسبت جو کی جبے اوتا ہی نقاب شمع نے نہایت وصف او کو رو سنا بان کا بہلا کیا ہو سکے کب سے ہم شقائق رخ کچھ پیہر تری ہمتیز جلو کرتا عکس رو یا دل میں جرن زون رو بردا و سکے ٹھہرا جب ہوا وہ بے نقاب</p>	<p>جب سائی کے ہے قابل آستان آفتاب سپر بنے ہیں کجکل ہم میں سپان آفتاب بڑی گہٹی اوس زور سے تو قیہ نشان آفتاب ماہ کا شب میں پتہ دن میں نشان آفتاب جسکا نقش قدم ہے تو امان آفتاب جب فلک پر کچھ نہ تھا نام نشان آفتاب اپنے ہر داغ جگر پر تھانگان آفتاب بار بار ہتھنے کیا ہے امتحان آفتاب</p>

نقشِ پاؤں کے کسنے دی ہر نسبتِ آفرین
آسمان پر ہے دماغِ عزو شانِ آفتاب

تیغ سے بولے کہ دے اکا جواب
دیکھئے لاتی ہے اپنا کیا جواب
صاف تھکویوں نہ دینا تھا جواب
اُس دہن کی طرح ٹھہرا جواب
ورنہ ہم دیتے بہت اچھا جواب
ایک لہر سے گلشن کا جواب
نالہ دل بان ذرا دینا جواب
وہ زبان تیغ سے دیگا جواب
دے رہا ہے قلقل دینا جواب
سوچتا ہوں اپنی غفلت کا جواب

آرزو سے دل کا جب چاہا جواب
نامہ بر بنکر چلی خود آرزو
کس قدر یہ دل مکر ہو گیا
تو سوال بوسہ ہی ایتے وہاں
دل کے کہنے پر عمل نہ کیا
حال زخموں کا نہ مجھ سے پوچھے
نازدلوں کا ہے مجھ کو گالیان
جب ہن زخم لایگا سوال
سب والوں کا ترس لے محتسب
خواب غفلت میں نہیں ہر وہیں فروغ

خامشی کو میں بڑا سمجھا
وصل کی شب جب کچھ پایا جواب

سر پہ چڑھ جاتی ہے مثلِ نشہِ شرب
دو پیالوں میں سیر کیونکر یہ لاکھوں میں شرب
کسلے مجھ سے چہ پاتے ہو تہ دامنِ شرب

کلم گایا کیجئے منہ ہے بڑی پرفتنِ شرب
اوسکی قدرت دیکھتا ہوں تیری نکستیں کی شرب
میں خدا ناخواستہ قاضی نہیں اعظا نہیں

کیا شجایت مجھ کو جب دنوں کا حاصل ایک ہے	خون لپٹا ہوں میں دروہ بت پر فن شراب
ٹلے کیا کرتا ہے دم میں دنوں کا کم فروغ	کستھ رہے دیکھئے یہ گرم رو تو سن شراب
<p>سہ نالہ سے دل کل روان کا روان ہے اب</p> <p>دیکھو تو آکے تن میں سر جان کہاں ہے اب</p> <p>رخ سے نقاب سننے تو ای دل و لٹ دیا</p> <p>لے بونے گل نہ چٹیر مہین دکھیں تو ذرا</p> <p>کتاب ہے درد مسکن جہر ہے دل تو پھر</p> <p>اوس بے دہن کے روبرو چلتی نہیں ذرا</p> <p>وہ آنکھ پہ لپٹا سے رخ کر کے اس طرف</p> <p>دل ہو گیا ہے ناقہ میل کی کا ساربان</p> <p>دل کی تپش نے تن کا یہ کیا حال کر دیا</p> <p>مانع نہیں ہے اب تو کسی کا بھی انتظار</p>	<p>اور پوچھتا ہوا کہ وہ پوچھ کہاں ہے اب</p> <p>اک بات بتائے کر نیکو باقی فغان ہے اب</p> <p>ہستی کا تیری پردہ فقط درمیان ہے اب</p> <p>وہ دل وہ دلولہ وہ طبیعت کہاں ہے اب</p> <p>لے نالہ تجھ کو کیوں ہو لیں مکان ہے اب</p> <p>کہنے کیوں سٹے مرے نہہ میں بان ہے اب</p> <p>تیر نظر کجی پہ بنگ کہاں ہے اب</p> <p>لے نالہ صرف پردہ محمل گران ہے اب</p> <p>ہر بال پر مگر گد دل کا گمان ہے اب</p> <p>بیوجہ کیوں یہ ٹھہری ہوئی لبت جان ہے اب</p>
دیکھو دماغ اس سر شوریدہ کا فروغ	سایہ ہی زلف یار کا اسپر گران ہے اب
روایت کا فارسی	
جھجکے اے حضرت دل برو خداری آپ	واہ معلوم ہوا ڈر گئے تلواری سے آپ

<p> بائیں داب کی کیجے کسی ہشیار آپ جان بیانیے میں لیتے ہیں خریدار آپ کیجے دو ٹکڑے سے ناز کی تلوار آپ ورنہ گہری نگاشق کی تکرار سے آپ اتنے عجب سے ڈر گئے نہ کسی مار سے آپ کرین آگاہی اس لطف کی مقدار آپ جبکہ بیزار ہوئے خواہش اقرار آپ دور سے رہیں جو اتادل انگار سے آپ اور اے حضرت بل ملے شہکار سے آپ جا کے خود عرض کر گیا بت عیار سے آپ ہو گئے شرمندہ نہ ہرگز دل نکار سے آپ </p>	<p> نہم سمجھتے ہی نہیں سست الفت میں گو ہر وصل کی امید ہلاکوں کر سے ہم سہی کرتی ہے ابرو تمہاری شیر بوسے کے دینے میں کچھ عذر نہ کیجے صاب زلزلہ ترکان کی اوٹھائی چھینا بیں ایدل وعدہ کھٹ تو کرتے ہیں مگر عرض یہ ہے مدح انکار لگے کرنے مجبوری مسم کیا عداوت کے بھی شمن ہوئے ای کان نمک زخم کاری کی طرح پیرتے ہیں خون روئے ہوئے نامہ براہ لے اپنی یہ دل اپنا مطلب آپ خود کان نمک ہیں چلے آئیں جیون </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گردش چشم صنم سے ہو گیا زار فروغ
خطا منوہوم بنے گردش پر کار سے آپ

ردیف تارے شہادۂ فوقانیہ

پہر ایا تو نے مجھ کو در بدر رات
نہایت خونِ دل تھا جوشِ پرات

بتا لے دل رہا تو کسے گہر رات
روان تھا چشم سے فوارہ خون

<p>اوس کی رات تہی و عیش و سیکا خطمہ نے مجھے بے یار پا کر کیکی چشم کی گردش سے عالم سنا تو کچھ مرا افسانہ لیکن</p>	<p>یہ ہے آرام جان تم جبکہ گہرات رگ جان پر لگائے نیند رات مژہ کی طرح ہتا زریہ زبر رات بہت جھجکے وہ منون جاگرات</p>
<p>فروغ اوس رخ کی افشان کی ہوس میں نریا پر رہی سیری نظر رات</p>	
<p>کیکی ناز کی کاہتا جوڈ رات او دہر لب لب دہر جوش ہوتا بہت بکڑے وہ گستاخی پائکی نہ پوچھو حال میرا تم نکیر میں نوابت و اب تھے حیرت میں سیار وہ اگر پہر گئے دم بہر نہ ٹھہرے</p>	<p>نہ نکلا دل سے نالتا سحر رات کٹی اسطرح قصہ مخمر رات بنی تہی میرے دل کی جان پر رات لگا متادل پہر اک تیر نظر رات جو تھا وہ جہلوہ فرما باہر رات مرے گہر شام ہی گہی سحر رات</p>
<p>فروغ اوس زلف رخ کے عاشقون کو خیر کیا ہے کہ ہر دن ہے کہ ہر رات</p>	
<p>لبون پر ہے دل سہل کی حسرت لکھتا ہوں کہ دونوں سانپ لکھیز چھبگی دل میں مثل خار کتب</p>	<p>نکل او خجرت تل کی حسرت ہماری جان کیسی دل کی حسرت خیال دوری منزل کی حسرت</p>

<p>ہماری سعی بجاصل کی حسرت سدا پابنگیا میں دل کی حسرت یہ لکسی گرمی محفل کی حسرت کھن افتادہ ساحل کی حسرت تو دیکھو پر نہ کامل کی حسرت</p>	<p>دکھاتی کیا ہی دیکھیں لگے چلکر نہیں معلوم کسی آرزو میں جلاتی ہے ہمیں درپردہ یارب بیان کرتی ہے سیکرول کی روداد جو آئین چودھوین کو وہ لب بام</p>
<p>عداوت اونکے دل کی ہو گئی ہے فروغ بے نوا کے دل کی حسرت</p>	
<p>کوئی دن میں نظر آئیگی نہ گھر کی صورت کبھی دیکھو نگانہ میں آہ سحر کی صورت کیا بنا ہے گرہ تارِ نظر کی صورت دیکھ پاتے مرے ناچواثر کی صورت ہو گئی تیری تو زہن گل تر کی صورت دیکھنا چاہیے اب سکے جگر کی صورت رہ گیا ورہی یہ میں پردہ در کی صورت ترک جان، یہاں آغاز سفر کی صورت</p>	<p>ہنشین گر ہے یہی دیدہ تر کی صورت نہ دکھائیگی اگر آج اثر کی صورت کمزارک جانان سے لپٹ کر دل زار نہیں معلوم کہ کیا حشر بپا کر دیتے پردہ گل میں جو تھا ادسکو نہ دیکھا بیل صدیے دیکر مجھے دیکھا کہ ہے زندہ تو کہا حسن کے عجب نے اندر مجھے جانے دیا دوستو پوچھو نہ کہہ منزل مقصود کا حال</p>
<p>انتظار بست عیا میں مدت سے فروغ در سے آنکھیں ہیں لگی حلقہ در کی صورت</p>	

<p>اینا گھر جانکے آجاؤ نظر کی صورت پھر گئی آنکھوں میں دس رشک قمر کی صورت ایک دن گردِ تیشی میں گئیں سر کی صورت جب اٹھایا تو اوٹھے دردِ جگر کی صورت نظر آئی نہ عدم میں ہی مفر کی صورت جلگیا رشک کی آتش سے اگر کی صورت اوڑتا ہر تار ہون میں عالم میں خبر کی صورت تو میں کہتا کہ یہ سر اوٹکی کمر کی صورت</p>	<p>ایک دست کھلی آنکھیں ہیں کی صورت ذکرِ خورشید قیامت جو کیا واعظانے کو چھ کر دی نہ کرو اتنی کہ چپ جاؤ گے جب ہٹایا ہین تہ بیٹھ گئی دل کی طرح مر کے چاہا کہ چوٹیں عشق کمر سے لیکن بزمِ پرستی جو تیری نگہت گیسو تو رشک گو خبر اپنی نہیں مجھ کو مگر اوسکے لئے خطِ خورشید ذرا اور جو ہوتا باریک</p>
<p>شبِ حجاب میں رہتا ہوں میں بتیاجِ فزع اوسکی صورت سے جوتی ہے سر کی صورت</p>	
<p>ہو کے حیران کہ اندر سے بشر کی صورت آپ ہنستے ہیں بہت کیوں گل تر کی صورت اشک تک ملتے نہیں بگڑ کر کی صورت دیکھنے میں نہیں آتی ہے سر کی صورت نظر آئے کہ سیکو وہ نظر کی صورت کاش آئے مرے خوش میں ز کی صورت ہے یہی میر ہی صدا د جگر کی صورت</p>	<p>گر پرئی لکھے مرے رشک قمر کی صورت چشمِ برآب رہا کرتی ہے شل شبِ نم حیرت حسن تو دیکھو کہ مری آنکھوں میں جیسے کی زیب کمر پارے شمشیر ادا اے رگ گل اے کتنے ہیں لطافت کہ کہی سیمبر کو سر دیکھا تو کہا گل نے یہ شوخ تیری تسبیح سیڑھیاں ہر عامیہ عم دل زاہ</p>

تنگی بزم نے کیا کام کیا راست فروغ
کہ ہوئی مجھ سے نہ کافر کو مف کی صورت

ایک دست کھڑا ہوں میں شجر کی صورت
اڑ گئے ہوش سر و میکے مضمون عتاب
زیب پارنگ حنا دان پیمان بائیں سنگ
تو وہ قاتل ہے کہ گریسا یہ نکلن ہو گل پر
چلکے اُس کو چے میں پونہ زمین ہو جان
ہو خانے کف مشاطہ ولاخون ہو کہ
دیکھ کر حسن کی گرمی کو تیرے اے کافر
اونسے کیا دل کو ہوا امید ترجم حب کو
کیون نہ طبع جہان ہو تری شناسم ہی یا
بدگمانی میری ساکن ہے رقابت تجھ سے
کیا عجب ہے کہ خود اڑ کر یہ مرانا شوق

اب تو پردے سے نکال دُشتر کی صورت
خط بھی کافر کا جو آیا تو خط کی صورت
ایک ہے پاپے صنم اور سر کی صورت
اوسکا ہر برگ ہو خونِ نیر تیر کی صورت
ہے یہی اپنے سفر اور ظفر کی صورت
زلف تک اُسکے ہے اک یہی گزیر کی صورت
اڑ گئے ہوش ہند کے شتر کی صورت
اُسکے نالوں سے تفر ہے اثر کی صورت
تیرے ہر عیب میں ہے لاکھ نہر کی صورت
کیون ہے پر شور نگدان مرے سر کی صورت
وصل بازو کے کہوتر سے ہو پر کی صورت

لا غری اپنی سلامت رہے جس سے کہ فروغ
رہتی ہے پیش نظر او کی مگر کی صورت

رونیفتاے ہندی

جی جانیں ترا خوب ہے ہی تیغ نظر کاٹ
اک دامن داغ دل مضطر کی سپر کاٹ

<p>بے غم نہ عاشق کا حق زخمِ جگر کاٹ اے غمزدہ رہزنِ تورہ جذبِ اثر کاٹ طوطی کی زبان بہرِ خدا صوبت پر کاٹ سراوسکا تو اے خنجرِ گل تر کاٹ تو دوشہ شترگانِ سحرِ اک تیرِ نظر کاٹ تو مثلِ قمرات کو بھینچ و خطر کاٹ</p>	<p>موقوف ہوئی کیوں نہکِ فغانی خندہ ایک خلق ہے سرگرمِ فغانِ یکیکے وہ رخ یوں تیز چلے تیرے لبِ لعل کے آگے کرتی نہیں بلبلِ ادبِ گوشِ نزاکت تابِ نگہِ شوقِ نزاکت کو کمان ہے اے ماہِ ترے بامِ پہ ہے کسکی سائی</p>
	<p>کہتا ہے بجا اوس سے فروغِ اسکا دُعا چلکے چمپ تانِ مینِ رنگِ گل تر کاٹ</p>
	<p>روایفِ تہا می مسئلہ</p>
<p>سب جا چکے جہانِ آئی قضا عبت رکھتی ہے تو امیدِ اثرِ اے دعا عبت اب اے نگاہِ نازیہِ مشقِ جفا عبت بولے کہ زندگی سے امیدِ وفا عبت ایدل تو اُسکے اسطے کافرِ ہوا عبت اب تجھ کو قصد ہے مگر آزارِ کا عبت کرتے ہو دل کیو اسطے فکرِ سزا عبت</p>	<p>باقی تھا کون کی یہ دوبارہ ادا عبت وصلِ نگارِ حجب سے بڑبڑا جہانِ عبت دلِ مین و تاب اور وہ طاقِ نہیں ہی مین نے کہا کہ آپ تو مہین میری زندگی اوس سے بات بھی تو نہ کی تجھے لکھ یکسان مین مجھ کو راحتِ رنجِ اسی شمعاً مارے ہوئے کو مارنا بے سودِ محض ہے</p>

<p>عقدہ ہے سیر دل کا وہ آدست آرزو شونہی کا زور شور اور اس دل کی چٹیر ہلکا مانند عمر رفتہ پہراوان سے کب کوئی کبے گو گرین جاوگنا وان ہی تو سنگ ہے تم مجھ سے بات کرتے ہو کیا کم ہے یہ اثر</p>	<p>کوشش پے کشائش بند قبا عبث گستاخی ہو معاف یہ شرم دیباث قاصد کی بازگشت کا ہے اسرا عبث پہر مجھ کو بت پرستی سے خیر و کنا عبث کتے ہو میرے نالے کو تم نار سا عبث</p>
<p>مقبول ہو چکی ہے دعا درد کی فروغ کہانی ہے اپنا خون جگر یہ دوا عبث</p>	
<p>رویف حبیب معجمہ</p>	
<p>خیر ہے مضطرب ہم آپ کو پاتے ہیں آج کیا کہیں آہنشین کیا بات ہے جو صبح سے کل تلک شیخ حرم تو اپنے سر پہ شروں صبر دل میں درد سینہ میں کیوں آہنظر آ تجھ کو اسے شوق شہادت ہو مبارک کام دل کس غضب میں جان بیا کہیں ہوس نہ ہو گیا شاید صم غم میرے قتل کا تیرا لے اندیشہ غم نہ سائی مسنیکے</p>	<p>اس قدر کیوں حضرت دل پہ گہرا تیرا آج ہم کو سمجھاتا ہوں ہم دل کو سمجھاتا ہوں آج کوچہ زلف صنم میں ٹھوکرین کتا ہوں آج لو کر فنا قفس کھیر گہرا تے ہیں آج جاوہ گاہ ناز میں وہ ہم کو بلواتے ہیں آج حضرت دل در کپڑا شاد فرماتے ہیں آج اُنکے انداز واداکچہ مجھے شہر تے ہیں آج ہم ہی جا کر آپ نے نبی خبر لاتے ہیں آج</p>

شیرم سے کل تک ملا سکتے نہ تھے ہنسے نظر	یہ ہمارے خیر ہوں آنکھیں جو دکھانا ہیں آج
ساتھ چلتے ہو ہمارے اے فروغ خستہ جان ہرزل گم گشتہ کو ہم ڈھونڈ جاتے ہیں آج	
قانون پر گریار کے کنارے آج سنگی بعض خون سر زخموں سے شکر آج کس شوخ کا یار ہے تصور سر دل کو سرگرم صفت آرائی ہے وہ شکر فرکان زاہد یہ قیاس کیا ہے کیسا کم کس طرح سے نکلیں گے رہ جب لاکھوں ہی آنکھیں بے پردہ وہ بیٹھے ہیں ادھر سپر تو شہ کو کچھ بخودی کچھ زلف شکر کی کشش تھی	کیا دل کی ہم تیغ نگی سے ہوں سر آج کیا آپ بہن سے تھی بھی تیغ دوسر آج جو برق بنے ہیں مرا ہوں کس سر آج اے حضرت نال باندھے مضبوط کمر آج کیونکر نہیں مہکے ہیں ہلکے کی خبر آج اوس در سے لگی ہیں صفت حلقہ در آج ویکیں تو ہم اے مہر ترانہ نظر آج آخر کو چلا ہی گیا میں غیب کے گھر آج
کیونکر سے اس دل کی تہیں ہو گئی نفرت کیا آگئی آنکھوں میں فروغ اونکی نظر آج	
نم دل کی طرح جاتے ہو اے ہوش گھر آج کیا تھا کہ جولی ابلہ دل کی خستہ آج وہ آتے ہیں اور تیغ ہی ہے زب کمر آج اُس تیغ سے کچھ عذر کیا تھے تو والد	کچھ کہتی ہے سمجھو تو لگاؤ کی نظر آج اے خار رہ دوست چلے آئے گھر آج ظاہر ہے سبب پوچھیں ہلکا کیا کہ کدیر آج یا ہم نہیں یا تم نہیں آگے گردن سر آج

<p> کیونکر نہ وہ ہر روز مرا کل سے بتر آج یوں تو ہن بہت دہم تاب نظر آج کیوں آتے ہن تہا ہوئے پیراں اور آج سمجھے تھے غلط ہم کہ ہوا ختم سفر آج کیا خواب میں دیکھا ہی مراد غ جگر آج نکلتی ہی ہے میری طرٹ او کی نظر آج </p>	<p> ہر روز وہ اک تازہ ستم کرتے ہن ایجا کل دیکھنے کے جب پردہ اوٹھا کینگے وہ رجب نالے سے ہمارے تو عداوت تھی امر کو اوڑتی ہوئی پہرتی ہے ابھی خاک ہماری کیوں صبح سے تصویر صفت بیٹھے ہو خاموش وہ اونکو تماشنا تو دیکھا ہے تپش دل </p>
<p> تہا سے ہوئے دل کو وہ فروغ آتے ہن کیو کیونکر نہوش کی مرے نالوں سے اثر آج </p>	
<p>روایہ حبیب فارسی</p>	
<p> لے مرا آئینہ دل عکس کی تصویر کینچ شرمگین لکھون میں سسر کی ذرا تھر کینچ پوچھ کر میرے دل مجروح سے تو تیر کینچ بکے مقناطیس ہی آ آہ بے تاثیر کینچ نالہا لے گرم جائے نعرہ بکسیر کینچ اے خیال زلف تہمتہ مری زنجیر کینچ ناکہ اینچون میں ادھر اور تو او دشمن شیر کینچ </p>	<p> اے مقصورہ یوں تصویر برتے پیر کینچ قتل عالم گر ہے منظور ہے شور و شر جان نخل بہا گر کی صد سہا بھئی چارہ گر اوس بت کا فر کے سنگین دل کو از بہر خدا زاہد آیا ہے جو تو بہر ناز عاشقان ناتوان ہوں دم نکھجائے نہ نالے کی طرح دم گھا جاتا ہے دو دون کا ترحم چاہیے </p>

<p>زادہوں کی شیخیان ہوتی جاتی نہیں اس دل مضطرب سے حال پریشان ہم کہ کس قدر اپنے دل سنگین ہوا کوہی گمٹند عمر ساری کٹ چکی دو ایک مہینہ صفت</p>	<p>مثل ہے اونکا بھی دل ہی یکہ کے کہہ کر کینچ اسکی تسکین کے لئے اوس زلف کی تھوکر کینچ مجھے کہتا ہے کہ ہاں تو اہ پر تاثیر کینچ طوال تنائے تو اے شوق کی تحریر کینچ</p>
<p>ہے نشانہ سانسے یعنی کہ وہ ہے سانسے ترکش دل سے فروغ اک آہ کا تیر کینچ</p>	
<p>رویفے حائے حیلے</p>	
<p>دل میں کچھ ایسی بسی ناکو شرکان کی طرح مجھے بلجائیے جس طرح ملے ہیں دونوں غم کی طرح نکلتا ہی نہیں کیا کیجے زلف جانان کس شاہ ہے بہت حال ہرا اپنی بربادی ہوئی مد نظر کو بون یا رب جوش و دشت یہ رہا ہلو کہ دامن کے سوا خوف سے کیسے پہنچا وہ دفنان ہیں مرد چشم پر خون کا ہی نقش کہ دامن کے مرے کیا زانہ ہے تیری زلف سیہ قام کا واہ</p>	<p>کہ کھنڈے لگے نالے مرے پیکان کی طرح میرے قسمت کی طرح آپ کی مڑگان کی طرح جسم گیا ہے دل ناشادین مان کی طرح یعنی دونوں میں ہے شبام غربان کی طرح نکھت زلف کو میرے سر و سامان کی طرح دامن دل ہی تھا صد چاک گریبان کی طرح دل تو یاد ہے پر شہر خوشان کی طرح باغبان سیکھنے آتے ہیں گلستان کی طرح کفر محبوب ل خلق ہے ایمان کی طرح</p>

<p>مین ہی ناوان ہوا ہون دل نان کی طرح لعل کے کیسی اورانی لب جانان کی طرح کوئی غنوار نہ تھا سوز شہنشاہ کی طرح</p>	<p>اوس تم کشیں سے اسید و فارکشا ہون خون عاشق تو نصیب اسکو نہیں پر یارب خوب جا بجا تو شب جبرین اسن ل کامر</p>
<p>چھڑتا ہے مجھے ہر وقت یہ بوجہ فرغ دل نے بھی سیکھی ہر کیا غم وہ خوبان کی طرح</p>	
<p>رویفے خاں بمعجمہ</p>	
<p>تو گوش یار نے پہرا و سکو کیون کہا گستاخ کرشمہ شوخ نگہ چلبلی اد گستاخ تو اضطراب کی مانند ہو گیا گستاخ ہو سبز باغ و کمار وہاں خاک گستاخ جو انگٹا ہون تو کہتے ہیں ہو گیا گستاخ یہ دخت زر بھی ہے کد بے ساقا گستاخ دل خراب ہے میرا بہت بڑا گستاخ شکستہ شہ دل کی ہر کیا صد گستاخ اسینی تو دل مضطرب کو کر دیا گستاخ چلنے زلف سے ۱۲</p>	<p>نہیں ہے خندہ گل کی اگر صد گستاخ حیا حجاب تھل میں کی طرح ٹھہرے ادب سے کام نہ نکلا جو کچھ بھی اسن ل کا پسین تو ہم تنگ حفا یہاں آجہ رخ نہ مانگوں بوسہ تو کہتے ہیں ہو گیا ہے غرور کشاں لے آتی ہے واعظ کو سوئے میخانہ لئے تو جاتی ہے اوکلی دا میں ٹہرا ہون وہ اوکھو توڑ کے رکھتے ہیں ہاتھ کا نون جبین زلف پہ کیون چھین بوسہ لینے سے</p>
<p>یہ شوخیان ل مضطرب پہلے کب تین فرغ</p>	

کیکی زلف کی صحبت میں ہو گیا گستاخ

رولیت وال مہسلہ

نہ پوچھ کچھ سبب نالہ و فغان چٹیا
یہ میرے نالے نہ کیونکر ہوں خوف نشان چٹیا
تپان ہوں اسلئے اب تک کہ زخم نہ پاں پچ
قفس کی قید کا میں غم کروں معاذ اللہ
نہیں خیال گل گل کا نیش زخم ہے اگر
برنگ گل ہمدن گوش تو اگر ہو جائے
امید رحم میں ادل عبت ہے گریہ واہ
قفس میں ہو گا خدا جانے حال کیا میرا
خیال گل کا اڑتا ہے ہوش بو کی طرح
چمن میں خوف خزان تھا یہاں سے فرار
بنا دیا مجھے تونے ہی سخت جان زرنہ
میں ناکہ کرتا ہوں تو دیکھ آسمان کی طریت
خیال گل ہے جو ہم تو میں سمجھتا ہوں
چمن سے ضد ہو کر میرے قریب شمع قفس

یہ سن لیا گئے غم کی داستان چٹیا
دل و جگر میں بہت زخم میں نہاں چٹیا
خیال خندہ گل ہو رنگ فشان چٹیا
جناب عشق کا پہلا ہے استخوان چٹیا
تو پر یہ کیوں ہے خلش دل کے دریاں چٹیا
تو کچھ سناؤں تجھے اپنی داستان چٹیا
کہیں ہو ہے کسی پر ہی مہربان چٹیا
ہوا ہوں دامن میں پہنستے ہی نیچان چٹیا
میرے سکوت کے ہونا نہ سرگران چٹیا
فراغ تھانہ وہاں کچھ مجھے نہ یان چٹیا
یہ زندگی مری اور ہجر بوستان چٹیا
جو میرے غم کا ہے منظور استخوان چٹیا
قفس ہے قصر مرا اور پاسبان چٹیا
اویسے گل کے کہیں دل ہو شادمان چٹیا

فروغ بلبیل کا خدا ہی حافظ ہے

	زمین ہے دامن بلا اور آسمان جیاد	
<p>ہوشیاری ہم میں کیا آئی ہر ہوشی کی بعد منفعل ہونا کیسا میری خاموشی کی بعد کیا بپا کرتی ہے آفت کیسین گروٹی کے کیا لڑک پاتا ہوں میں صہبا خاں شہ کی بعد کچھ کیسی گارزو سے دل ہم آغوشی کی بعد چار کے کا نہ ہے چڑھیں ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p>		<p>عقل کو دیوانہ ہم سمجھے قح نوشی کے بعد کس قدر آتی ہے مجھ کو شرم جبکہ تاہی یاد آج کچھ بطرح کا نون سے لگی ہے اوکی زلف چپ جو رہتا ہوں تو تو قیہ میں ہزاروں گالیوں عید تو ملتے ہو مجھ سے پر ہے مد نظر سر کاٹنے سے بڑا ہے کس قدر اپنا وقا</p>
	<p>پنی تو لینے سے درازا ہر ہمیں چپ بچہنا ہوش ہو تے ہیں سجا رہے ہو گئے نوشی کے بعد</p>	
<p>ہے سب کی پسند میری موہو پسند عالم میں اپنی اپنی ہے اسے خوب پسند اکٹل مجھے پسند ہے جس کو ہے تو پسند پروانے کی ہے مجھ کو بہت آرزو پسند پانی تراجمے تجھے میرا پسند جس کو زبان تیغ کی ہے گفتگو پسند چاکون کا اپنے او کو نہیں ہے رفو پسند ذلت ہمیں پسند اسے آبرو پسند</p>		<p>انے زلف یا رشک سے بڑا ہے تو پسند حر باکو خور تدر کو مجھ کو تو پسند اسے غم نہ مجھ کو جان نہ تن عیش تو پسند ملتی ہوئی ہے کچھ دل بیتاب سے مرے یہ اپنا اپنا ذوق ہے اسے تنق نازیار باتیں دہی کر گیا تمہاری نگاہ سے گل بھی ہے کیا تمہارے کسختی جان بادل کیونکہ کر گیا غیہ ہمارا متا بلہ</p>

تشکل پسندی دل نادرانِ جان لی	یعنی کہ اوسنے کی ہے تیر سی رز و پسند
ہنے تو چاک دامن دل کے لئے فروغ	تارِ رگ جگر سے کیا ہے رز و پسند
ردیف ذال معجم	
<p>اتنی نہوگی آکھو ہونٹی تم لذیذ بوسہ تہائے رخ کا میسر نہو مجھے چہر کا ناک جو تیرے جسم نے ای لہج آنے سے خط کو دل لب شیریں سے ہٹ چلا کیا پڑ گئی نظر کوئی اپنی ادا و نہیں کہا جو وصف اس لب شیریں کا ہو گئی</p>	<p>جتنا ہے مجھ کو دست خانی سے تم لذیذ گر بین کہوں ہے میوہ باغِ ارم لذیذ کیا ہو گیا کیا ب دل پر الم لذیذ قدسیہ نبات سے ہوتا ہے کم لذیذ جو کہ ہے بین آج کہ ہوتا ہے ہم لذیذ شاخ نبات سے بھی زبان قلم لذیذ</p>
یہ ذوق کا تھارے ہے نقصان لے فروغ	جو اوسکی گالیوں کو سمجھتے ہو کم لذیذ
ردیف لے مملہ	
وہاں جانا ذرا لے دل سمجھ کر	تڑپتے ہیں جہاں لبیں سمجھ کر خیال یار کی بھی خوش ہے نازک ذرا او اخطا لے دل سمجھ کر

<p>ہمارا عتدہ مشکل سمجھ کر پیش کوڑا ہر کام سمجھ کر حساب دوستانہ دل سمجھ کر نہیں آتے کڑی منہ دل سمجھ کر زبان خنجر قاتل سمجھ کر خطاب ناز کے قابل سمجھ کر جہان اورتے تھے ہم ساحل سمجھ کر ارے او خنجر قاتل سمجھ کر بناتے منہ میں میرا دل سمجھ کر ادھر آنا مہ کامل سمجھ کر کہا کر کچھ حق و باطل سمجھ کر</p>	<p>کبھی بند قبا کہولانہ اوسنے چلے ہیں حضرت دل شل سہل عطا ہو کچھ تو ہر کو دل کے بدلے وہ فور ضعف سے نالہ ہی تکیہ یہ زخم دل ہے خندان کس قدر آج لے جاتا ہوں دان ہمارا دل کو وہ شمشیر قضا کا گھاٹ نکلا گلو لے عاشقان ہی ہے ادب گاہ کسی سہل کو جب وہ دیکھتے ہیں ابھی پردے میں گو وہ رخ ہے لیکن بتوں کی شان میں للہ واعظ</p>
<p>دوم دیدار کر لیتے ہیں ہم بند فروغ اس آنکھ کو حال سمجھ کر</p>	
<p>آپ ہی بیخود ہوئے اپنا تماشہ دیکھ کر کیا کہیگا تمکو عالم حال سیر دیکھ کر اب فرارے چشم ترا نسو بہانا دیکھ کر دل جی حیران تھا سر سامان پنا دیکھ کر</p>	<p>کل مہین عشق آگیا دل کا تپنا دیکھ کر میں تو کچھ کہتا نہیں لیکن یہی ہے مجھ کو غم عذر بارش سرد راہ مدعا ہو جائیگا کس قدر تمارے دل پر مجمع آہ و فغان</p>

<p>کوئے قاتل کا تماثلات دیکھا ہے خوب کس قدر ہم پر کرم کرنے لگے سرِ غیب سرو اور شمشاد کیا ہیں فتنہ ہاؤں روزِ حشر ناگوار طبع کو نیکو طبع سے اغیار ہو اس قدر سوئے کہ چو نکے صبحِ حشر تک نہ ہم اب جفاؤں کی نجات ہر کسی سے اور فرسخ</p>	<p>دیر تک ٹھہرے ہے تھے حشر پر پاؤں کیکر فکرِ مضمون کمر کا دل میں آنا دیکھ کر اپنی جانین کو یونیکے اوسکا سپرد کیا خود ہنسی آتی ہے ہکو حال بنا دیکھ کر شامِ نافر جامِ فرقت کا تماشا دیکھ کر ہم نہ کہتے تھے ذرا دل کو لگانا دیکھ کر</p>
<p>اب عبت ہر شکوہ اوس پر دہشتیں کا اور فرسخ پہلے اوس کو دل دیا تھا آپ نے کیا دیکھ کر</p>	
<p>ہر دمِ دہن زخمِ سناتا ہے بیان اور جز شمعِ سحرِ محکو ہے کیا مجھ پہ گمان اور کس ناز سے آجاتی ہے تن میں مگر جان اور واعظی ہی ارشاد تو موسیٰ کو ہوا تھا ابتک نہیں دیکھی قدرِ اندازِ قضا کی کرتا ہوں ادبِ صبحِ نادان کا ابھی میں آنکھوں سے بھگیا خونِ ہو دل زار کیا فہم رہا ہے کہ لگاتا ہے دہنِ تیر ہر چو پگیا نہ تو ضد نہ کرے قاصدِ نادان</p>	<p>پاتا ہے جو ہر دم سے ناوک سے زبان اور کیوں مجھ کو جلاتا ہے تو اے نورِ زمان اور جس وقت وہ جلا دے کتا ہی کہ ہن اور اربابِ دہل و رہین اور سوختہ جان اور ان ابرو و مژگان کے سوا تیر و مکان اور کچھ مجھ پہ کرم کیجئے اے پیرِ مغان اور سپر کوں ہے پہلو میں مے گرمِ فغان اور کتا ہوں میں جب ہیج کوئی راحت جان اور عالم کے مکان اور رہین اور اوس کا مکان اور</p>

<p>آیا نہ کوئی اسکو ہنر غیبی فغان اور ہے رسم محبت کی ہیان اور مان اور کرتا ہے اسے آگ مرا سوزنہاں اور غفا کا نشان اور ہے اور کوا نشان اور آئی تیرے سمجھا نیکو لے ایکٹ بان اور ہے جس گرا نمایہ کرد اسکو گراں اور آجاؤ بس لب در نہ میں کرتا ہوں فغان اور</p>	<p>نادان ہی رہا صورت بلبل دل شیدا وہ گالیان لکھتے ہیں بہین او کی ثنا ہم ہوتا ہی غضبناک وہ تاثیر سے اسکی سعد و مہم ہی اسکی کمر اور ہی موجود وہ تیغ زبان تیغ بکفت آتا ہی لے دل جان لیتے ہواک بوسہ پا کے عوض ایجان دیکھی مے اک نالے کی تاثیر تو تمنے</p>
<p>فطرت کے فروغ او کی جو آگاہ ہر یہ دل وہ لطف ہی کرتے ہیں تو کرتا ہے گمان اور</p>	
<p>کون جاتا ہی حرم کو کوسے جاناں چوڑ کر ہم خبر لیتے ہیں یون جاسوس نہیاں چوڑ کر بلبلین صحا کو جاتی ہیں گلستان چوڑ کر سر کے بل جاتے ہیں اہل ایمان چوڑ کر انشاک جاتے ہیں کہاں داماں مہرگان چوڑ کر کستور گبر کے بہا گدل میں پچاں چوڑ کر ایدل اس کے رہ جاتاں آہ و افغان چوڑ کر چاہیے زندان کو جانا قصروں یوان چوڑ کر</p>	<p>شیخ صاحب کیجئے باتیں نہ ایمان چوڑ کر بے سبب آتے نہیں ہیں جان کو دان چوڑ کر حسن کے گل کے یارب یہ جنون پہلا دیا دیکھ نہ اہل کس دے ہم کلیسا کی طرف تو ہی تہلا دہمیں پہر خالے چشم شوق دیکھ کر صورت مری خوشنکدے کے تیر یار ایک تو پردہ نشین وہ دوسرے نازک مزاج عشق گر صادق ہے توجان زلیخا کی طرح</p>

<p>ہر گسے ہر گسے کس طرح قہقہہ دیا ایک دم کو زمین وہ ہوتے مثل غزال عشق صادق جب سمجھتے تھے کہ جب ہمارے گل رودروادس فوج مرگان کے سپہ سالار ہوں جسکے اس کی تمنائیں ہوں ہین خاک ہم اویکی گرتھویر ہی تو دیکھ لیگانا صحا</p>	<p>ہو گیا ہے حال یہ چاہے زرخندان چوڑ کر کیا ہی سیکھا طرزیوں وضع انسان بابلیں بازار کو آتین گلستان چوڑ کر ترک گردن ہٹ گیا سوار میدان چوڑ کر اوسکے قدیوں کو کمان جٹین ہمارے جان چوڑ کر لیگا ہر اپنا گریبان میرا دامان چوڑ کر</p>
<p>تم نہ کہنا ماننا پاس اثر کاے فروغ سخت دشت ہوگی شغل ہوا فغان چوڑ کر</p>	
<p>چھٹے ہم ہستی ہو ہم کس غم سے فنا ہو کر بہت سستا چٹا یہ دل حساب و محشر مے خون گشتہ اراگون کی قسمت میں کیا تھا ہمارے حسن جالبان تک سائی اپنی گریہ تھی نہیں دہانی ڈوبنا زیب تن جس تک کے کرم کرتے ہیں مجھ پر او کی عشوے بھل کر محبت نے عجب تاثیر بخشی ہے مے دلو</p>	<p>ہمارا ساز رحت بنگیا اب بے صدا ہو کر شہید خنجر ہے رجمی ناز و ادا ہو کر کہ زیر پائے محبوبان زمین رنگ خا ہو کر تو بولے زلف مشکین کو اوڑھ لے صبا ہو کر ہمارا زخم دل یہ رنگ لایا ہے ہر اہو کر کبھی تیغ جفا بنگ کر ہی تیر فضا ہو کر سکھایت ہی جو بھلی ہے تو بھلی ہے دعا ہو کر</p>
<p>فروغ اتنا تر و تلو اب زیبا نہیں ہرگز غلام خاندان سید ہر دوسرا ہو کر</p>	

<p>غبارِ جستہ سے پائین کاروان کی خبر جگر کو دل کی نند دل کو ہے جسم و جان کی خبر اوڑھی ہے طائرِ دل کی پہر استخاک کی خبر کہ خواب میں بہتی آئے یہاں وہاں کی خبر تبسمِ لبِ لبّ نیک فشان کی خبر کہ تن کا ہوش نہ باقی رہا نہ جان کی خبر کہ دل سے بھی نہ کہی ہنوا چنی جاگنی خبر قفص کی پوچھ لو مجھ سے نہ آشیان کی خبر تو ہم ہی لیتے ذرا دور آسمان کی خبر کہاں کہاں گئی میری داستان کی خبر گئی ہے چرخ پر شاید مے فغان کی خبر سنا ہی کیجئے گلشنِ جہان کی خبر</p>	<p>عیانِ ہر رنگ سے چہرہ جسم و جان کی خبر یہ برہمی ہے تپ غم سے خانہٴ تن میں وہم نشانہ آہی نہ اضطراب کرے یہ بند و بست رشتہ نازتے کیا ہے وہاں ہمارے زخم جگرِ کل ہے ہرین سن سنکر ہم ایسے محو ہوئے دیکھ کر کسے یارب کیسے راز کا یہ پاس حفظ ہم کو رہا رہا اسیرِ ہوشیہ وہ خندِ لب ہون میں ہمارے نالے اگر کچھ ہی یادری کرتے چمن میں شوہر ہے صحرا میں ہوم کو دین غل نہ شور و حد ہے یہ بے سبب نہ گریزِ ایر نہ دیجئے چمن کو بے یارے نسبت</p>
<p>فروعِ اوس کوئی بات چپ سکے کیونکر کہ جسکی جنبش ابرو ہو اک جہان کی خبر</p>	
<p>آہی ہو کشود کا رکیونکر ۴ ملا اس کو فسوں مار کیونکر آہی ہو گا، میسٹرا پار کیونکر</p>	<p>کھلے بند قبائے یار کیونکر ملی شانے کو زلف یا کیونکر ہوئے نفس، طوفان سے پاکر</p>

<p> بتو کچھ خوف بھی اللہ کا ہے قیامت سے ہر بڑے ہر قیامت یا نزاکت اور حیا دونوں میں نئے بین سنگر تجھے واعظ کو کا صفت یہ گیسواور ہر اک تار اسکا ایسا بتا لے ناقہ تاتا تاجر جسکو جو کہتا ہوں کہ جاتے ہیں عشق چراغ داغ دل ٹہیر لے یارب رقابت کے ہیں باعث اس بیت چلو صحرا میں دیکھو خون سے میرے یہیں کی ہے میری مٹی یہیں کی </p>	<p> سہمے اک جان ہزار آزار کیونکر نہ ڈھائے آفتیں رفت کیونکر کرے جقبش لب اقرار کیونکر کرونگا دن سے آنکھیں جا کیونکر نہ ٹوٹیں سجدہ و زنا کیونکر ملی یہ بوجے زلف یا کیونکر تو کہتا ہے بت عیا کیونکر حضور مار زلف یا کیونکر ملنے کے کافرو دینار کیونکر رگ گل بنگلے ہیں حنا کیونکر چھوٹیکا مجھ سے کوئی یار کیونکر </p>
<p> وہ سنگر غم مرا ہنس کر یہ بولے ذرا پہر ہاں فروغ زار کیونکر </p>	
<p> ردیف زائے مجھ </p>	
<p> کیا پوچھتے ہو چاک دل زار کے انداز دیکھتے ہیں ہر اک ملک کی تلوار کے انداز </p>	<p> سب آپ کے ہیں دزل دیوار کے انداز کچھ اور ہی ہیں ابرو سے خمدار کے انداز </p>

<p>میں کسکو بتاؤں کہ کیا کسے مراد جان آگئی تین میں ترے آواز قدم سے کیونکہ نہو محشر سے جہان درہم و برہم کسطح کرے بات کوئی چشم سے اسکی دیکھا تو خطا کچھ ہی نہ پائی گئی دل کی حیرانی و بخوابی زگر سے عیان ہین اے چرخ ترانا زبیا ہے کہ یہ غم وان بھکو ٹھہرنے نہیں دیتے سنگ دربان زاہد ہے تجھے سنگ دیر کی حاجت</p>	<p>ایک ایک سے بڑھ کر میں ستمگار کے انداز رفتار میں ہی ہین تری گفتار کے انداز کچھ سیکے ہین اوسنے تری رفتار کے انداز دیکھو تو ذرا غمزہ غمزہ غمزہ کے انداز خود کھینچتے تھے طرہ طرار کے انداز کیا صاف ترے طالب دیدار کے انداز کچھ رکھتے ہین افشان رخ یار کے انداز پہچانتے ہین طالب دیدار کے انداز ہین سر میں ترے شیشہ پندار کے انداز</p>
<p>قابو میں کس طرح فروغ اب نہیں آتا کیا سیکے ہین دل نے بت عیار کے انداز</p>	
<p>ردیف سین محملہ</p>	
<p>زاہد چلو تو اوس بہت کا فراہ کو پاس غم ہے تمہارا میرے دل و فاکو پاس گل نے کیا ہی اپنا گریبان جو چاک چاک سودا ہوا ہے کیا تجھے لے دل کہ بار بار</p>	<p>پہونچو گے ایک شارسر میں اسکی خد پاس جس طرح عیش دل ہے مہتاری جفا پاس کسکے بدن کی بوہتی اتھی صبا کے پاس جاتا ہے دوڑ دوڑ کے زلف دو قاپاس</p>

<p>کیا دل گیا تھا آتش زند خنکے پاس جز در و کچہ نہیں ہے دل مبتلا کے پاس ہر دیکھتا ہے غور سے وہ مجھ کو آکے پاس شاید کہ اونکی تیغ ادا ہے قضا کی پاس جاتا نہیں ہے وہم ہی میرا دوا کے پاس کیا دور ہیں ہم سے دل مبتلا کے پاس</p>	<p>آتی ہے تجھے بوی کیا بے افغان مجھے اے تیر غم کسلے کاوش ہے اس قدر کس دیر بد گمان ہے کہ مجھ پر لگا کے تیر جاتی ہے جان زار عجب شوق و نیاز اے درو یار مجھے نہ بد گمان ذرا گھر بیٹھے دیکھتا ہوں چہ رخ سے</p>
<p>کیون نا سید کرتے ہو دل کو تم اے فروغ شوخی بھی ہا کٹری ہوئی شرم و حیا کے پاس</p>	
<p>محتاج جیسے جاتا ہے حاجت روا کی پاس جاتا ہے جان بوجھ کے کالی بلا کے پاس جاتا ہے بنگے آئینہ اوس خود نما کے پاس ہر پچا جو وہم میرے فغان گلہ دار کی پاس جاتا ہوں دیر کو میں بڑے رنہا کے پاس چھند عجیب ہے تری زلف دوتا کے پاس جاتے ہو تم ہماری بدولت خدا کی پاس اعجاز پاکہ سمجھ رہا اب خنکے پاس کیا نقش ہے عجیب ترے نقش پہ پاس</p>	<p>یوں دل چلا ہے ترک کی تیغ جفا کی پاس اے دل تو ہر چلا اوس زلف دوتا کی پاس کیا ہوشیار دل نادان بکار خویش نالے لئے اوسکے پردہ محمل دلست دیا زاہتم اپنی مسجد اقدس کی راہ لو پہنتے ہیں جان بوجھ کے مرغان عقل و ہوش اوس بت نے قتل کر کے کہا مجھے دیکھ لو رہتے ہیں دست بستہ یہ بت اوسکے روبرو آتے ہیں روز جن ملک سر کے بل بیان</p>

دنیا بگاڑ دل کے فروغ آئی کیوں خیال
کیا کام دیر کا سرم کبریا کے پاس

رویف شین مجھ

کل تھی نالے سے مر بلیبل نالان خاموش
ہے کوئی بات باج سے وہ کہے یا نہ کہے
ذکر محبوب کا ہر حرف سے ایک راز نصیا
گل کمان اور کمان ہر رخ رشک گلزار
کیا ادا ہو گیا شمشیر ادا کا کچھ شکر
آج کس بلیبل شیدا کا سنا ہے نالہ
پہر کیا ہو نہ کہیں آ کے وہ شوخ آخروں
پاس بانی شب زلف کا منصب ہے تجھے
اس سبب سے کہ خموشی ہے جواب جابل
و اعطا چھینٹوں سے تیرے نہیں ہوئی کبھی
شور کرتے تھے جو کل گلشن مہتی میں بہت

آج ہے سارا گلستان گلستان خاموش
ورنہ لیون چلتی کٹری شمع شبستان خاموش
نہ سینک کان ہی میرے نالان خاموش
یاد وہ گولی نہ کر لے بلیبل نالان خاموش
کیون ہوا ہے دہن زخم نمایان خاموش
ہے جو غنچے کی طرح وہ گل خندان خاموش
آج ہے شام سے جو شمع شبستان خاموش
پہر تو کسو اسطے ہی دل حیران خاموش
میں تری بات پہ ہوں ناصح نادان خاموش
ایک ذرہ بھی مری آتش پناں خاموش
آج جاتے ہیں سو شہر خموشان خاموش

کچھ تباہ تو فروغ اچکا کیا حال ہے آج
بیٹھے کس سوچ میں ہو سب گریبان خاموش

رویف صاومہ

<p>خوب بیکلیگی ہوائے دل کی حرص مور کو طوفان میں ہے ساحل کی حرص دل کی دشمن بنگلی ہے دل کی حرص ایک ہی ہے او سکی اور بھل کی حرص کیا بڑی ہی ہے مطلب مشکل کی حرص کشتی دل کو ہی کیون ساحل کی حرص اب نہیں ہے راحت منزل کی حرص ہے اگر کچھ گرمی محفل کی حرص کہتے ہیں اللہ سے اس سائل کی حرص چوڑ دے اس دعویٰ باطل کی حرص دل کی حسرت بنتی ہے کابل کی حرص</p>	<p>زور پر ہے خنج قاتل کی حرص دل طلبگار کون ہے عشق میں صبر سے ملنے نہیں دیتی کبھی دل تڑپتا ہے مرا جہ وصال بوسہ لب مانگتا ہوں دہم دم عشق ہے دریا سے ناپید کنار ہو گئی چکر کی عادت مثل چرخ آتشین رخ سے اولٹ دیتے نقاب دیکھ کر کاسے کو مری چشم کے اوس سے دعویٰ عشق کا ابوالہوس کام میں سستی نہ کرنا چاہیے</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

آج کر لو تم جو کرنا ہو فروغ
کل ہوا ہو جاؤ گی یہ دل کی حرص

رویف صاومہ

<p>اقرار سے غرض ہے نہ انکار سے غرض مجھ کو ہی اس کی زلف کے اک تار سے غرض پرستش سے کچھ نہ کام نہ بیمار سے غرض اک حرف کی ہے لعل شکر بار سے غرض لکھائی خاک کا کل دلدار سے غرض اس کو ہے کچھ وکیل نہ مختار سے غرض رکتے ہیں بہر اوسی بت عیار سے غرض بہر اور کیا ہے آہ شہر بار سے غرض اتنی ہے مجھ کو طالع بیدار سے غرض رکتے ہیں جبے آپ کی رفتار سے غرض ہاں کچھ ہے اونکے جہہ دستار سے غرض در پر وہ کچھ ہے مردم بیمار سے غرض</p>	<p>ہم کو تو ہے فقط سخن یار سے غرض زاہد ہے تجھ کو جہہ و دستار سے غرض اونکی بلا سے کوئی مے یا کوئی جئے میٹھی نہ بات کئے تو گالی ہی دیجئے قد مون پر اونکے آپ گرتی ہے بار بار دل ہر معاملے میں بہت ہوشیار ہے کیا ہو گیا ہے ہم کو کہ سب حال جانکر لو پھونکتے ہیں جامہ ہستی کو اپنی دم اک دم کو خواب ہی میں مریاں میں وہ ہوتا ہے ہم کو حشر کا ہر روز سنا کچھ دست میکان نہیں اعطوں سے کام دل کو خیال چشم صنم بے سبب نہیں</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہوتی تھی کیا ہی لطف سے اپنی بس فرورغ
جب تک نہ تھی ہمیں بت عیار سے غرض

رونیطی مہملہ

گو میرے ساتھ نسبت تقصیر ہے غلط
لیکن نہ میں کہوں گا کہ تفسیر یہ غلط

<p>مین اور گلا تراہٹ بے پیر ہے غلط تقدیر ہی مین اپنی شہادت مین لکھی اکدم نہ میرے دل کا کہی غم غلط ہوا گو وہ نہ آئے تیر تو یہ اونکا آگیا کچھ اور ہی مین ابرو مٹ گان دلربا کیون حرف رکھیں ہم خط خسار یار جب تک نہ آپ چہرے سر پر وہ اڑھائی گئے</p>	<p>واللہ مثل شکوہ تقدیر ہے غلط اوکھڑے قتل مین تاخیر ہے غلط لاف گزاف نالہ زنجیر ہے غلط کہتا ہے کون آہ کی تاثیر ہے غلط کہنا اوسے کمان اسے تیر ہے غلط کیسے کہیں نوشتہ تقدیر ہے غلط کیونکر کہیں گے ماہ کی تنویر ہے غلط</p>
<p>تاخیر مقتضائے رحم ہے اے فروغ وہ ترک اور قتل مین تاخیر ہے غلط</p>	
<p>ہو مثل تیرا ہے بت بی پیر ہے غلط کو سے صنم کی خاک کیونہ جب ملی کہتے ہیں منکے شکوہ ہجران بہت صحیح سبزل میں طیب بیچ و خرم دلربا ہیں ممکن نہیں کہ شوخی ہو وہ کہینچ سکے کہی زاہد قسم خدا کی ترا قول سر بسر</p>	<p>یاں تک کہ کچھکے تیری تصویر ہے غلط کنے لگے کہ نسخہ اکسیر ہے غلط لیکن ہمارے وصل کی تدبیر ہے غلط پر یہ کہ مثل زلف گرہ گیر ہے غلط واللہ مین نہ مانو نگا تصویر ہے غلط مانند وعدہ بت بے پیر ہے غلط</p>
<p>بیشک فروغ اُس رخ روشن کے سامنے ماہ فلک کا دعویٰ تنویر ہے غلط</p>	

ردیف ظالمی معجم

<p>و عظمین ذکر سے بھی لاوا عظم دیکھ غصہ میں پیگیا و عظم انتہا کا ذرا خیال ہے گر چہ پیوند ہیں پر سمجھتے ہیں دینگے قاضی کو ہم ضرور سزا دیکھو چکر بہشت رو صنم ستے جاتے ہیں رند سب تیری کیا کہوں کر چکے ہیں کیا تجویز راہ مسجد کی بھول جا بیگما میکشون پر گمان بیہوشی کان میں رکھنے پنبہ مینا دختر رز کے حسن کو اب دیکھ</p>	<p>آئے تہا ہکو بھی مزا و اعظ چل زیادہ نہ مغنہ کما و اعظ آپنے کی سہ ابتداء و اعظ ہمے باتیں نہ تو بن و اعظ اسہیں فتویٰ ہے کیا تیرا و اعظ ذکر و نوح کا تا کجا و اعظ کوئی ساعت میں دیکھ و اعظ رند سیکش تری سزا و اعظ ہو ہمارا نہ رہنما و اعظ ہوش کی اپنی کرد و اعظ نہ سنو نگا سخن ترا و اعظ حور کا ذکر کر چکا و اعظ</p>
<p style="text-align: center;">نعرہ سیکشان کو سن کر فرخ کچھ تو سمجھا جو چپ ہوا و اعظ</p>	
<h2 style="text-align: center;">ردیف عین محملہ</h2>	
<p>خاک ہو چکر ابھی مثل پر پروانہ شمع</p>	<p>اگر زبان پر لائے کچھ دل کا مری افسانہ شمع</p>

<p>کیا کیسی زلف رخ دو لون پر شید ہو گئی مے روشن سے ذرا اپنے اوٹھا دیجے نقاب کچھ اشارہ خندہ جان بخش لے گا ہے ضرور ترک مہستی میں نہیں رہتی ہے غافل یکدم دیکھئے تاثیر الفت اور پاس اتحاد خانہ زہنور سے نکلی نہ تھی باہر ہنوز دیکھ لے زہنور اس روشن دل کا مقتضا</p>	<p>رکتی ہے زنا رہی اور سب سے صدانہ شمع بہول جاے دیکھ کر تانا زبانشو قانہ شمع ورنہ یوں ہنستی کبھی محفل میں بیجا نہ شمع کیا ہی مانند دل بیدار ہے وزانہ شمع کیسی روتی ہے بروک لاشہ پروانہ شمع عشق میں تیرے تھی مضطر صورت پروانہ شمع رہتی ہے کیساں میان کعبہ تجانہ شمع</p>
<p>جگہ آخر کدہ یا پروانے نے بھی ک فروع آشنا جو ہے اور مہر سے بیگانہ شمع</p>	
<p>دیکھئے تو گر کا کل خال رخ جانا نہ شمع دیکھ لے پروانہ میں بھی کس قدر ہون ل جلا حسن کی حیرت جہش ہی تو کسکتی نہیں کر کے قالب کو تھی مانند فانوس خیال بے ثباتی دیکھ کر اس ہی موہوم کی گلشن محفل میں جب آپ میں رونق نزا اس شب بیاہ میں دل کسے استقبال حسن ذاتی ہے نہیں محتاج آرائش ذرا</p>	<p>دام دل ہو جا کرے اشک کا پروانہ شمع دو دہنکا اور گئی شکر مر افسانہ شمع کیا مجال لے تیری محفل میں گستاخانہ شمع نے رہی ہو کر تیرے چکے جانانہ شمع بہرتی ہے اشکو سے اپنی عمر کا پیمانہ شمع رکتی ہی نظرون میں حکم سب سے بیگانہ شمع واغ سے لیکر چلا ہے شل صاحبانہ شمع زلف تو کونسی اور رکتی نہیں شمشادہ شمع</p>

جب سلم ہے کہ ہر عشق سنگین ل فرغ
کیون نہیں ہر ڈالتی گلگیرین دندانہ شمع

رویف غین مجھ

زخون نہ ختم کماؤں میں دل لٹو کا داغ
ہے زندگی کا لطف یہی دیکھنا ذرا
اتے ہی دل کو بلبل شیدا بنا دیا
کرتا ہے شک جامہ ولد و زلدبران
سوزش کا کچھ نہ چارہ ہوا آہ سرد سے
کیا باغ باغ ہوتے ہر جہ سنسکے اس کا غم
یاں تک جلایا آتش فرقت نے ہمو آہ
یہ مہر ہے قبالہ الفت کی دیکھنا
بستا نسلی ہی ہر پے دولت سہاوی داغ
اے ناخن طال کہیں مٹ نہ جا داغ
اے گے چلکے دیکھئے کیا گل کھلا داغ
کس درجہ سیر دل پہ زیا قبائے داغ
ہاں کچھ سرشک گم نے دل سے چھوڑا داغ
اس دل نے جسکے عشق میں اغون کہاں داغ
ہیں شعلہ زن تنور جگر میں بجائے داغ
ہاں آگ کا ز قلب کہیں بہ نہ جا داغ

کیئے یہ کسکے حسن کی گرمی سے اے فروغ
روشن چراغ طور ہے دل میں بجا داغ

منہیں آگیا ہے جان تہو نہیں فارغ
ہو اجڑ فلک سے جا کی دل زیر زمین فارغ
ادھاد و جلد تر پردہ خدا کیو اسطرح ہی
تو دیکر جان تہو میں تھا صحر میں فارغ
بھدا اللہ ہوا شکل سے یہ اندو گہکین فارغ
خلش سے دھمکتی ہو دل بل یقین فارغ

<p>خرام ناز سے کہدے خرامے ذوق بیتابی غم جانان کی یارب مجھے کیونکر ہو سکے خاطر کیسے رحم کی مانند ہم جاتے ہیں عالم سے ہمارے نگہ کیسے دورے میں ہو ایمان سعادۃ اللہ بٹکانا ہر کمان تھا ہم سے نہ دیکھا رسالت گریز توفی ختم اوس شاہ و د عالم تو وہ ہے منظر کل نہتائے حسن کا جبکو</p>	<p>کہ دست ہے ہی سہا یہ دل گوشتہ نشین فارغ نہ فرصت ہے ہرے دل کو نہ یہ جان جزین فارغ شکن کی کشمکش سے اب تو ہوزیا جہین فارغ ستم سے اپنی خوزیہ و ج کے سب ہو میں جہین فارغ غم امت سے ہوتے گشتہ دنیا و دین فارغ تو ہر کس طرح ہوتے حضرت روح الامیں فارغ بنا کر ہو گیا اب دست صوبہ آفرین فارغ</p>
<p>فروغ اس کشمکش سے دہر کی ہرگز نہ گہرا نا ہلا دیکھا کیسے کو تہنہ دنیا میں کہیں فارغ</p>	
<p>رویف فائے تازی</p>	
<p>ممکن نہیں کجی سے کہی باز آئی زلف دیر و حرم میں ہی نہ کوئی اس سے بچ سکا ہونا تھا ہر کو کشور آشفتنگی کا شاہ دیتے ہیں اسکو سہ پہر جگمگ مہر خان کیا تھی خبر کہ سنبل گلزار حسن ہے کیونکر نہ اپنے جانے سے باہر ہو حسن یار</p>	<p>سو بارگر چہ مصحف عاضل دھماؤ زلف پہونچی کمان کمان یہ کہندے رساؤ زلف پڑتا تھا ہم پہ پسیائے بال ہمارے زلف اللہ سے شان شانہ حاجت روا زلف ہو گا دلون کے خون سے نشوونما زلف پنے ہوئی ہی عارض جانان قبا زلف</p>

پرسش وہ مرے حال پریشانی پہ کرے دل ہی نہیں رہا کہ خریدار جو رہو	پہلے تو اپنی بگڑی ہوئی گونہائے زلف کدو دکان ناز کو اپنی بڑھائے زلف
اندازہ اس کے طول کا ممکن نہیں فروغ سہ انتہائے عمر ابد ابتدا سے زلف	
عشوہ کتنا ہی کہہ نہ ہوں اونکی مڑگان کی طرف کس کو دیتے ہیں شراب کس کو کرتے ہیں کباب شرح پیدا جنوں کی کیا ہی صاحب احتیاج جب ہوئی روز ازل تقسیم ہر اک چیز کی کچھ تو دور رہیں لذت سے ورنہ کس لئے ہے یہی جا ادب اک بسمل ہو شمند واہ کہ جذب محبت کس قدر رکھے کر کے راہ شیخ جتنا مجھے سینے لیون دیکھے ناز ایدل عننا کہ بچے کام سے غافل نہو	جو رکھنا بجا ہے تیغ بزان کی طرف دیکھتے ہیں آج ہم ساتی کے ایمان کی طرف دیکھتے مے فرا جیب و گریبان کی طرف شوخیان رکھی گئیں رفت راجانان کی طرف دل ہمارا رخ نہیں کرتا ہے دیبان کی طرف ہاتھ کیوں بڑھنے لگا قاتل کے دامان کی طرف بوگئی تھی یہ بہن کی سیر کنگان کی طرف منہم ہو قبو کی طرف دل کوڑ جانان کی طرف کان بہن فریاد رس کے آہ و افغان کی طرف
ہوشا و طباتے ہیں سیرائے فروغ ناتوان دیکھتا ہوں جب بہن تیرے با عصیان کی طرف	
روایف قاف معجم	
کون کتنا ہے ناتوان سے عشق	نازا و طماتا ہے پہلوان سے عشق

<p>راز کی طرح سے عیان ہے عشق اور خالق کا راز دان ہے عشق میزبان دل ہے مہمان ہے عشق کشتی دل کا بادیابان ہے عشق آہ کس درجہ بد گمان ہے عشق ابھی سگر مہمان ہے عشق ان بتوں کا مزا ہے عشق پوچھتے کیوں ہو تم کمان ہے عشق آج کل مجھ پہ مہربان ہے عشق جس کا سالار کاروان ہے عشق بے دہان حسن زبان ہے عشق</p>	<p>روز کی طرح سے عیان ہے عشق خلق کی راز دان ہے تو اے عقل پک ہے ہرین کباب لخت جگر حبس طرچا ہے وہ اور الیحاے اپنے اور بھی اعتبار نہیں اے دل خستہ صبر کر کچھ اور کیون نہ باہم ہوا تھا ادلی دیکھ لو چیر کر مرے دل کو کیا کمون باعث ہجوم بلا + نام نہنزل ہے نہیں سکتا حرف کیونکر ہو باریاب بیان</p>
	<p>مانگئے خیس جان دل کی فروغ دلربا حسن جان ستان ہے عشق</p>
	<p>رونیف کاف تازی</p>
<p>پیش تو ہی اے پہنچا ہے تک کمان تک اور دل بس کمان تک</p>	<p>پیل بس صفت تر پے کمان تک تر پے کی بھی کوئی حد ہے آخر</p>

<p>جراحت زار ہے دل سے زبان تک سچائی کا کوئی ایمان کسان تک یہ جان زار وقت امتحان تک تو جگر خاک ہو جائی زبان تک ہماری آہ جاتی ہے دہان تک تصویریں ہی ہرگز اُشیاں تک کوئی اس دل کو سمجھائے کہاں تک لگا ہے تار برقی یاں سے وان تک نہیں ہے اس گلی میں پاسبان تک ہوا شل تو سن عمر روان تک</p>	<p>نہ کیونکر خنفسان نیلے مری آہ معاذ اللہ یہ کافر ادائیں نہ جانے پاسے ہاں اس سخت جانی وہ مطلب ہوں کہ گر سمجھے مجھے دل کرین کیوں شکوہ حیران ہم ایدل قفص کا لطف کہتا ہے نہ جانا زبان تیغ ہی تو تک گئی آہ خبر پاتے ہیں ہم نالوں سے اونکے یہ لپکا قتل کا اللہ اکبر رہ مقصود کا اللہ رے طول</p>
<p>فروغ اس ضعف کا دیکھو تو تم زور نہ اوٹھا آتش دل سے دہوان تک</p>	
<p>کہ مثل تیر ہے اونکی کمان تک بڑھی عشق ستمگاری یہاں تک نہیں ہے میرے سہتی کا گمان تک لے آئے اونکو کل اپنے مکان تک جو بچے اونکے سنگِ شان تک</p>	<p>تو اضع سے ہے نفرت اونکو یاں تک زمین کو آسمان کہنے لگی حلق حجاب اب آپکو کس واسطے ہے تماشا دل کا دکھلاتے ہوئے ہم سر پہ نور تیری ہے یہ سراج</p>

<p>نہیں ہے ضعف سے ہستی یہ میری نہیں آتا ہوں تنہا میں وہاں سے بہت باتیں بنائیں تو نے واعظ اثر تو کر مرو اتنی تو اس وقت</p>	<p>گمان سایہ موئے میان تک مرے ساتھ آتی ہے حسرت یہاں تک ذرا چل حضرت پیر معان تک کہ پہونچے میرا رک نالہ دہان تک</p>
<p>فروغ اس دل کی ہے اب گرفت مثال سایہ دیوارِ بستان تک</p>	
<p>ہم سے یوں ترجیحی نظر اوت پرین تک عشق اڑھاویگا کسمی بخ روشن لقا رحم لے ذوق ہم آغوشی خورشید لقا مستی ملتے تو ملی پرین حیا سے خاموش چشم سے پوچھ تو ایدل تجھے منظور کیا یاد میں زلف کی ہی جانِ حزن لب پہ گرا رحم کرا ج کہ کل کو نہوا فسوس تجھے ایدل خانہ خراب اب تو نکل سینے سے</p>	<p>اور پہراوسپہ پیر شرمے دشمن تک شعلہ حسن چپکاتہ دامن تک آتش شوق و تمنائیں جلوتن تک دیکھئے اب یہ کیلے غنچہ دسوسن تک اشک گلگون سے ہے مراد اسن تک لے تمنای دل و دیدہ یہ اولہ بن تک لے مراد دل شتاق یہ جون تک دست رکھوں میں تجھی جان دشمن تک</p>
<p>مردم دیدہ محبوب سے پوچھو تو فروغ نہ اٹھیک صفت مرگان سے چلن تک</p>	
<p>ردیف کافی فارسی</p>	

<p>دیکھینگے جو دکھائینگے لیل و نہار رنگ یاں سیر کیا کنل کے ہین ہر دم ہزار رنگ لایگا ایک روز ہمارا عبا رنگ چہرے سے کاوان کے رنگ غبار رنگ کیا شوخ ہی بدن کا ترے گلہزار رنگ کہتے ہین کیا ہمارا ہی ہے آبدار رنگ ہو جائے شل ہوش کمنے کا فرار رنگ خون چین کا دامن ناز نگار رنگ</p>	<p>لاتے ہین روز تازہ رخ و زلف یار رنگ عالم میں چار فصل کے ہوتی ہین چار رنگ کہتے تھے ہنوا آپ کے دامان تاز سے کیا بوسے پر ہین نے کیل اوڑا دیا کیسی قبا کہ پردہ تین چیتا نہیں کہی آئینے میں وہ رو عرقناک دیکھ کر گر سیکدے میں اوس لب گیون کا ذکر ہو کلیوں سے اپنی کیسا اوڑاتا ہے بلبلو</p>
<p>دیکھا ہے ہننے گل کو ملا کر بہت فروغ پہیکا ہے اوکا پیش رخ گلہزار رنگ</p>	
<p>لایا مہمان عجیب ل بہت ہزار رنگ لائی کچھ اور ہی رگے بہار رنگ تم دیکھتے نہیں ہو زمانے کا یار رنگ اس سجت کا بھی مے پروردگار رنگ شوخی سے ہو چلا ہے حیا کا فرار رنگ میرے جنون کا قیاس اوڑا ہزار رنگ بہتر ہے کیوں شبیہ میں تو بار بار رنگ</p>	<p>حبوت دان حنا کا ہوا آشکار رنگ بے یار کا زشت تر الماس کر گئی جو چاہتے ہو کرتے ہو مانند آسمان جلجلائے کچھ تو گر مٹی حسن نگاری تا شیر آہ اب تری حاجت نہیں رہی بیلی یہ نور شور ہو گا کبھی نصیب مانی نہ رہنے دیگی اثر شوخی ادا</p>

دیکھو تو آج رنگ گلِ مرغِ اے فروغ
اوسپر خدا ہے آج چمن اور نثارِ رنگ

رونیف لام

تہنا چلا گیا طرف کو سے یارِ دل
رہتا ہے ابرِ زلفِ مین ہی بقیہِ دل
سنگِ جفا سے یارِ فی کیا ہی کیا ہو کام
پڑھتا ہے کفرِ زلف کا کلمہ خدا سے ڈر
دیکھیں پسند کرتی ہے کسکو نگاہِ ناز
مین چاہتا ہوں ترکِ تعلقِ جوتن سے اب
بجلی کی بقیہ راری ہے گروا سکے سانسے
نسبت نہیں ہے اس خِزنگین سے کچھ اے
اے صبرِ تجھ سے یہ نہ رو لیکھا کی طرح
آیا ہے اُسکے زخم کو کچھ سنجے کا خیال
پہلو مین ایک لحظہ ٹھہرتا نہیں کہی
پہنچا دے جان زار کو تازِ زلف و رو یار
رونی ہے جب یہ آنکھ باسید رحم یار

سوچا نہ کچھ ہی دیکھئے انجام کا دل
کیا برق ہو گیا مے پروردگارِ دل
ایک ل کے ایک دم مین بنا ہزارِ دل
کیا جھکو ہو گیا مے پر ہیزگارِ دل
اس تیر کے مین سیکڑوں بیدارِ دل
زاہد تو دیدے اپنا ذرا مستعارِ دل
لایا ہے کو سے یار سے کیا مضطرِ دل
یہ لالہ چمن ہے کوئی داغدارِ دل
گھوڑے پہ اب ہوا کے ہوا ہی ہوا دل
ورنہ ہے تیغِ ناز سے کیوں شرمسارِ دل
گویا وہ گلزار ہے یہ بقیہ رارِ دل
اے شہسوارِ ابلقِ یل و نسا دل
نہنتا ہے مثلِ زخم کے بے ختمِ دل

رازِ نہان ہم اپنا کہیں کس سے فروغ
جان بوجھ ہے اور ہے بے اعتبارِ دل

<p>دل آئینہ سناج ہے صفائی کے قابل نہیں مردِ دل بچھائی کے قابل غم یا راتا ہے لے جان جا تو شکستِ دل زار لے رحم جان گزر گا ہے چاکل او سکے غم کا اسیر لگیو کو چوڑو نہ ہرگز شرارتِ دل زار تیری ہے ورنہ ادا میرے بت کی نہ سمجھیں فریبی جولے ہاتھ میں کاسہ سکر لپٹے نہیں لے خرد کوئی اسلہ میں ہے</p>	<p>کوئی اس میں ہے خود نمائی کو قابل یہ محبوب ہے ہشامی کے قابل یہ مہمان ہے پیشوائی کے قابل ابھی تک ہے کچھ مویسیائی کو قابل یہ کوچہ ہے ہر دم صفائی کو قابل یہ مجرم نہیں ہیں رہائی کے قابل ہیں کیا تھے بے ہشامی کو قابل جو ہوں جمع ساری خدائی کو قابل وہ ہوا سکے درگی گدائی کو قابل جنوں کے سوار نہائی کو قابل</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ابھی تک تو دیکھا نہیں کوئی بلبل
فروغ آپ کی مہنوائی کے قابل

رواقِ نسیم

گئے دل کی طرح یا رب کہ ہر دم
کہہ پڑے نہ اب تک اپنے گم ہر دم

<p> سچائیں کس طرح جان و جگر ہم حسدائی کا تاشاد کیئے کو چلے مسجد سے سوئے تیکہ آج چکا نیگے دل و کا کل کا جگہ او دہر غصہ ادھر ہے بقیری دل اور خوشی میں جگہ اور ہوا نہیں ملتی ہے فرصت تہہ سوا دل تجھ سے معلوم ہے کیوں تجھ سے پہلے بزرگ شعلہ غیب از بقیری خبریں کس طرح تیری لڑا پڑھ لے اپنا کلمہ ہر طرح سے یہ غفلت کیا قیامت کر رہی ہے </p>	<p> او دہر فوج قرہ تنہا ادھر ہم چلے ہیں بنکے خو پیغا مبر ہم ہبت مدت میں آئے راہ پر ہم کر نیگے آج قصہ مختصر ہم وہ آتش بنگے ہیں در شر ہم کہو کی کہیں بولیں کہہ ہم وگرنہ اپنی کچھ لیتے خبر ہم بجھ جاتے ہیں افسح سحر ہم نہیں رکھتے ہیں کچھ ز او ضر ہم اوڑے پرتے ہیں خود شل خبر ہم ترے بس میں ہیں اوکا ڈنظر ہم نہیں رکھتے ہیں کچھ کل کی خبر ہم </p>
<p> فروغ اوس تیغ ابرو کا ہے ایما جو ہاتھوں پر لئے پرتے ہیں سر ہم </p>	
<p> جگر کو لائے ہیں میدان کارزار میں ہم خدا کی واسطے اپنے چشم شوخ تو ہی بہت ہمارے حال کل جز عظیم نہیں کوئی پرمان </p>	<p> کھڑے ہیں ناوک مژگان کے انتظار میں ہم یہ تنگے چھنے لگے کسکے انتظار میں ہم بے چین آکے آہی کیس دیا میں ہم </p>

کہ کیسے رکھتے ہیں اس جان بقیہ زمین ہم اگر ذرا ہی ہے اپنے اختیار میں ہم چمن سے دور ہے موسم بہار میں ہم پہاڑ ہے تھے پس کاروان غبار میں ہم کہ رہتے بنائے نظر چشمہ انظار میں ہم	تم اپنے غم کو ذرا آگے دیکھ لو صاحب کہیں گے دل کی حقیقت ذرا فراموش ہووانہ وصل میر شہاب میں انہوں عجیب ہے رہے ساتھ اپنی یوسف کے جو اور جیتے تو جزا سکے اور کیا کرتے
فروغ تھے وہ انگلیں ملائیں گے کیونکر بسے ہوئے ہیں بہت دن کے چشمہ یار میں ہم	
جھلکے پر پروانہ آسا آپ کو کہوتے ہیں ہم اور اس بے اختیاری پر کہی رو ہیں ہم ایک جان نزار کو جسکے لئے کہوتے ہیں ہم پاکوں ہیلیا کر بڑے آرام سے سو ہیں ہم فیصلہ کیواسطے تجویز تب ہوتے ہیں ہم واسے نادانی کہ انہر جان کو کہوتے ہیں ہم	جا کے اوس محفل میں پہلے شمع سان تو ہیں ہم آرزو پر اپنی سنستے ہیں کہی بے اختیار ناصر نادان وہ بہتر ہے ہزاروں جان سے جان فدا دست قاتل جسکی اک تکلیف سے چشم و دل اڑتے ہیں جب انکے سوا ذرا پہ بے وفائی ان گلوں کی دہریں شہور پہ
وہ نہیں آتے تو کر کے ترک الفت لے فروغ اپنی جان غمزدہ پر بہر بان ہو ہیں ہم	
رویف نون	

دل میں آتے ہی ستم موز جان گھوٹیں
 آنکھیں دکھلا دیں تھیں کلک اوس دربان فقط
 ترک ایمان کی کوئی تیر میرے ناصح بنا
 کہ قدر جان بخش ہے اس کی نگاہ شرمگین
 ہلکی آنکھوں سے خون ہو کر دل فست پسند
 مجھ کو اس شکل فقیرانہ سے کیا نام کیا
 آگیا آغوش میں آنکھوں کے جب ہناز میں
 چارہ سودا کیا کچھ اونکی چشم لطف نے
 ذوق ایمان لچلا تھا دیر سے باہر مجھے
 تیرے بے پرواہ نہ ماہ کو کہ جسکے شوق میں
 سایہ ہی اوس مہر و شمس کی مسحا لے زمان
 آہ کیا کیا صورتیں جنہر تہا زیبائی کو ناز
 کسی صورت بسکمی آنکھوں میں جو کہتے ہیں سب
 بے اجازت نقش پاکا ہی لینگے بوسہ اب
 جتنی محرابیں تھیں مجھ کو یاد ابرو کے یار
 حسن کی گرمی سی یا گرمی سے بزم ناز کی
 آہ وہ نیچی نگاہیں ترک اہو چشم کی

آہ دل کی آرزو میں دشمن جان گھوٹیں
 آج گلہ خین ہی در کی چشم دربان گھوٹیں
 سب دائیں و سب بائیں کا فزلی یان گھوٹیں
 جس قدر پہا نسین جگہ میں تھیں گجان گھوٹیں
 میری اونکی مشکلیں جتنی تھیں تھیں گھوٹیں
 خواہشیں سب کی چہرے نمایان گھوٹیں
 میری مثرگان شانہ زلف پریشان گھوٹیں
 یعنی نظریں بخیہ چاک گریبان گھوٹیں
 پر ادھیں کفر کی دست گریبان گھوٹیں
 سیکڑوں عیدیں تیر کو چہ قربان گھوٹیں
 سنگ تھک کے گریں دیکھو گرجان گھوٹیں
 صورت ناز نظر نظروں سے پنہان گھوٹیں
 میری آنکھوں کو کہ یہ یوسف کا زندان گھوٹیں
 جو خطائیں گھوٹیں اس دست جہان گھوٹیں
 سب تر باعث سے گرد طاق نسیان گھوٹیں
 مچھلیاں بالون کی تیر کے ذیکہ بیان گھوٹیں
 دل کے حق میں بخیہ شیر نستان گھوٹیں

<p>دیکھتے ہی اسکو بس تلوار میں عریان ہو گئیں اونگھیاں ہاتھوں کی آبی تیر و پیکان ہو گئیں تیری قدر سے مہ خورین نمایاں ہو گئیں آرزو میں جب قدر تین سب پشیمان ہو گئیں</p>	<p>اشتقاق دیدار میں جو بدل ہو چھا و مان ہو گیا سینہ شبک اپنے ہی ہاتھوں کے آہ کیا ہوئیں یار ربہ زیا صوفیوں میں دو خواب میں کل بلکہ اسکی نرا کون کو فروغ</p>
<p>وہ غیر و نکو اور اونکو ہم دیکھتے ہیں کہ ہم جام کو رشک جسم دیکھتے ہیں لکھا جب کہیں لفظ ظہم دیکھتے ہیں یہی راہ مدت سے ہم دیکھتے ہیں نیا وان کا طرز کرم دیکھتے ہیں جو اوس بت کا جاہ و چشم دیکھتے ہیں ہم اے شیخ شان حرم دیکھتے ہیں کسی میں نہیں ہم ہر دم دیکھتے ہیں سراپا میں تیرے جو ہم دیکھتے ہیں دم تیغ پر ہم دم دیکھتے ہیں نہ وہ دیکھتے ہیں نہ ہم دیکھتے ہیں ان آنکھوں کے جو کچھ کہ ہم دیکھتے ہیں جب آداب بیت الصنم دیکھتے ہیں</p>	<p>ہمیں دیکھو ہم کیا ستم دیکھتے ہیں یہ کس چشم مخمور کا ہے زمانہ وہیں لوٹ جاتے ہیں ابو کے شیدا ٹھکانے لگے جان وہ اکین ادھر تو دعا چاہیں سائل سے دشنام دیکر حرم والے کہتے ہیں اللہ اللہ نصیبوں سے بیٹھے ہوئے تنکدے ہیں جو دیکھتے تری تیغ ابرو کو دم بھر نہیں تو نے بھی دیکھنے میں وہ ادائیں نہ کیونکر ہوں میں ہاؤن خمی ارے عشق یہ کیا ہے جو نیک بد کچھ نہیں دیکھ سکتی ہے چشم فلک ہی یہ زاہد خجل کیسے ہو گئے ہیں دانہ</p>

<p>ستم کیا کیا تو نے اے آئینہ یہ سبب پوچھ لیتے ہیں ہم رشتہ کیو یہی ہے جو شوق کمر ہر کو تو ہم</p>	<p>کہ ہم اونکی آنکھوں کو نم دیکھتے ہیں جسے مبتلا ہے الم دیکھتے ہیں کوئی دم میں ملک عدم دیکھتے ہیں</p>
<p>یہ کس گل کی بو سے زمانے کا ہر دم فروغ اور ہی رنگ ہم دیکھتے ہیں</p>	
<p>ادائیں ہم تری اخراجات تل سمجھتے ہیں اوشنیک کو عشق میں دقتیں ہم کا مل سمجھتے ہیں جگر تشنہ ہو تو زہد شراب ناب کو شکر کا گزر کرو ادنیٰ دل میں تو ہم سے تین تین زبان وں بدین کی ہر کلیہ اسو اسو ایدل ٹھہر جاتا ہے جب یہ دل غشی ہو یا کہ تیرے اکی یہ نزاکت یا کوئی غمزدہ جس سے وہ فقط اک نالہ بلبل سے شاد ہا سنے دگل بزرگ شمع کیونکر نرم سے غم کو ڈاٹھو دین دل مضطر تھو کیونکر وہاں ہم ساتھ تھیں چمن گو خلد ہو لیکن ہمارے دیکھو والے</p>	<p>سمجھہ کو اپنی ہم اسواسطے کامل سمجھتے ہیں جو درد دل کو اپنے اعلیٰ محل سمجھتے ہیں ہم اسکو درد آب خجرت تل سمجھتے ہیں دراکس کو کسے لیلیٰ کسے محل سمجھتے ہیں کشتہ و فضل مطلب کو ترے شکل سمجھتے ہیں تو یہ نافرہم سپاسکو سکون ل سمجھتے ہیں نصو میں ہی آنیکو کرا می منزل سمجھتے ہیں ترے اس دعویٰ خوبی کو ہم باطل سمجھتے ہیں وہ میر سوز دل کو گرمی محض سمجھتے ہیں تپش کو تیری گستاخی میں دخل سمجھتے ہیں جنم کی طرح کبیر کے قابل سمجھتے ہیں</p>
<p>فروغ اس عاشقانہ عافانہ نظم کو سنکر</p>	

	جواہر لہن تیکو میرزا بیدل سمجھتے ہیں	
<p>کہ ڈھاتے ہیں قیامت لہن جیبا ہر نکلتے ہیں بڑے خوش قسمتیوں کے دم دہان جاکر نکلتے ہیں کہ صبر و ہوش دل کے ساتھ رہنا ہر نکلتے ہیں کہ جس سے ناوک جانان بھی گہر نکلتے ہیں یہ ارمان لہن شوریدہ خون ہو کر نکلتے ہیں جوان و پیر ہاتھوں میں لے کر نکلتے ہیں اوڑ گیا جلد یہ شہباز دیکھو ہر نکلتے ہیں تو غنچے سے پانکڑی ہر نکلتے ہیں کہیں مینا میں سے آتش پار نکلتے ہیں کہ کس مشکل سے بحر دل سے گہر نکلتے ہیں</p>		<p>مے نالے ہی تیری طرح لے کر نکلتے ہیں پہنچا کرے قاتل میں نہ گہرا نادر مضطر یہ کس رشک پری کی یا آئی آمد ہے عجیب شکوہ جو میرا سینہ ہی معاویہ کمان سے خون تل لائے غنیمت جو انکھوں سے جاری وہ مجھوں ہوں کہ شش طفل مرتد کھین میر تم اپنے حسن کی صاحب خبر کو خط کی آد ہے دہان یا رکاوٹ چاہو، جب گنگن میں جگر پر کس قدر احسان کئے ہیں تیرے گانے سخنور جانتے ہیں کاوش فکر مضامین</p>
	<p>فروع اسدا کبر لقب نالے آپ کے دل سے نگاہ ناز خوبان سے بھی نازان تر نکلتے ہیں</p>	
<p>ہم اپنے نالہ دل کے اثر کو دیکھتے ہیں کہ آج لوگ ہماری نظر کو دیکھتے ہیں بغور ہم نظر نامہ بر کو دیکھتے ہیں کہی ادھر کو کہی وہ ادھر کو دیکھتے ہیں</p>		<p>نہ ان کے رخ کو نہ ان کی نظر کو دیکھتے ہیں آئی خواب میں دیکھا ہو کسکو ہنے رات یہ رشک دیکھو کہ پیش از جواب نامہ تنوع آئی غیر کے بھی جذب میں اثر ہے کیا</p>

<p> حضور کیوں سے داغ جگر کو دیکھتے ہیں رقابت دل جان و جگر کو دیکھتے ہیں ہر ایک سے جوش سحر کو دیکھتے ہیں ہم آج یا رے چشم ترکو دیکھتے ہیں لگا ہر سے رو سحر کو دیکھتے ہیں ہم اسکے حوصلہ بال و پر کو دیکھتے ہیں کہ اپنے عہد کے ہم نشین ترکو دیکھتے ہیں نہ دیکھنا ہی سیکھا اور ہر کو دیکھتے ہیں جو اونکو دیکھ کے شمس و قمر کو دیکھتے ہیں </p>	<p> یہ چشم شوق ہی اسکی نظر سے گرم بہت مہارے عشق میں آجان ہم ایک دست شب وصال جو آئی تو شام ہی سے ہم تن نزار کو پہونچا میسگی وہاں کیونکر اسیدوار ہی اونکی شب وصال کے کیا صبا ہی دل کی طرح وان کا عزم کہتی ہے وہ چشم لب کو ہیر کی بھمک رہ کتے ہیں یہ سخت جانی تو دیکھو کہ بیٹھے بیٹھے ہم وہ پیر لیتے ہیں کیا کیا بنا کے منہ اپنا </p>
<p> اکہی خیر کہ ترچی نظر سے آج وہ پیر فروغ غصہ و خونین جگر کو دیکھتے ہیں </p>	
<p> ورنہ ہے کیون تشرنگ سنگ مزار میں ہوگا محال پناٹھم نافرار میں آتشکدے نہاں میں ہمارے غبار میں جان خیز جو ہوتی ہے غبار میں مستون کی بات آتی نہیں ہ شمار میں پنہاں ہے شہسوار کوئی اس غبار میں </p>	<p> اب تک وہی ہے در و دل بقیر میں نکلی جو جان زار اسی اضطراب میں باد صبا سنبھال کر کہنا میان قدم تا دیر وقت دسج نہ دیتا نکلنے میں ایدل خفانو سخن چشم یار سے یہشت خاک اور یہ یار سے کشتی </p>

<p>چوڑا چمن کو عین کمال بہار میں لے گل فروش کیچھوٹے مارونکے ہرین کیا کیا فریب دل کو دے ہجر یار میں</p>	<p>بلبل نے کسکے عارض نگین کو دیکر کرتا ہوں اپنا رشتہ جان ندریں جھوٹے بنا بنا کے سناے پیام دل</p>
<p>کیئے تو کچھ فروغ یہ جگڑا تھارات کیا آہ شرفشان دل بہتہ رار میں</p>	
<p>یہ نالے درنہ بڑا کھرتے ہی پیدا کرتے ہیں تو ہم صل علی سے لیکے اوسہ صا کرتے ہیں کہ حکم ذبح دیتے ہیں جو وہ فریاد کرتے ہیں اوی بدیش کو انوس پر ہم یاد کرتے ہیں جب اسکو دیکھتے ہیں تو محبکہ یاد کرتے ہیں اونہیں کچھ غم سے پر اس گم کہ ہم آباد کرتے ہیں بہت بخت و خیال یہ نالہ و فریاد کرتے ہیں نہ وہ آزاد کرتے ہیں ہم آزاد کرتے ہیں اسی خاطر انہیں ہم دل ہی میں یاد کرتے ہیں بہت مدت سیر عالم ایجاد کرتے ہیں بتسم کر کے زیر لب جو وہ ارشاد کرتے ہیں کہیں بھی خچہ مغران جنون فریاد کرتے ہیں</p>	<p>ترا ہم پاس خاطر اوسم ایجا کرتے ہیں جب اوکے دفتر حسن نگہ کو یاد کرتے ہیں اسیران قفس پر کیا ستم صیاد کرتے ہیں تغافل کی تلافی جسکے شربین جفا بیڑی فدا کیونکر نہون میں خنجر بیدا و قاتل پر اونہیں گم گم رہتا دل و لہ نہیں بچ کر دیار میں کہان ہے اوشیاں خوے نازک نہیکہ تو اگر دل پنا و نکا قیدی ہے غم اونکا اپنا قیدی ہے خیال رشک کہہ ہے اور کہہ ہے ہم سوائی مہ خور سے تو پوچھ پیل کوئی دیکھا نظیر و کا سمجھنا ہے ہمارا خندہ زخم جگر او سکھو ستھل پر ہمارے طعن ہے او تھمت خامی</p>

<p>فریب عشوہ پر سے میں زیادہ کارگر ہوگا کبھی رہتی ہے جسے دیکھتے تصویر پر جی خدا خوش نور کے نالہ و فزا دوزاری کو نمایاں ہو چلا ہے خط عارض اس کے صف میں وہ مانے یا نہ مانے ضبط کی طاقت میں ہیں</p>	<p>کہ زیر خاک پہنانی ام کو صیا کرتے ہیں اوس کی یاد سے ہمدل کو اپنے نشا کرتے ہیں ہماری سقیراری کی بڑی ملا کرتے ہیں سناسے قیدیان زلف کو آزا کرتے ہیں بیان مدعا ہم ہر جہاں بادا کرتے ہیں</p>
<p>فروغ اونکو ہوا ہے شوق پر گلشن گلشن کا جو رنگ گل کو شش بگل برباد کرتے ہیں</p>	
<p>دل و دین تو ناز و ادا مانگتے ہیں محبت میں کائنات ہی ہیں جہاں ہیں ہیں ایک وہ کہ بت مانگتے ہیں خدا سے کیا جبر نے نہا تو ان کو ایسا خدا جانے ہو مرض کیا ہوا ہے ہو حال زار اپنا ایسا کہ وہ بھی شہید و کلاں پہ خون بہا و ادا سے گدائی ملے اس کی کوچے کی ہکو سنبھلے نہ دے جو کہ تار و زحشر</p>	<p>وہ خود دیکھتے مجھ سے کیا مانگتے ہیں کہ تجھ سے نہ ترے سوا مانگتے ہیں اور ایک کہ کہ بت سے خدا مانگتے ہیں کہ آہ رسا سے عصا مانگتے ہیں کہ دشمن سے اپنی دوا مانگتے ہیں مے حفظ جان کنی عا مانگتے ہیں وہ تم سے ہی خونبا مانگتے ہیں نہ دولت نہ دولت سے مانگتے ہیں وہی سے تو ہم ساقیا مانگتے ہیں</p>
<p>فروغ اونکے ناز و ادا سے تو بچو</p>	

	کہ اہل پنہ تھتون سے کیا مانگتے ہیں	
<p>ہم صبا کی طرح کچھ ساز سفر کرتے ہیں اور باندھی ہی تو کیا عشاق سر کرتے نہیں اسلئے حاجت تری آگاہی نہ کرتے نہیں جسم پر ایک تار جز تار نظر کرتے نہیں ہم زیادہ اس سے کچھ اپنی خبر کرتے نہیں اب قدم ہی اس طرف وہ ہو کر کھینچتے ہیں دل نہیں کہتے ہیں ہم تو کیا جگر کرتے نہیں ہاں مگر قسمت کے لکے سے خبر کرتے نہیں اسلئے ہم حال پر اپنے نظر کرتے نہیں اوتار کے شیلئی خیال خشک تر کرتے نہیں درد دل کرتے نہیں داغ جگر کرتے نہیں آہ رنگ اس طرح کا لعل گر کرتے نہیں</p>		<p>رہرو الفت ہیں بان پر نظر کرتے نہیں تبع وہ کس طرح باندھنیے کر کرتے نہیں شک کے باعث ہی ہم خود وان گرد کرتے نہیں دیکھتے دست جنون کی کیا غایت ہم پہ ہے کل گئے تھے دل کچھ دل کو سمجھتا ہوئے جذب ل پر یا الہی کیا بلانا زل ہوئی گر گمان کچھ اور ہو تو امتحان کر لیجئے اب لکھینگے کبھی ہم خط تمہیں تم دیکھنا نشکوہ آجاسے نہ لب پر چشم فشان کا کہیں کچھ نہیں پردا کہ لب ہون خشک یا ہو چشم تر حضرت صاحب جواب پند کو سمجھینگے کیا یاد میں کسکے یہ رنگیں شاخ جاری ہیں فروغ</p>
	<p>کوچہ جانان میں جانا کچھ نہیں آسان فروغ یا کوئے کہتے ہیں جو پروا کس کرتے نہیں</p>	
<p>نہ پڑ جائیں کہیں فضا چہا تیرے نشتر میں تو کیوں ہے اتھار بر گشتگی میرے مقدس میں</p>		<p>حرارت بڑھ گئی ہے دیکھ خون جسم غریب کیسے غارت خزان کا آسکو گر نہیں لکھا</p>

<p>کیا ہے امتحان کس سخت جان پڑھا کیجے اٹھی کیا کمونگائیں خدگنا رجا مان سے جگر نے خوب ہی بوسے لوگوں کو تیر کاں کے کرشمہ جنبش بر دوسے ہر دم قتل کرتا رہی</p>	<p>کبھی پہلے تو ایسے بن تھے اردو کی خبر میں جگہ نام کو باقی نہیں ہے جسم لاغر میں دل نادان مرا او لہجہ راز ف معنہ میں اتھی اتنے کیوں خنجر دے دست تگر میں</p>
<p>عزم شادی فروغ اب و نون کیاں ہو گئے یہاں تک سختیاں عہے اوٹھائیں ہجر و لبر میں</p>	<p>خدا جانے یہ کیسی ہے ہر چشم مست لبر میں غضب سے دل میں پہ پہ لگا جھوٹا کھانا تعجب ہے مجھے اس انتظام شاہ خوبان پر شہنشاہ ازل کے حکم سے غشی قدرت سے تھے باغ جنان کو مول لے سکتے ہیں عظم شب فروت میں کیونکر ناصح مشفق تہیں ملتا</p>
<p>کہ بیخود ہو گیا عالم کا عالم کیا غریب بتوں کو پہر جگہ ملنے لگی اللہ کے گہر میں کہ اپنی مملکت آباد کی دہماے مضطرب دل شفق کا چہرہ لکھا کا کل کے دفتر میں سہرے ہیں بے بہا گوہر ہمارے دیدہ تر میں کیسی یاد بکر چپ ہاتھ قلاب مضطرب میں</p>	<p>نہیں کچھ ڈر فروغ اس تشنہ کے بھرنے کا چہاں کہا ہے ایک دریا کو نہر دیدہ تر میں</p>
<p>کہ عرض مار کا نام چوہ شنام کہتے ہیں کہ مہر ہی کچھ خیال گردش نام کہتے ہیں اور اولاد کیلئے دل پر مرام کہتے ہیں</p>	<p>ہم اونکے وصل کا دلیں خیال غام کہتے ہیں تجھی سے پوچھتے ہیں سچ بتا ادوق آزاد خدگنا ز کو اپنے تو وہ کرتے نہیں سید ہا</p>

<p>غضب میں جان بچاؤں ہی میں ضبط کرتا ہوں بہین فرصت کہاں سے دستگیر بات کر لی وفا سے وعدہ کی امیدوں سے اور دل دلاؤں</p>	<p>تو بہر حضرت دل بھگوا کیا کیا نام کہتے ہیں ابھی بیتابی دل سے بہت ہم کام کہتے ہیں کہ جو تیری تنہا کا تو ہم نام رکھتے ہیں</p>
<p>خدا صحت عطا کرتا تو کرتے سیہ چرا کی ابھی ہم نے فروغ آرزو کا نام رکھتے ہیں</p>	
<p>کہیں کیا تجھے ہم کیا کام آگیا کرتا ہوں اوٹھائیں کیوں نہ ناز تو دل کو وہ تہ دل کہاں تم اور کہاں خوش تیرے جو ایک سے عجب ہر جسم میں صیبا و محبت صید لاغر کو وہ بخوت حسن کے شایانہ استغنائی مایان</p>	<p>زبان سے جسکو کہتے تیرے نام کہتے ہیں کہ مانند نگین جو آرزو کے نام رکھتے ہیں تمہارے وصل کا دل میں خیال خام رکھتے ہیں ترپنے کے لئے تا دیر زبرد ام رکھتے ہیں غنیمت ہے کہ رسم نامہ و پیغام کہتے ہیں</p>
<p>فروغ احباب سب سے پہلے ہیں ہمیں حیران زبان سے بھی کہہ کیے کہ ہم یہ کام رکھتے ہیں</p>	
<p>دل لگے کیا خاک کوئی لطف کسا مان نہیں دوستوں نے اس قدر بھگوا کیا رسواے دہر بدگمان ہو کر نہ اتنا ہو جسے گرم عتاب غمزدہ و ناز و کرشمہ عشوہ و طرز خسار کیوں نہیں آتی اور کواے نسیم نازیار</p>	<p>کوئی خندہ ہی تو زخموں پر نمل نشان نہیں دشمنوں کے دل میں اب باقی کوئی مان نہیں آرزو مند جفا ہوں لطف کا خواہاں نہیں کون ہے انہیں کہ جو دل کا عدد جان نہیں دیکھ تو کب سے گل خرم جگر خندان نہیں</p>

<p>رو نہیں کرتے ہیں بل کاسوال بل کرم سخت جانیکا گریبان گیر ہونا چاہیے پیچ میں کاکل کے اکردل نے یہ وکرما میرے لئے جی میں بلبلان خوش ہنو</p>	<p>آپ کو زیبا نہیں لے جان ششاق نہیں لے دل نالان قصور خجہ بر نہیں بے گنہ بیدست و پا ہون قابل زندان نہیں یار شاطر ہون میں بار خاطر باران نہیں</p>
<p>دل کے ہلانیکی خاطر لے فروغ خوش بیان یغزل بس ہے تری کچھ حاجت دیوان نہیں</p>	
<p>درود دل کتا ہی مجھ کو خواہش دران نہیں غیر کا کیا سناہ اگر کیئے تو ہم دسلا میں لطف بقیہ رسی سے تری لے گریئے بے اختیار پہر وہیں ہے رو بکاری میں ل مضطر کی ج ہے جنوں کا کس قدر اس عمد میں بدل کر چہو کر تنہا غم جانان کو جاتا ہے کہاں رنگ ہو گا دیکھ کر دوس میں انکسار دیکھئے جا کر چین میں ہے ہر گل خندہ زن در بدر ہو پہر اتا ہے تقاضا حرص کا دیکھئے کیو سٹے چشم بصیرت چاہیئے</p>	<p>خوشنمایری نظر میں صورت احسان میں جان کا دینا بہت مشکل ہے آپا سنا نہیں اشک کو پہر چین زیر سایہ شرکان نہیں جس عدالت میں کہ افواج جیش شرکان نہیں دولت محنت کے حالی اب کوئی دانا نہیں تجھ کو لے دل کہہ بھی پاں خاطر مہمان نہیں اس خراب باد میں چکا کوئی پرسان نہیں بے ثباتی پر جہان کی میں فقط خندان نہیں ور نہ کیا اسیر خاک کو چہ جانان نہیں ور نہ مہر سن جانان کس جگہ تیا بان نہیں</p>
<p>آفرین صدف میں اس طرف پیتر فروغ</p>	

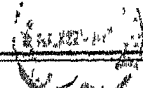
نفر گفاری پہ اپنی تو ذرا نازان خمین

ابھی آپ میں ہم کب آئے ہوئے ہیں
 نہیں تیرا دیکھنے خود آئے ہوئے ہیں
 ہر ایک ذرہ کیونکر نہ چشم مجنون
 نہیں کچھ ہی نسبت ہے ایسا کو ان سے
 انہیں کے لب لعل قتل جہان کا
 یہی ہیں کہ آفت سے برفتار جسکی
 وہ انداز ہیں انکے بیدار کے بھی
 مری خاک کو ضعف ملنے نہ دیگا
 ترے حسن کا شور خود کہہ رہا ہے
 جو دیکھا مجھے تنک خونیں میں ڈوبا
 فلک کو سکھائی ہے جس نے یہ گردش
 زبان سے تری مثل تیرے دہن کے
 مے دل کے داغوں کو دیکھا تو بولے
 اگرچہ یہ سر بارتن ہے مگر ہم
 دہن سے تے ہم سہری کر کے لے گل
 مجھے بھی وہی بات ایدل سکھانے

سندھ آپ اپنا ناحق چپائے ہوئے ہیں
 یہ ہمان دل کے بولائے ہوئے ہیں
 وہ محمل کا پردہ اوٹھائے ہوئے ہیں
 یہ لاکھوں کو مجنون بنائے ہوئے ہیں
 بہت دن سے بیڑا اوٹھائے ہوئے ہیں
 قیامت یہی ہم پہ ڈھائے ہوئے ہیں
 کہ عالم کے دل کو لبھائے ہوئے ہیں
 یہ کیوں آپ دامن اوٹھائے ہوئے ہیں
 کہ سب فتنے میرے جگائے ہوئے ہیں
 کہا جسکے یہ رنگ لائے ہوئے ہیں
 اویسی آنکھ کے ہم ستائے ہوئے ہیں
 ہم اب تو بہت تنگ آئے ہوئے ہیں
 ترے دل کی یہ گل کھلائے ہوئے ہیں
 پے تیغ جانان لگائے ہوئے ہیں
 یہ غنچے ہی کیا منہ کی کھائے ہوئے ہیں
 جسے سنکے وہ مسکرائے ہوئے ہیں

<p>دل و دین کے رہن تن جان کے دشمن فروع آئینکے کب وہ دم میں تھماے</p>	<p>یہی ہیں جو تشریف لائے ہوئے ہیں وہ غمزوں کی پٹی پڑھائے ہوئے ہیں</p>
<p>فروع آج ہیں منتظر آپ کے جو آنکھوں کے پردے بچھائے ہوئے ہیں</p>	
<p>کیا مصیبت ہے کہ اونکے پاس جاسکتے نہیں دل ہے کچھ رقت کیے درد کی لذت ہے چشم مستان سے جو کچھ ہوا ایا ہمیں کیا حیا کا عذر اور کیا دل کی گستاخی کا شرم اونکے ناز کو اتنی ہے ایسے کام سے اپنے چہرے کی صفائی آئینہ نہیں دیکھ کر شوق کے ریا سے دل کرتا ہے کیا گستاخی کہتے ہیں ہم رحم کر سکتے ہیں لیکن کیا کریں</p>	<p>اور جائیں ہی تو کیا وان لٹا سکتے نہیں ہم زبان سے کچھ مزہ اسکا بتا سکتے نہیں ہم زبان حال پر ہی اوکو لا سکتے نہیں وہ اگر چاہیں تو کیا پردہ اوٹھا سکتے نہیں ورنہ کیا ٹھوکر سے مرد کو جلا سکتے نہیں اس قدر ہیں محو حیرت کچھ بتا سکتے نہیں ہم تصور میں جہاں پر لب ہلا سکتے نہیں اس لکھ کو تیری قسمت کے ٹٹا سکتے نہیں</p>
<p>پردہ داری او کی خود منظور ہے کہ فروع ورنہ ہم آنکھوں سے کیا دریا بہا سکتے نہیں</p>	
<p>سیکھی ہے کس سے آپ نے اے غور نہیں کہدے نگاہ شوق تو اس چشم شوق سے زیبا ہے گرچہ آپ کو پر ہم کو خوف ہے</p>	<p>اہل کرم کی یہ روش گفتگو نہیں پیر ناترا پسند ہمیں چار سو نہیں انسان کا کوئی بڑے کہے خودی عار نہیں</p>

<p>آٹھوں پہر کی خوب نہیں تند خونہیں کاٹا تو مجھ میں نام کو بھی تھا لہو نہیں آتا ہمارے گوشش تمنای تو نہیں</p>	<p>ہے لطف جبکہ ہاں ہی کہی ہونہیں کے بعد تشنہ تھی تیغ یار پہ قسمت تو دیکھئے اے مژدہ وصال یہ کیا بات ہے کہ اب</p>
<p>کیئے تو کچھ فروغ یہ کیا بات ہے کہ آپ لیتے مسان کا نام کہی بے ضرور نہیں</p>	
<p>ردیف واو</p>	
<p>کیا ہی براتی مرے ہر عضو کی آرزو پاؤں پہلاتی ہے پہر دو پو اندہ پن کی آرزو شام غزبت میں کہ صبح وطن کی آرزو سیر بہو دگی تھی کو کہن کی آرزو تمنے کی منصور جو دار و رسن کی آرزو پہر رہی ہے مضطر شک ختن کی آرزو کر غبار راہ لیلی سے کفن کی آرزو اس دل آوارہ و پیمان شکن کی آرزو پہر ہوئی نگشت حیرت کو دہن کی آرزو کب مجھے تھی فرش گلہاے چین کی آرزو</p>	<p>جوش پر ہوتی جو دست تغیرن کی آرزو سلسلہ جنجان آزلہ پشکن کی آرزو کتک ای زلف پریشان صورت آشفگی کر کے رسو آجہان جاناں کو جان کا ہوئی تو کیا کیا کسی کی زلف و مژگان گل اشارہ تھا تہین ہو شیار لے دل کہ بولے زلف جان کیلئے پردہ محمل کمان اور تو کمان آیتس لب کو چہ گیسوین ہوا لچلی چپے کہنچکر سہر کسی آئینہ رو کے حسن کا آیا خیال کیون تاتے ہیں مجھے یہ خاصہ اہل عقد</p>



<p>جگمگیا کو چے میں دھونکے اپنا پای بیخودی</p>	<p>پیٹی پرتی ہے سیرِ رخ کس کی آرزو</p>
<p>صورتِ خط پہلے نہ نہ بنوائے اپنا فروغ کیجئے پہرہ سہ شیریں دہن کی آرزو</p>	
<p>فروغ اب بہ خیالِ چشمِ ستار کرتے ہو تسلخی بخش کوئی جز اجل و دم نہیں ہوتا سہلا کیوں نہ لگاتے ہو چمن میں جا کی غنچوں کو جگمگاتے ہو عدم کے سسٹو والوں کو تو ہرگز ہوئے ہیں خاک جو دم کرتی تھاری راہِ الفتین ہمارا حال پوچھا تم نے ابرو کے اشار سے ادب ہوتا نہیں ہے بیخودی میں جان بکھو گرو گے کہ کدِ غشِ احقر نکلے کی ناؤ میں</p>	<p>سہلا سوتے ہوئے فتنے کو کیوں بہار کرتے ہو ہماری التجا پر جب کہ تم انکار کرتے ہو تکلفِ فزون کو کیوں تم واقف اسرار کرتے ہو ہمارے بختِ خفہ کو نہیں بہار کرتے ہو اونہیں پرست برپا تم دم قنار کرتے ہو زبانِ تیغ سے ہی پریش ہمارا کرتے ہو شرابِ تندہی پر مجھ کو تم سرشار کرتے ہو نظرِ ہر دم جو سوئے روزِ نیا کرتے ہو</p>
<p>نمایان ہو چلا ہے سبزہِ خطا دیکھ عارضِ حق فروغ اب کیوں تلاشِ مہمِ زنگار کرتے ہو</p>	
<p>خوب ہو عشقِ بیجا کے کرے گم مجھ کو عین اندوہ میں یہ جوشِ مسرت کیسا جگر و دل کو ہے کیا شوقِ ترے ناک کا واہ اے عشق وہ ہر لحظہ نئے ظلم کرین</p>	<p>اور بدستے ہیں عدالت سے ماؤ تم مجھ کو خندہ زخمِ پتہ آتا ہے تب ہم مجھ کو کہنا ہر ایک ہے یا رب ہو تقدیر مجھ کو اے کس طبعِ نوازِ نکلے مجھ کو</p>

<p>کشمکش دیکھو کہ واعظ ہے اور غیر انگیر اب تو مرنے کی بھی فرصت نہیں بتایا لب نازک پہن خود انکے ہی دانتوں کے نشان جب کہا میں نے کہ پردے کو اڑھا دو تو کہا اونکی نشان پہ شہرِ صل جو بڑی ہی نظر یزم عالم میں وہ شہدائی بیتابی ہوں کس طرح اون سے سفارش کروں تیری دِل خاشی نے مجھے کیا رتبہ عالی بخشا تم وہ نازک کہ تمہیں بیش ہر الفت کی نظر</p>	<p>اور او دہر کینچ رہی ہے کششِ خم مجھ کو سحرِ ذخائرِ فنا کا تلاطم مجھ کو کیون ستاتا ہے تو ہر لحظہ تو ہم مجھ کو زندگی پر تیری آتا ہے ترحم مجھ کو شب گزر جاتی ہے گنتے ہوئے انجم مجھ کو رقصِ پیوں کا ہے اشکون کا تلاطم مجھ کو نہیں رہتی ہے وہاں تابِ تکلم مجھ کو مردم دیدہ سمجھنے لگے مردم مجھ کو میں وہ عاجز کہ نفس میں مگر کرو مجھ کو</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہوں میں ہمایو عشق در دندان کا فروغ
چاہیے گر دیتی پیہ تیمم مجھ کو

<p>کیون نہ حیرت ہو کہ اس میں تم مجھ کو شوق پر خندہ ہی یا اذن تکلم مجھ کو شوقِ آغوش تو کچھ اور ہی کہتا ہے مگر یاد بھی اوس بتِ کافر کی ہے ظالم ورنہ تم مکانوں کے ہو خواہان میں کین کا جو یا ہنسکے کہتا ہے غم یار کہ سجانِ بند</p>	<p>زرے میں مہرِ ملاقطرے میں قلازم مجھ کو کوئی بتلاؤ تو مقصودِ تبسم مجھ کو ناز کی پر تری آتا ہے ترحم مجھ کو دل سے کیون آتی ہے آوازِ تظلم مجھ کو تہہ لائے شیخِ دبرِ بہن ہے تقدیم مجھ کو گر تصور میں ہی آتا ہے تبسم مجھ کو</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>شماخ گل مار ہے گلبرگ ہے کروم مجھکو تیرے عشوے کا جو لجاے تھک مجھکو راہ مقصود ہوں میں تم نہ کرو گم مجھکو نہیں دیتے ہیں کہی اذن تھک مجھکو اپنی ہی خاک پہ واجب ہے تیرم مجھکو اے لب یار تیرا ضبط تبسم مجھکو</p>	<p>ہو گیا ہجر میں اوس بست کے چو نہشت بلا زلف مشکین سے تیرے غمزہ کی مشکین بانہوں زخم دل بولا جو کی فکر دوا کچھ میں نے اس گمان سے کہ یہ مطلب کی کیگا اپنے ہوں میں بیمار غم عشق تیرا لے دے وعظ خون رولا بیگا بہلا زخم کی صورت اکب</p>	
	<p>ضبط نالہ نہیں کرتا ہوں میں بیوجہ فروع فلک پیر یہ آتا ہے ترحم مجھکو</p>	
	<p>رویف ہاے ہوز</p>	
<p>نہو جاے کہیں محشر بیاہستہ آہستہ کہ بہر پیشوائی دل چلا آہستہ آہستہ کہ فرش کوچہ لیلی بنا آہستہ آہستہ مرے صحرایں چلتی ہے ہو آہستہ آہستہ جگر ہی دیر تک تار ہا آہستہ آہستہ یکو لب کہتی ہے پردین جیا آہستہ آہستہ کہ کرتی ہے اثر اپنا دوا آہستہ آہستہ</p>	<p>خرام ناز سے کدو ذرا آہستہ آہستہ یہ کسکے پاؤں کی آئی صدا آہستہ آہستہ غبار قیس پر مجھکو نہایت رشک آتا ہے میں وہ ہوں ناتوان ہے پاس خاطر جکا عالم نہ تنہا دل ہو انگلیں بکھل جانے سے پیکان کے نگہ پنچی تبسم زیر لب ہے غور کراہیل قیامت ہے مریض عشق سے سہاگ کا کنا</p>	
	<p>نہیں طاقت ہے ہم میں ک فروع لب بانگی</p>	

کریکے اشک شمع مدعا ہرستہ آہستہ

روئے سے کھلے چشم سر و کار ہمیشہ دل صبر کا دشمن ہے مجھے صبر سے الفت کیا شکوہ بیدار دستم و دست میں کرتا یہ غم ہی عجیب جس گرا ناما یہ ہے وہم فرقت میں ہی پہننے کہی تکلیف نہ پائی انجام ترم دیکھ لے لے چشم جفا جو کہتی ہے پریشانی دل مجھے کہ تجھ کو میخوار نہ تھے شیخ تو پیر یاس مہناج	تا سب سے نخل غم یا ہمیشہ ہوتی ہے ہم اسلئے تکرار ہمیشہ میں ہی تو رہا او کا مہم فدا ہمیشہ رہتے ہیں بہت اسکے خریدار ہمیشہ غمخوار رہا اپنا غم یا ہمیشہ گردش میں رہا چرخ مستکار ہمیشہ اوس زلف میں رہنا ہے گرفتار ہمیشہ کیون رہن رہا جیہ و دستار ہمیشہ
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کرتے ہیں فروغ آپ عبث فکر و تردد
دوزخ میں رہینگے نہ گنہگار ہمیشہ

کیا پریر یون کو کرتا ہے مسخر آئینہ پہنوتا او سکی خود بینی کار بہب آئینہ صنعت مخلوق ہے یہ اور وہ صنم الہ جلوہ کاہ عکس مژگان سنگر جیسے ہے ہیں عیاں عکس و گیسو سے بلائیں جلاؤ او کو خود بینی سے فرصت ہی نہیں چاہیں یا	سحر کرتا ہے بلا کا یہ سنگر آئینہ میرے دل کا گر بنا تا آئینہ گرا آئینہ اسکے رخ سے ہو مقابل کیے کیونکر آئینہ چہرہ رہا میرے دل میں مثل نشتر آئینہ دل پہارا آئینہ رخسار و لب آئینہ ہو رہا ہے آج کل سدا سکندر آئینہ
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

خواب میں ہکھو نظر آتا ہے شب بہر آئینہ	ہوشیار ایدل کہ پیر آنا حیرت میں نمود
مہرا نور ہو جبل جبکہ کفِ پاستے فروغ رودِ بردا و سکے بہلا ٹھیرے کیونکر آئینہ	
رویفیے تختانی	
فلک کو شرم آتی ہے زمین سے جو ہوتا قرب صورتِ آفرین سے تنائے دلِ آفتِ گزین سے لڑین جا کر جو اوس پردہ نشین سے نہ شرمنا مجھے میرے یقین سے مجھے خود عار ہے تاجِ و نگین سے	ذرا کمزد نگاہِ شرمکین سے تیری صورت کے معنی پوچھتا ہوں بتوں کا ذکر کیا میں خود ہوں بے نیاز مری آنکھوں پہ پردہ پڑ گیا تھا ترے وعدے پہ کرتا ہوں نہیں کبھی گدائی مانگتا ہوں میں نہ شاہی
فروغ اب نالہا سے دل کو روکو نہ بڑھ جائیں کہیں عرشِ برین سے	
ہمیں باز آئینے جانِ خیرین سے کہ ہکھو پوچھتے ہیں وہ ہمیں سے تو جان بولی کہ میںِ خلعتِ حسین سے مسکان کی زیبِ زینت ہے کہیں سے	نہ آئین باز وہ اپنی نہیں سے یہ کیسے ہو گئے غمِ دنگے غمِ مین کیا دل نے جو غم کو جانِ جانان سکالوں کس طرح میں دل سے غم کو

<p>خفا کیوں ہیں دل اندوگہیں سے بہت سفاک کی چین چین سے خبر سہی تو نہیں آتی کہیں سے</p>	<p>خدا جانے قرار و حسب و تسکین عیان ہیں جو ہر تیغ و قضا سب یہ دل کی بہقاری جاکے کیونکر</p>
<p>فروغِ اداں سے نہ رکھئے ہاں کی امید اور نہیں فرصت نہیں ہوگی نہیں سے</p>	
<p>آج شاید کچھ دل نالان کی شوقانی ہوئی پہر جنونِ فتنہ زاک کا فرمائی ہوئی ورنہ کیوں باد صبا آتی ہے گہری ہوئی ہر کلی شغلِ تمنا کی ہے محرابی ہوئی آتش سوزانِ مرقع میں شکیبائی ہوئی غیر ممکن ہے کہہ جاے قضا آئی ہوئی رات بزمِ غیر میں کچھ بادہ پیمائی ہوئی اس دلِ مضطر کی ہے تصنیف فرمائی ہوئی یاد اک پردہ نشین کی دلیں سے آئی ہوئی تھی جو زنجیرِ جنونِ مجنون کی بنوائی ہوئی آتشِ دل ہے کیسے غم کی بڑکائی ہوئی</p>	<p>او کی تیغِ ناز کچھ چلتی ہے شرمائی ہوئی دل میں پہر پیدا ہوا دشتِ پیمائی ہوئی آج کچھ برہم ہے شاید مجھے وہ گلِ پیر اس سے امید ٹلے دل نہ کہنا تو کہی ضبط نے میرے جلا کر خاکِ مہمکو کر دیا کیوں جھکتا ہے دلِ دانِ خدنگناڑ سے بیخودی یوں بے سبب ہمکو نہیں ہوئی کہی یہ کتابِ بقیراری جہاں بیاچہ ہے آہ صبر و اندوہ و غم سے کہو باہری ہیں دیکھتے ہی پاؤشت میرا چلانے لگی تیرے چہینٹوں سے نہیں بچ کر کی اور غلط</p>
<p>قصہ تو بہ کا نہ اوسنے کر لیا ہوا فروغ</p>	

آرزو سے وصل ہی کیجئے آج گہرائی ہوئی

<p>کہ چوڑے کوئی دو چار تو قضا کی لئے جگہ تلاش جو کی طرح کر بلا کی لئے رہا نہ طرز ستم کوئی انتہا کے لئے بہت ملول تھا یہ کاروان درگاہ کے لئے نئے طریق سے جو سے کیسے پاک کے لئے جو میں نے ہاتھ اوٹھائے کہہ ہی خاک کے لئے نہ شیخ بن تو برہمن ذرا خدا کے لئے کہ خاک راہ بنے جبکہ نقش پاک کے لئے</p>	<p>خدا نگاہ سے کہہ ذرا خدا کے لئے مے ہی دل کو بنایا مری تمنائے نگاہ ناز نے سب ابتدا میں کہ چوڑا ہجوم غم دل نالان کو پا کے کیا خوش ہے خفا کو خون جگر سے بہت دنوں نیچا جفا سے یار نے شکوہ مری وفا سے کیا چوڑا کے دیر کو راہ حرم بنانا ہے اوسیکے دل میں ہمیشہ غبار ہے رہا</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فروغ کیا مجھے دیوانہ تم سمجھتے ہو

ہوا ہوں آپ سے بیگانہ آشنا کے لئے

<p>کہ پہلو میں بہر شام سے دل نہیں ہے کہ تو منہ لگانے کے قابل نہیں ہے کہ جبکا دو عالم میں ساحل نہیں ہے ادا کیا تیری یا رت اتل نہیں ہے مجھے کچھ بھی خوف سلاسل نہیں ہے اے دل تجھے فکر منزل نہیں ہے</p>	<p>کسی سے یہ کہنے کے قابل نہیں ہے تصور ہی بوسے کا کتا ہے مجھ سے پڑی ایسے دریا میں کشتی ہماری نکر بنج گر تجھے خنجر نہ اٹھا سلاسل سے اے جنون زور تیرا ذرا سوچ تو تجھ کو جانا کمان ہے</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>فروغ اب تو سامان چلنے کا کچھ یہ بستی تو رہنے کے قابل نہیں ہے</p>	
<p>دل سے ہوس ناصیہ سائی نہیں جاتی نادم ہوں بہت دل سے میں آؤ عجب جان منظور نظر یا تھے جہین واہ رسی قسمت اطفال سے امید فا کیا کوئی رکھے دنیا میں ہجر نشدت تکلیف شب ہجر لسد ذرا صبر تو کر اے دل مضطر السر سے میر جی شمشیر تنافل اے نالہ دل تو ہی وہاں جا کے خبر کر کس طرح کہیں تیر نظر سے کہ پلٹ جا</p>	<p>تحریر جہین ہے مٹائی نہیں جاتی اب بات کوئی مجھے بنائی نہیں جاتی یا آنکھ بھی اب ہے ملائی نہیں جاتی اشکوں سے لگی دل کی بجائی نہیں جاتی وہ کیا ہے جو انسان سے اوٹائی نہیں جاتی یوں خاک میں توقیر ملائی نہیں جاتی بسل سے ذرا خاک اوڑائی نہیں جاتی زحمت شب فرقت کی اوٹائی نہیں جاتی ہم سے تو دلا آنکھ چورائی نہیں جاتی</p>
<p>بتیابی دل ہے فروغ اب کی صورت آغوش تنس میں سولائی نہیں جاتی</p>	
<p>کس لئے یہ شور و شر اے نالہ شک ہے کون کہتا ہے کہ زلف پر شکن زخیر ہے ہر قدم پر سیکڑوں جانیں قلموں کی اپنی فرگان کو چھپا لو تم خدا کی واسطے</p>	<p>عشق کا روز ازل سے ہجو انگ ہے یہ مری تقدیر کی پیچیدہ اک تحریر ہے کیا خرام ناز ہے کیا ناز کی تسخیر ہے میں کما ندروں کو منتا ہوں تلاش تیر ہے</p>

<p>طاہر دل ہے مرایا طاہر تصویر ہے باہمہ آذادگی یوں بستہ زنجیر ہے جبکہ صحرا میں تنہائی ہر اک سنجیر ہے یہ ہمارے طالبان وصل کی تقدیر ہے صاحب صبر و محن سیراب جو خشیر ہے خاک کوئے خاکساری غیرت اکیر ہے</p>	<p>سیکڑوں تیر جفا کما تا ہی رہتا نہیں کچھ سب سے زلف میں ہنس کر کا دل کے سیر نہیں آمادہ یا الہی کس غم کا افکن کی ہے چین نمایان کر کے پیشانی پہ فراتے ہیں وہ جان شیریں کو نہ کہوتا کو کہن گر جانتا دولت بیدار ہے عالم میں عجز و انکسار</p>
<p>مرشد کامل نے ہر کوئی نصیحت کی فروغ بے غرض احسان کرنا اک عجب تسخیر ہے</p>	
<p>تو ہو لک رہی نہ ہم کرتے آرزو دل کی مشام جان میں مرا رہی تا بڑول کی اونہیں کے غم نے بڑھائی تھی آبرو دل کی قریب آ کے ذرا سنے گفتگو دل کی تلاش دل کو مری محب کو جستجو دل کی کہ شکل شعلے نے پائی ہے ہو بڑول کی کہ اپنی جان ہی ہو جاہلیگی عذو دل کی خدا ہی ہے جو ہے آج آبرو دل کی جو اشک گرم سے کرتے پریش شہ نول کی</p>	<p>جو یہ سمجھتے کہ ایسی بُری ہے خود دل کی ضرور کو چنگیو سے کوئی آتا ہے پسند یا جو ذلت ہوئی تو بسم اللہ عجب مذاق کی کرتا ہے آجکل باتیں ہوئی ہے آج یہ کیوں صبح سے الہی خیر یہ کسکے آتش خسار کا ہے شیدائی گمان یہ کہو نہ تھا آپ کی محبت سے سنا ہے لشکرِ مرگان کی کی ہی مہمانی اونہیں کچھ دل کی صفائی کا سیکھئے انداز</p>

<p>فروع کیے تو اس بخود ہی کے عالم میں تلاش اپنی کریں ہم کہ جستجو دل کی</p>	
<p>سخت حیرانی ہے بھکو دیکھنے کیونکر بنے ورنہ دل کو کب بیاقت تھی کہ اُسکا گھر بنے پتلیان دربان نہیں انگوں کے حلقے در بنے پہر ہلدا دل کی مرگ بگڑا ہی ہوئی کیونکر بنے ہر ورق گل کا یقین ہے شوق کا دفتر بنے پوچھتے تھے داغ دل کیسے بنے کیونکر بنے</p>	<p>دل مرا اونکی طبیعت و نون نازکتر بنو ہے یہ کافر ماجرا کی حضرت عشق آپکی کون ہمارا تیر گھر میں تہا بتا دل کہ رات دوست سے دشمن کا دوسکے جب یہ چرخ کیونکر بنو گرتیرے روگنابی کا سننے گلزار صفت رات مجھ سے وہ کر مفر باڑے اصرار سے</p>
<p>بارگاہ گوش چشم شکرے فروغ حکم ہر پہر کھراشہ سے باہر بنے</p>	
<p>کچھ مصیبت دل کی کچھ حال جگر کہنے کو تھے بس ہمیں کو تو ہڑا آٹھون پہر کہنے کو تھے کچھ نہ کہنے پائے ہم اور کتھر کہنے کو تھے ہم ادھر سننے کو تھے اور وہ ادھر کہنے کو تھے ورنہ اون سے آج ہم دل کی خبر کہنے کو تھے ہم بھی حال درد دل کچھ مختصر کتھر کو تھے</p>	<p>مطلب پناہ ہم سب پیدا کر کہنے کو تھے دیکھ لو اب غیر سے کچھ بن نہیں پڑتی تھیں پیشتر آنے سے اونکے بخود ہی سی آگئی دل کی بیٹابی سے کل شرما گئے وہ ورنہ کچھ ہے بڑا احسان دیکھا منع جسے کر دیا ہو چکیں غیر دن باتیں یا ابھی باقی ہیں کچھ</p>
<p>گفتگو ناز و سفر کی اب بحث ہر فروغ</p>	

شمر عصیان گما ہوتا اگر کہنے کو تھے

نظر بطرح کچھ بدلی ہوئی ہے چشم زپن کی
دل نشاد میں پھر نا امید ہی گہر بناتی ہے
ہوشیہ یا الہی تر ہے ہر خون شہیدان سے
سجھتا ہے جہان سینے کو مے داوی میں
مے لب پر جفا سے دوست کا شکوہ معاذا
غنایت جز گاہ ناز کی ہو دل پہ کیا کئے
ذرا اگر تماشادیکھئے اس فل کے زخموں کا
کہان لہجائوں یا لب میں لہ مضطر کو بدلتا
الہی کیا ہو وہ دن کہ وحشت مجھ پر مڑتی تھی
تڑپنا دیکھ کر دل کا مے مخلوق کتنی تھی
بلا میں لپتی تھی دست تمنا کس محبت سے
نہ خالی ہو مری پیری خیال رو جانان

نگاہ قہر یا رب برق ہوگی کسکے خرمین کی
خبر لے اودھنکنا ز جانان اپنے سکین کی
یہ ہے رنگ گلستان ہر گلی قاتل کے دامن کی
وہ مشعل تیرے سوز غم نے مے دلیوں میں شعل کی
سنگایت ہی کہی مجھے سنی بیدار دشمن کی
عیان ہے ہر اسے عالم حقیقت برق خرمین کی
بہار ابید کے قابل ہوئی ہوئے گلشن کی
چمن سے ہی توانائی ہے صد فریاد و شیون کی
جنون کو آرزو رہتی تھی مریب دامن کی
کہ یا رب یہ نہ ہو حالت کس فی شمس دشمن کی
کہی ہیر گریبان کی کہی جانان کے دامن کی
یہ ہے یارب خزان ہی گلستان ہیر گلشن کی

فروغ اوس گشکوے شب کا طلب کچھ سمجھو
سنگایت تھی تمہارے نالہ فریاد و شیون کی

گل کو پہچان تو بلبل کہ یہ تن کس کا ہے
آپ ہی کے قدر لہجوں نے کیا حشر بپا

اسکے خزانے کی صد احرف مہن کن کا ہے
اور یہ کام ہر بلا مشفق من کا ہے

<p>ہنس لے گل کی طرح مین نے جگکشن میں کہا ہے وہی بلبل مجبور شکستہ پروبال بیوفانی کا گلہ شیوہ عشاق سہی بچ کا گھر سے کہیں مسکن راحت سے کہیں ایک دم کو نہیں گوش سے تجھے چپیں کچی خلق اکتی ہوئے روکش گلزار جنان ہے حدیث نبوی یہ کہ تورہ مثل غریب وہ نہ گلشن ہی رہا اور نہ وہ اس کی بہا</p>	<p>یارب ان غنچوں کی مانند ہر کس کا ہے اور یہ غل پس دیوار چمن کس کا ہے آشنائی میں جفا کئے چلن کس کا ہے نہیں معلوم یہ دل خاص وطن کس کا ہے ایسا جو بندہ تو لے چرخ کن کس کا ہے دل پرداغ خدا جانے چمن کس کا ہے یہ مسافر کہہ دینا ہے وطن کس کا ہے اب تصور تجھے اے ذوق چمن کس کا ہے</p>
<p>شوق کس جہ کلام آپکا ہوتا ہے فروغ بیچ تو فرما لے یہ طرز سخن کس کا ہے</p>	
<p>پہر دل سے مے آج مری آہ لڑی ہے کرنا نہ ضیاء کمری کلفت دل کا کا کل سے تنامری آگے نہیں بڑتی پر جلتے ہیں فریاد کے جاتے ہو دوان تھے کل سے کہاں دل حشی اور ہر او ناصح نہیں مانسگی تمنا سے دلزار</p>	<p>حیران ہوں کہ آپس میں یہ کیا پو پڑی ہے کہنا کہ ترسی یاد کو تکلیف بڑی ہے یہ خام ابھی ایک ہی سود پہ لڑی ہے دیکھو تو کہاں جا کے مری نگہ لڑی ہے زنجیر جنوں آپ کی شتاق بڑی ہے کچھ کہئے نہ اسکو کہ یہ بیودہ بڑی ہے</p>
<p>کس خواگیاں میں فروغ انگھ تو کہہ لو</p>	

خورشید قیامت کا ہے اور وہ پکڑی ہے	
<p> سہمے اور دل سے ہے تکرار خدا خیر کرے اور دوا سے ہے ہمیں عار خدا خیر کرے اب ہوئے ہم ہی گرفتار خدا خیر کرے ہلکو کرتے ہیں بہت پیار خدا خیر کرے سجہ کے ساتھ ہزار خدا خیر کرے ہمنے چوے ہیں لب پار خدا خیر کرے پہرہ آنکھیں ہیں خونبار خدا خیر کرے واکے ہیں لب اظہار خدا خیر کرے </p>	<p> سہمے اور دل سے ہے تکرار خدا خیر کرے اور دوا سے ہے ہمیں عار خدا خیر کرے اب ہوئے ہم ہی گرفتار خدا خیر کرے ہلکو کرتے ہیں بہت پیار خدا خیر کرے سجہ کے ساتھ ہزار خدا خیر کرے ہمنے چوے ہیں لب پار خدا خیر کرے پہرہ آنکھیں ہیں خونبار خدا خیر کرے واکے ہیں لب اظہار خدا خیر کرے </p>
<p> آج پہر دیکھو فروغِ اوسن بت کا فز کے حضور حال دل کرتے ہیں اظہار خدا خیر کرے </p>	
<p> سوا دچمن کا مقابل ہی ہے تاشاگہ رقص بمل ہی ہے مکان تیر بنز کے قابل ہی ہے ہیان پاس آداب قاتل ہی ہے اگر حسرت دیدہ دل ہی ہے جو پامالے شیشہ دل ہی ہے </p>	<p> بہت داغ ہیں جبین وہ دل ہی ہے اسی دل میں ہوتی ہر قتل آرزوئیں نہ جانا غم یار تو دل سے میرے دم قتل سہر گز تڑپنا نہ اے دل رو لائیں خنجر کو خون دیکھ لینا تمہارے کف پاسے ہونگے خجل ہم </p>

<p>قضا میری کتنی ہے قاتل ہی ہے سزا تیری لے شمع محفل ہی ہے اگر خنجر ناز قاتل ہی ہے تقا ضاعے بیتابی دل ہی ہے</p>	<p>لیا میں نے کب نام تیری ادا کا بہشتی جو ایک دم نہ روتی تو اتنا کوئی دم میں کٹتا ہے اس لکھنگڑا نہ ٹوٹے ابھی تار جو روستم کا</p>
<p>دل زار پر کیجئے جانِ ترسان فرغِ اپنی لیل کا محفل ہی ہے</p>	
<p>روکتے ہیں دست و دامن سکو کو کر دیکھئے جانِ دل حاضر ہیں دونوں بند پر در دیکھئے پہر بدلتا ہے زمانہ تہ سے تیر دیکھئے چاہتا ہے پہر یہ شاید آبِ خنجر دیکھئے پہر یہ طفلِ شکستے گھر سے باہر دیکھئے کس قدر کمزور ہے یہ جسم لاغر دیکھئے کون رہتا ہے ہمارا دل کے اندر دیکھئے ہمتِ دوشِ عزیزان آج مر دیکھئے کب کھلے یہ عقدہ زلفِ معنبر دیکھئے جس دل بیتاب کو قافا بوسہ باہر دیکھئے اب کہیں جانے نہ پائے جانِ مضطرب دیکھئے</p>	<p>جوش پر ہے پہر یہ بحرِ دیدہ تر دیکھئے کیا تامل ہے جو کرنا ہو وہ سب دیکھئے پہر مزاج یا رکبہ برہم نظر تامل ہے آج پہر لبِ خم جگر کو چہرہ شکستہ ہے چادر دیکھئے رات کیا مہنے کہا تھا یاد ہے اے چشمِ تر اوٹ نہ نہیں سکتا ہے اب بارنگاہِ لطفِ ہی بے تکلف آپ آئیں آپ کے غم کے سوا رات سے کتنی ہے مجھ سے یگر انباری مری ناخن اندریشہ دل گرم کاوش ہے بہت کیجئے اوس سے مجھ سے وہی کچھ کام کا اونکے آنے کی خبر اے دل نہایت گرم ہے</p>

نامہ شوق اپنا پہلے تہا نہایت مختصر	رفتہ رفتہ ہو گیا دفتر کا دفتر دیکھئے
دیکھنا ہے حال ہکھورندو زانہ کا فروغ کون چہتا ہے تہ دامان محشر دیکھئے	
دل پہ کچھ آفت نئی دیکھی ہے کیا آئے ہوئے اے کشکش تکب فریب عدہ اسکو دیکھئے یہ ستم امیخت گبرشتہ کہ اوس بے رحم کو حسرت دل نے کیا تہارات ایک محشر بیا پار سائی سے تو ابھر خدا باز آئے سمنے دیکھا ہے چمن مین دیکھا روکی بہا کس قدر سراپا پٹیا دل نے کو سے یارین او کا جانا پاس کرے وہ اگر دیکھ لے ہجر کی شب سُن لے مٹیائے نے خون دیا	میری آنکھوں مین جو اشک آتے ہیں جڑ ہوئے شرم آتی ہے مجھ کو بے ل کو سمجھاتے ہوئے خواب مین ہی شرم آئی ٹھکان لگاتی ہوئے دیکھا اوس زمزمین پروئے کو جاتے ہوئے عمر گزری آرزو کو مری شرماتے ہوئے رنگ گل کو بوئے گل کی طرح اور جاتے ہوئے نا توانی کو جو دیکھا پاؤں سپلا تے ہوئے جس کسے نی جان کو دیکھا نہو جاتے ہوئے صبر بکیں کو جو دیکھا ٹھوکر مین کما تی ہوئے
کچھ عمل ہوتا تو ہم ہی ساتھ لیجائی فروغ شرم آئیگی جہین جنت مین یون جاتے ہوئے	
نکل جا اودل مضطرب مر کا فشانہ تن سے عجب کچھ چیز مین یہ حضرت بل بھی زادہ بوقت فوج بھیجایا مین نے خون کو اپنے	عقب مین جان میری ترمی یا دشمنوں سے شکایت جو رکرتے ہیں مین مری جیون سے کہ محشر تک نہو نا تو جد ا قائل کے دامن سے

<p>خیال زلف لڑتا ہی ہوا روئے روشن سے عیان تجھے صلح کی آواز تک انکی جہتوں سے نہایت منفعل ہوں آج میں اپنی پیش خیز سے سنا ہے آج کل ہزار میں وہ سیکڑ شمع سے تو اشکوں کو مہر پر پہنچے جنوں مہر کو اس سے بہت چو کے جو پہنچے دوستی کی اپنے فتنوں سے کہ شمع زندگی روشن ہوئی تھی شمع فتنوں سے</p>	<p>عجب ہنگامہ ہوتا ہیو بیا اس کشور دل میں جرا ہو اس بد آموز بتان یعنی مکر دل کا مجھے شل گیا تھا گل چمن میں ہیکہ گل کو گلوں کو دیکھ کر یاد آئے شاید اغ دل سے وہ مہنوں ہوں گر تو ما ہوا جاو نہیں صبح کو دوبال جان ہوا آخر کو رہنا دل کا پہلو میں ہو اتار کی مرقہ میں آکر ہکو یہ روشن</p>
<p>فروغ اپنے مقدر کا ہلا پر رو چپنا کیا ہے نصو میں وہ پونچھ میں میرا نسوا پیو داس</p>	
<p>ہم دل لگا کے نقطے سے پرکار ہو گئے ایسے سبک ہو گئے کہ گرا بنا رہو گئے ہم نذر امتحان غم یار ہو گئے ہم قتل ہو کے کیا ہی طرہ دار ہو گئے پر دے تیرے حجاب خ یار ہو گئے تر پا تو خیر محبسے وہ بیزار ہو گئے ہم لکھ کو لے ہی گرفتار ہو گئے گلمہاے باغ دیدہ خو بنا رہو گئے</p>	<p>گرشتہ ہر حال رخ یار ہو گئے لاغر ہو گئے ہم اتنے کہ نفرت ہوئی انہیں رخصت ہوا اے امید نشاط وصال وہ دیکھتے ہیں ہکو پس قتل بار بار اے چشم شوق تو نہ مٹی مہ تو مر مٹے یہ اعتبار شوق ہی کیا ہے بلا جان ہم سے نہ پوچھو عالم آزاد کی کمال دیکھا جب اونکو یار سے حال نزار کو</p>

یہ ہے کمال خوبی و ذلت و بزرگوں کا ہم
سنبھل کو دیکھتے ہی گرفتار ہو گئے

بگڑے سفارش دل مضطرب وہ فروغ
ہم کا رنج و غم کر کے گنہگار ہو گئے

کلیجہ آج پر ہنسہ کو دم فریاد آتا ہے
قفقاس کے کوچے مرے ہوئے لیکن مجھے ہنگ
وہ رخ بھی تو نہیں کرتے اور کہا ذکر انیکا
آئی کس جگہ یہ وحشت مل مہکولائی ہے
نہیں معلوم پیر پیر کا دل یا نرا کرتے ہے
خوشی سے تو میری پوچھ لے اغور کا دلیر
تعب ہے بہت مجھ کو کہ باہر خرم و شادی
کہیں کیا کون کرتا تھا ہمارے تین چہرے
مے ہوتے ہوئے غیروں پہ ہوشیاری
بہت خوش ہو جان پہرے پہ استقبال کو آئے
ان کو آستہی لازم ہے ورنہ دیکھے کیا ہو
بہت لڑتا ہے میری ناتوانی و غم جاننا

وہی بیدار گیر دل کوشت پیدا آتا ہے
خیال انتشار خاطر صیاد آتا ہے
تمہیں کچھ رنگ بھی آنا لہ فریاد آتا ہے
جہر دیکھو او دہر سے ناوک پیدا آتا ہے
بہت آہستہ آہستہ ستم ایجاد آتا ہے
کہی میرے ہی لب پشت کو ہلکا آتا ہے
بتوں کے دم میں کیونکر دل شاد آتا ہے
ہبلا اب وہ زمانہ کب کی یاد آتا ہے
بہت افسوس مجھ کو اے ستم ایجاد آتا ہے
کہ میرے با آہی مژدہ پیدا آتا ہے
دل بیتاب خود لب پر پئے فریاد آتا ہے
دل مضطرب رہنے کا فرہ جیاد آتا ہے

یہ شور و شر جو سنتے ہو نہیں سکتے
فروغ خستہ دل کرتا ہوا فریاد آتا ہے

<p>خدا سمجھے میری اس چشم تر سے تغافل و نگاہِ نار اتنا کسی پہلو نہیں ہے ہجرِ چین طلب کرتا ہے ہر دم داغِ تازہ قرار و صبر مے ٹھکدے تک نگاہِ ناز او کی زور پر ہے دل گستاخ کا ہو خانہ ویران اکہی بند تھے مے لب و چشم ہوئے پامال ہم کو چہ بین او جو اس نامہ و پیغام کیسا ہمارے دل کے کام آئے آہی ہوئے جاتے ہیں خنجرِ دل کی دہندہ بلندی دیکھے گر اس سیکدے کی</p>	<p>بڑا یاد دل کو کس کا فریضہ سے گرے جاتے ہیں ہم اپنی نظریہ سے جو دل بٹھا تو درد اوٹھا جگر سے کلیجا پک گیا اب تو جگر سے نہیں آتے دل مضطر کے ڈر سے گرا لے جسکو وہ چاہے نظریہ سے نکالا جسے مہم کو کے گھر سے یہ نخت دل نخل آئے گھر سے بڑا ہی بوجہ آترا اپنے گھر سے لاٹائی ٹھن گئی خود نامہ بر سے کٹاری وہ لگاتے ہیں کمر سے غم جانان اب آئیگا کدھر سے عمامہ شیخ کا گر جاے گھر سے</p>
<p>نماز و صف و ندان کا ہے گر قصد وضو کیجے فروغِ آب گھر سے</p>	
<p>کس طرح نظر آئیگی شکل و بکری کمر کی نہ شیر اجل کا مجھے منوں نہ کرنا</p>	<p>تصویر کہنچی ہے ہر مالاوچ انہر کی اے تیغ نگہ تمہکو قسم ہر سر کی</p>

<p>لے درد نہان اپنی کیا بات ہے ٹوٹے نہ ابھی تاج محل سے ہاشکو جز ہست کوئی آنکھ ملا نہیں ہے ہدم ہے کسی گلِ ملاحات کا قصو</p>	<p>لی خوب خبر دل کی سر اور جگر کی خجالت نہو دسا زکین دیدہ ترکی شاگرد ہے یہ دختر زکسی نظر کی کھتی ہے بڑی لطیف اپنے جگر کی</p>
<p>غیرت تو فروغِ آہ شہر بار کی ٹکیو کہتی ہے کہ ممتون نہو گلی مین اثر کی</p>	
<p>ہو ا دل خاک اور زخم غم دلدار باقی ہے خدا کی واسطے مجھ کو نہ کیجے منع رونے سے تفاضل کی تکایت کو نہ لاتا اب پہن لکین صفائی پر تو اپنی اس قدر ناز ان نہو اید لیا کرتے ہیں بل کی دنگ کی مصحف سے نہیں تاہی نہ فاتحہ تو خاک پر میری تعب ہے کہ ترے عہد میں آسانی سر خوش</p>	<p>گہری دیوار لیکن رشتہ دیوار باقی ہے ٹپکنا دل کا خون ہو کر بھی آیر باقی ہے تخل ب نہیں ٹلین بت عیار باقی ہے ابھی آئینہ میں تیرے بہت رنگ باقی ہے ابھی بخش میان کا فرو دیندہ باقی ہے ترے دل میں غبار لے یا کچھ عیار باقی ہے تن زامہ پہ اب تک جبہ و دستار باقی ہے</p>
<p>فروغ خوش میان اکا در ہی تازہ غزل لکھے ابھی تو کلاک میں کچھ شوخی رفتار باقی ہے</p>	
<p>نہیں بیوہ بیان کچھ تن میں جان باقی ہے غم جہان کی ہرگز نہ کرنا دل کی کاوش میں</p>	<p>وہاں کچھ پڑھ اٹھا میں اقرار باقی ہے ابھی کچھ آئندہ سے دیدہ خویندہ باقی ہے</p>

<p>اسجی تو تیغ ناز دلر باکا وار باقی ہے کمان یوسف کی بے گھر مٹی بازار باقی ہے دل مضطربین جب تک خواہش از بار باقی ہے بہت آسان تما جو گزرا بہت دشوار باقی ہے وہی ہم ہرین وہی دل ہے وہی آزار باقی ہے</p>	<p>کمان جانا ہوا پیل زخمی تیر فرہ ہو کر سنا ہی کیجیے صاحب تمہاری اس زباں ہے یار بہ ترقی پرستم اوکا جفا اوکی کہلا ہمیر یہ عقدہ بعد مردن قبر میں اگر لحد میں ہی وہی مان وشت سب حیا میں</p>
<p>سبب کیا پوچھتے ہو تم فروغ اس ننگانی کا وہاں کچھ پردہ انکار میں اقرار باقی ہے</p>	
<p>تو فرمان ادب کچھ بکھو ہی اس لکھنا وہی بکھو ہی اوس برہمن محفل سے کہنا ابھی خنجر کو تیرے کچھ دم سہل سے کہنا سلام شوق تیرا خنجر قاتل سے کہنا پیام دل دی اوس لامکان منزل سے کہنا زبان حال سے شمع کو محفل سے کہنا کہ میری جیشتم کو کچھ پردہ محفل سے کہنا یہ اب بکھو اسیران چہ بابل سے کہنا مجھے کچھ در کچھ اس چشم تر کو دل سے کہنا زبان موج سے دریا کو یہ ساحل سے کہنا</p>	<p>اگر کچھ غول کو دامن قاتل سے کہنا جو کچھ کہنا ہے پردہ کو شمع محفل سے کمان جاتا ہو اوقات ٹھہر ہر خدام ہر دل نادان اوٹا کر ماتہ بکھو اپنی سہتی کہو اس چرخ سے روکنے ہر گز میرے نالے کو سحر ہی تحصیل ہے زندگی کی تیرے اوقات جبریں کی طرح چلا کر دل مجنون کو کہنا کسی افسون سے اوس چاہ دین کی جانیں کتے نکل آئے ذرا پہلو کو کہدے اے غم جانان حصول ہل کر م سے کیا تہیستان قہر کو</p>

<p>سپونچا جام بکترالب جانان کسی ڈھب ہے ذرا فرصت تو دوہر خداے درویشانی</p>	<p>دم آخر مجھے یہ اپنے آب گل سے کہنا ہے کہ پیر کچھ دل کو مجھے اور مجھے کچھ دل سے کہنا ہے</p>
<p>فروغ اس آفتابِ مرغ دل کو رد و کر کے سلام عارض جانان مکمل سے کہنا ہے</p>	
<p>سنا چاہے دل مضطر کا میر گربان کوئی بتا سکتا نہیں اونکے دہن اب نشان کوئی وہی حالت دل مضطر کی ہے سودا کا کلین عجینا زلوا سو خاک رہیاں کی تڑپتی ہے بہت دیکھی ہیں تیرے دعوتیں مخلوق میں لیکن جسے دیکھ تو نہ پائی ہے اونکے آبِ خیر کا جگر اور دل کی میر کو میکہ بڑکی ہوئی آتش دل مجھوس کل آہ کیسا یاد آتا ہے اکھی آتش گل نے بھک کر کیا جلایا ہے نگون سترائیں ہوں اور نالہ آسمان جنباں برائے نام ہے وہ اور اوہین تیغ لٹکی ہے</p>	<p>دہان زخم دل میں تیغ کی رکھ سے زبان کوئی کسیکو ہو سخن گرا میں تو کہو سے زبان کوئی کہ جیسے مضطر ہو طائر بے نشان کوئی ابھی اس درشت سے شاید گیا ہے کاروان کوئی نہ غم سایہ مان دیکھا نہ دل سامین بان کوئی نہیں اب چاہتا ہے خضر عمر جاوداں کوئی خونگ ناز کہتا ہے کہ اب بیٹھے کہاں کوئی جو میر سے سانسے آتا ہے پینے پیریاں کوئی نظر آتا نہیں اب اس چین میں آشیان کوئی نہ مجھسا پیر عالم میں نہ مجھسا ہے جوان کوئی سوا اسکے مگر کاونگی دیکھا کیا نشان کوئی</p>
<p>حرم میں بھی صنم کا کس دل سے نام لیتا ہے فروغ اس لسا دیکھا ہے جہان میں تیرے ان کوئی</p>	

<p>اشک اب کہ سو چلی نخت جگر آنے لگے اندون پہ پیر شاید اونکے گھر آنے لگے اضطرانہل کا شاید ہو چلا سہ گامہ گرم سپر جو گرم گریہ و آہ و فغان ہونی لگا دیکھ لیل گیا اندہیر کا عمد شباب فیض قید عشق سے کیا ہو گئے آزاد ہم جلد چل سے دل گر ہی سرخ زونی کی طلب تب کمال گریہ بے اختیار شوق ہے بہر حلا پیمانہ شاید شوق کے ہی عمر کا بیت پرستی کا ہماری نفع دیکھا زائد کسلے یہ مشور و شزلے گریہ بے اختیار</p>	<p>ہول گر کر نخل شترگان میں ٹرنے لگے پہر شستے موت کے پہلو نظر آنے لگے نخت دل گہر کے سوے چتر آنے لگے پہر دل مضط کے منظور نظر آنے لگے گیسوے مشکین جانان کمر آنے لگے شادی و غم اب ہمیں کیساں نظر آنے لگے کوچہ قاتل سے مردم خون میں تر آنے لگے اشک تر کے ساتھ جب نخت جگر آنے لگے خط کیلے اب نہایت مختصر آنے لگے پاس سے اللہ کے پیغام آنے لگے اب تو نالے دل سے مقبول ٹرنے لگے</p>
<p>ہم بھی قاتل ہیں تیر دل کی صفائی کے فروغ اب تو وہ جان جہان آسین نظر آنے لگے</p>	
<p>نگاہ ناز کا پہر نامہ چار سو کیا ہے نہ کفر و دین میں یہ عشوے نہ روز و شب میں جناب پیر مغان غور کیجئے تو ذرا کیسے سوزن شترگان کی یاد ہی باعث</p>	<p>آلہی خیر یہ انداز جب تیر کیا ہے خدا ہی جانے کہ وہ زلف کیا ہو کیا ہے یہ میرے لب پہ صد سبویو کیا ہے وگر نہ چاک جگر کو غم رفو کیا ہے</p>

<p>ہمارے واسطے فکرے وسبو کیا ہے کہ میری شان کے آگے تیرا گلو کیا ہے وگر نہ عشق کے نزدیک آبرو کیا ہے تو کس زبان سے کہیں ہم کہ رزو کیا ہے وگر نہ آپ بہین اپنی جستجو کیا ہے</p>	<p>نگاہ ساقی و ناز نگاہ ہے صہبہ عجبے مانع ہے ہجر کا اوسکے کتا ہے کیسکے جور کی رسوائی کا ہے ہر خیال نہیں مجال سخن دان ہے اور اگر ہو بھی ہمارے پردہ ہستی میں کوئی بٹھیا ہے</p>
<p>مہار عارض جانان کو دیکھتے ہیں فروغ چہرے کے سنبھل گئی کیا بہین رنگ بو کیا ہے</p>	
<p>وگر نہ میں بھی کو نکو گایہ گفت گو کیا ہے رسبگی پاس یہاں لے امیر تو کیا ہے وگر نہ آج یہ ہنگامہ چار سو کیا ہے اب اور ہم سے تیرے دل کی رزو کیا ہے کوئی سنو تو دل و غم میں گفتگو کیا ہے وگر نہ رخ کی شکوہ شہت شو کیا ہے جو خون دل سے نہ کیجے تو وہ وضو کیا ہے اتھی دل میں ہجر درد آرزو کیا ہے دہان زخم سے ہر دم یہ گفتگو کیا ہے خواب پوچھیے مجھ سے کہ آرزو کیا ہے</p>	<p>اب اسکے بعد نہ کہیگا مجھ سے تو کیا ہے دل حزن سے مرچہ گفتگو کیا ہے کہیں جہ گھر سے نہ نکلے ہوں نکیہ تو ایدل جلا کے خاک کیا خاک کو اوڑا بھی یا ہے آج ہیلو میں بریا عجیب ہنگامہ غبار دل سے کیسکے دہلے تو جانیں ہم جو سوز دل سے نہ پڑے تو وہ ناز ہے کیا یہ جان زار بھی کیوں دل پہ اس قدر شیدا جواب پائیگا ایدل زبان تیغ سے تو دل خیف کو میرے کہاں آتا سخن</p>

فروع تم بھی کہو تم اونین بجائے حضور
جو بات بات پہ کہتے ہیں تم سے تو کیا ہے

آہ اب تک یہ آبلے دل کے
اون سے یا اونکی تیغ سے ملے
دیکھو اوقیس طور اس دل کے
دست قاتل کو چوم لین کہین
سخت جانی بس اب خدا کیلئے
قیس کو خاک ہو کے رہنا تھا
بدگمانی تو دیکھو ذبح کے بعد
اپنی چوٹوں سے پوچھیے تو ذرا
فصل گل آئی دل میں لپٹے لگے
کہینچکر تیغ کہنخ رہا جسے
دونوں اکھین ہیں چشم دید گواہ
قیس لیلا کو کیسے پاسکتا
ناخن تیغ سے کھلے آخر
کب سے تھکے کو پوچھا د

نہ بنے چالے تیغ قاتل کے
خوب نکلنے حوصلے دل کے
ہیں سب نماز اسین محل کے
دیکھنے والے زخم بسمل کے
دکھ چلے ہاتھ میرے قاتل کے
گرد کیطرح گرد محل کے
بال دپر توڑتا ہے بسمل کے
کسنے کوٹے ہیں قاتلے دل کے
چٹکیان نالے پھر عنادل کے
جذبہ دل دیکھ جو قاتل کے
اور ہم مدعی ہیں اس دل کے
ہوش و طراتے تو ناز محل کے
جتنے عقدے تھے میری شکل کے
مہتو جو یا ہیں ایسے کامل کے

شوق پاؤں میں کیے فروع

	فرش ہم جنگے بہن محفل کے	
<p>اگر ملتا تو اب ہم کچھ ترسے خنجر کو سمجھاتے سمجھ کر حضرت میں آپاؤں خود سر کو سمجھاتے اگر کچھ ہوش آ جاتا تو ہم نشتر کو سمجھاتے بتاؤ کس طرح ہم تیغ اور خنجر کو سمجھاتے جو ہم ہوتے تو ہم کچھ اور ہی آؤں کو سمجھاتے گلو کو اپنے کچھ اور کچھ دم خنجر کو سمجھاتے وگرنہ مار کر ہم خوب اس خود سر کو سمجھاتے</p>		<p>نہ سمجھا عمر گزری اس دل مضطر کو سمجھاتے کیسے ناز کو سمجھا کے ایدل تم ہوئی ملنا ہمارا ہر گویا کس قدر شتاق کاوش ہے زبان یار کا ہو طرز حسین دہرے کے کیونکر بتوں کے حال سے احوال غلت ہے خبر ملو متناہی کہ وقت قتل کچھ ملتی اگر فرصت بہت مجبور بہن دل سے کہہ سے دور رہتا ہے</p>
	<p>حضور گریہ پرورش فروغ اپنی ذرا ہوتی تو دل کے باب میں کچھ عنوہ دلبر کو سمجھاتے</p>	
<p>بہت گزری اگرچہ پہلے اس تپہ کو سمجھاتے تو ہم آغوش میں لیکر رہی بیکو سمجھاتے گزرتی ہے ہماری بس یہی اس کو سمجھاتے دل مضطر کو سمجھاتے کہ ہم دلبر کو سمجھاتے تو ہم بتے سے پہلے کچھ لگ زرگر کو سمجھاتے کچھ اپنے سر کو ہم کچھ اپنے سسے کو سمجھاتے تو ہم بھی کچھ جناب واعظ بہر کو سمجھاتے</p>		<p>اگر ملتا کہیں تو پیر دل مضطر کو سمجھاتے اثر نالے میں ہوتا یا عمل تسخیر کا ملتا نہ و صدمہ اونہیں اس طرح گناؤں کے قد پر حیا کا اور ستاخی کا جھگڑا ہی رہا شبہ رہا اگر ہم جانتے یہ ظلم ہو گا اونکے زیور سے اگر کچھ ہوش آ جاتا تو سر کو بی کی حالت میں اگر خود رفتگی سے ایک م فرصت ہمیں ملتی</p>

فروغ اوٹھی سمجھ کیسی ہے ان بھٹا والوں کی
جو بھٹاتے ہیں مجھ کو وہ دل مضطر کو سمجھاتے

دل صد چاک کی میر نہ خبر تک پہونچے	اور شانے کی یہ قسمت کہ وہ ستر تک پہونچے
شور گریہ کا ذرا باب اثر تک پہونچے	نک خندہ کہن زخم جگر تک پہونچے
کیا غضب تو کیا لے اثر نالہ دل	کہ وہ تہاے ہوئے دل کو مے گہر تک پہونچے
نشام غم جان سے کہتی ہے کہ چل کب طیرن	ضعف کتنا ہے کہ شاید یہ ستر تک پہونچے
تمنے مجھ سے جو کجی کی تو ہو کیا لے جان	ناوک غمہ تو سب سید جگر تک پہونچے
غیر وان صورت پروانہ او چلتے جائین	اور اس شمع کو میری نہ خبر تک پہونچے
نازکی زلف سے کہتی ہے کہ ڈر ہے مجھ کو	تیرا سایہ نہ کہیں ہو کمر تک پہونچے
دل بتیاب تھے تمکو تو بہت گہرے ہوئے	کہنے کس طور سے پہونچے گہر تک پہونچے
قد و لہار جو طوبی ہے تو کیونکر یہ باتہ	زندگانی میں بہلاؤ اسکے ستر تک پہونچے
نا توانی کا بہت زور تھا لیکن لے یار	ہم عصا نالے کی لیکر ترے در تک پہونچے
شوخی چشم سے ہو جاؤ ہر اک حرف غزال	یہ غزل میری اگر او نکلی نظر تک پہونچے

اے فروغ آپ نے کچھ رنگ اثر بھی دیکھا
نالے بلبل تھے تو گوش گل تر تک پہونچے

یہ رنگ سی آیا ہے سوسن میں کمانے	یہ سرخی پان اٹنی ہگلشن میں کمانے
وہ مہر ہی گیا جسکی طرف آپ نے دیکھا	آیا ہے یہ نہر آپ کی چتون میں کمانے

جگر و دھڑکنی
سنی ۱۱

<p>لیل ہی کمرساتہ یہ کہتی ہے کہ یارب ہر فرسے پر غور شدیدا قیامت کا گمان ہے ہر سہمت کے حملہ ہے مرے نالوں کا اوپر لے امت ہو ہی کہو اب تم کہ وہ مشعل جھکتا ہی نہیں سانسے اوس برکت تیرا سر داغوں کو مے دیکھ لیل ہی یہ بولی باقی نہیں اب قطرہ خون بھی کرتی ہیں اوس بُت کو پسند آئی ہے خود ہی یہ دیکھی</p>	<p>لاؤں میں اثر نالہ و شیلوں میں کمان سے آئے یہ تیرے قصر کے روزن میں کمان سے چین آئے اونہیں ہلکے دشمن ہیں کمان سے آئی تھی ہبلادادئی امین میں کمان سے زنا ہدیہ رگ آئی تری گردن میں کمان سے گل استے ہبلادائی گئے گلشن میں کمان سے اب چھینٹ پڑ گئی ترے دہن میں کمان سے الفت ہو ہبلادادئی دہن میں کمان سے</p>
<p>وہ فاتحہ پڑھنے کو فروغ آئے ہیں ورنہ بے تابیاں آتین مرے مدفن میں کمان سے</p>	
<p>منہن خجستہ صاحب کو خطا کی ہبلاتوا اور توجہ اوس ادا کی صبا نے لاکے بوزلف دوتا کی بہاؤ خون مری اسید کا بھی محبت تو بھی کیا بیدا کر ہے خدا کی واسطے لے سخت جانی وہ دل تہا سے ہو بیٹھیں ہیں لیل</p>	<p>نرا کت آپ میں اہانتا کی تمنا کر دل نادان قہنا کی پہنائیں دل کو زنجیر پلا کی یہ صورت ہے ادا خون بہا کی میں ادخا وہ مے سے تہہ ہیشا کی ہے حسرت نہ اونکو کچھ جفا کی پڑی ہے تہہ کا اپنے مدعا کی</p>

<p>نہیں آیا کوئی ناک تو ہر کیون کرے عرض تمنا کچھ دل زار خدا جانے بتو ہو جاتے کیا ہم</p>	<p>صد پہلو سے آئی مر جیا کی اجازت ہو اگر شرم حیا کی جو اتنی بندگی کرتے خدا کی</p>
<p>فروغ اب دم نہ مارو زریخبر یہی ہے راہ تسلیم و رضا کی</p>	
<p>بر آئی آرزو اب تو ادا کی بلا جانے تری زلف و تما کی نہ ہم دل کے نہ دلبر کے پیش کی طری تو آنکھ دل کا گردیا خون تکلف ہوئے ہیں میں کیا کیا کیا اوس بستے جو اظہار طلب جفا میں آپ کی ہیں خوب گفت بہت سرت دل کو جب تھو ہے حجاب آتا ہے آئینہ سے اسکو کیا کرتے ہیں ونگے کو شنائک کیا وہ کام بتجانے میں دل نے</p>	<p>تمنا سے دل نے بھی قضا کی کہ کیا حالت ہے جہان بتلا کی ہمیں نے اپنے اوپر خود جفا کی خطا کسکی تھی اور کسکی سزا کی وفائے کی ہے جہان جفا کی کما میں اور تو قدرت خدا کی کہ ہننے کس تمنا پر وفا کی خریدار مستاع ناروا کی ہبلا کچھ انتہا ہے اس حیا کی نیکایت خندہ گل کی صدا کی کہ بت کہنے لگے محبت خدا کی</p>
<p>فروغ اس ل کی نادانی تو دیکھو</p>	

ہمنا اوس سے رکنا ہے وفا کی

تقدیر یہ میری آرزو کی	تدبیر چسلی نہ جستجو کی
گلزار گلی مرے گلو کی	اے خنجر عشق چلکے کرے
اسد سے بت کی آرزو کی	اس دل کی یہ کافری تو دیکھو
مسدود ہے راہ گفتگو کی	کم ہوتی نہیں ہے حیرت حسن
راہین یہ نہیں ہیں جستجو کی	اے دیر و حرم کے جانیو الو
یہ بو کی ہے کیفیت خوش کی	ایک ہوش باہر ایک جان بخش
کہا تا ہے قسم سعد کی	جب کہتا ہوں سچ کہو تو ظالم
کیا چوٹ سب نہاں رہو کی	نہا گاہ نگاہ قسے دل
اے نالہ یہ ہے بسو کی	جاتا نہیں راہ پر تو سید ہ
کیون فکر ہے چاہ گرو کی	دل ہی نہ رہا کہ جبین تو چاک

اوس تیغ سے ہی فروغ ہرگز
کشتی نہیں گردن آرزو کی

کیونکہ ہو و کالت آرزو کی	وان تا ہے کہ سکو گفتگو کی
کیا رات مری نگاہ چو کی	مین بدر کو رخ کی کا سبھا
کچھ نہ کر ہامی آرزو کی	کچھ نہ ذکر ہمارے بت کا و اعظ
خاموشی نے خوب گفتگو کی	حیرت سے وہ سمجھے میرا مطلب

<p>اے چارہ گر کرکٹ پر پینل کی کیا اون سے شکایت تلافی گو گالیان دین کر سنے تو آبِ حرم تیغ و چشم تر نے</p>	<p>اوڑ جائیں گی دھجیان ٹوکی ہے جنکو شکایت آرزو کی کچھ رہ گئی بات گفتگو کی دل کی مرے خوش بختی تو کی</p>
<p>پوچھو تو ذرا فروغِ دل سے کچھ نہ رہی ہے تیری آرزو کی</p>	
<p>علم جب وہ تیغِ دوسر ہو گئی تصور بھی مرہم کار نہ تھا نہ اب کیجئے آپ تکلیف کچھ دیا اوسنے پرے ہی خط کا جواب مین سمجھا کہ تو امہین شاہی غم ہر اسو زناکت کا یان تک اوسین ضرورت ہے کیا حضرتِ خضر کی شبِ صل آیا شامِ غم ترحم نہ تھا اک ادا ہی جو آج دماغ آشنا ہوتی ہو اوسکی بو جگاتے جگاتے تھے ہی نصیب</p>	<p>سرون کی مہم دم مین سر ہو گئی خطا تجھ سے زحم جگر ہو گئی جو ہوئی تھی اے چارہ گر ہو گئی بڑی خیر اے نامہ بر ہو گئی وم خندہ جب آنکھ تر ہو گئی پہونچتے پہونچتے سحر ہو گئی ہیان گم رہی راہ بر ہو گئی سنبھلے سنبھلے سحر ہو گئی اوسین قتل سے درگزر ہو گئی طبیعت بربک درگزر ہو گئی شبِ زندگی کی سحر ہو گئی</p>

چلو نکالتے ساتھ ادا دل ہان نہیں بے سبب مضحل طفل شک دلون کی بھی کیا تار برقی ہوا نہیں سخت جان ہوں میں کے اغفر	مجھے غم سے فرصت اگر ہو گئی ڈرے کچھ مین یا کچھ نظر ہو گئی سیدان دل ہلاوان خیر ہو گئی نزاکت تیری خود سپر ہو گئی
ہوا ضبط گر نہ اس سے فروغ مری چشم خود پردہ ور ہو گئی	
نہیں آ شمع د تیری طرف پروانہ آتا ہے تھل در دہنمان کا نہیں ہوتا جی کہتے ذرا تو دیکھ کہ فوج مژہ آنا مرے دل کا کوئی شیدا چشم مست کی حالت کو پہر دیکھ چمن چن جس کے جز خط کوئی پرسان نہیں پنا اُسے سونے دیا ایدل تو نے وصل کی شبن کہی آیا تو دم بہر بھی نہ ٹھیرا میرے پہلو میں مجھے دیکھا جو نقد جان بکف تو ہنسکے فرمایا پریشانے کی باتیں کس مر سواہ کرتا ہی مین لاسکتا ہوں جذب لاس پرینہ مل سکوں	یہ ٹکڑا ہے مے دل کہ بے تابانہ آتا ہے تہمین کچنگ بھی ابلبل و پروانہ آتا ہے کوئی بھی یوں ترے سیدان مین مروانہ آتا ہے جب دوسکے رد بروے سے بہر ایما نہ آتا ہے نظر اک آشنا یہ سبزہ بیگانہ آتا ہے جگنا سحر کا بھی تھمکو اے دیوانہ آتا ہے دل وحشی تجھے بھی ناز معشوقانہ آتا ہے خریدار ادا دیکھو لئے بیچا نہ آتا ہے ذرا بھی ہوش مین جہدم دل دیوانہ آتا ہے مگر مجھ کو خیال شکوت شامانہ آتا ہے
فروغ اوس چشم کے ہنسوں کا ہر دم ذکر کرتے ہو	

	تمہیں سکے سو کوئی نہیں افسانہ آتا ہے	
<p>رہائی کا ترخی یا قتل کا پروانہ آتا ہے کہ جب آتا ہے اُسکے پیچ میں فزانہ آتا ہے مے دل کا تجھے ہر طرزے پر دانہ آتا ہے مری جانب جو لڑانہ خنجر جانا آتا ہے مگر ان بلبلیوں کو کچھ مرا افسانہ آتا ہے کلجیا آج منہ کو کیوں پیتا بانہ آتا ہے بہت مدت میں زارہ پیشوہ زندانہ آتا ہے تجھے جنت کا واعظ خوب ہی افسانہ آتا ہے</p>		<p>نہیں عارض پہ یہ خطا دل دیوانہ آتا ہے بتائے عقل و سر کل کو تجھے کیا عداوت اوجھلاؤ ڈنگرنا تڑپنا چلکے مرجانا آہی سخت جانی سے مری کیا ہو گیا وقف سراپا گوش و حیرت زدہ ہی گلستان میں بولایا ہے کیسے یا کیسی پیشوائی ہے ابھی ہے تو اسیر ذوق تو گہرا نہ وقت سے بہمین کو چسپکا یا آتا ہے ذرا بہر طر</p>
	<p>اوسکیو بار ملتا ہے فرغ اوس بزم عالی میں جو کوئی جان دینے صورت پروانہ آتا ہے</p>	
<p>نکل رمان اس گہر کی صبا جنانہ آتا ہے بس لب خاموش وقت گردش پہانہ آتا ہے کبھی ساغر کبھی مینا کبھی میخانہ آتا ہے جو رونا و سطر سے تو دل دیوانہ آتا ہے مبارکباد اے کیسے دنیا اک شانہ آتا ہے کوئی دم میں بیان خوش متافانہ آتا ہے</p>		<p>دل مضطر کی جانب ناوک جانا آتا ہے اوٹھاؤ ابر و ساقی ہی آیا دیکھ کے وعظ عیادت یا زیارت کو تری آنگر گس جان کوئی سنگ جفا تجھے پڑا یا ناز نے جہڑ کا دل صد چاک سے پہلے پہچکچک میں کہو نگاہ اے دل صبر کہ ہمارے ہوش رفتہ کے</p>

فرغ اوس چین کا کل کے ہیں ہتھوڑیوں والے
نظر میں کب ہماری چین کا بخانا آتا ہے

آہ ہی خون میں تر نہیں آتی	تجھ کو شرم لے جگر نہیں آتی
وہ نگہ رسم پر نہیں آتی	جان بچتی نظر نہیں آتی
جان کو جانے میں تو یا سونا ز	یا او دھڑے ادھر نہیں آتی
مے کنہ سے بلکہ موت سے ہی	بیخودی اسف تر نہیں آتی
موت کو موت آگئی شاید	جو کبھی ہو لکھ نہیں آتی
لا سکان پر رہا کہ آگے بڑھا	دل کی اب کچھ خبر نہیں آتی
ہنسی آتی ہے زخم کو لیکن	اے جگر اسف تر نہیں آتی
درد دل پر مرے ذرا رحمت	تجھ کو لے چارہ گز نہیں آتی
کو چھ زلف ہی میں پہرتی ہے	اوصبا تو ادھر نہیں آتی
دیکھ کر تجھ کو اب تو بیل کو	یا دگل ہو لکھ نہیں آتی
آہ سے پوچھتا ہے درد کہ کیوں	دل کی دان خبر نہیں آتی
وہ شرارت سے بگیا ہے بت	کیا او سے بات کر نہیں آتی
ابھی بہہ جاے کوہ غم لیکن	چو ش پر چشم تر نہیں آتی

تیغ ابرو ہے طرف تیغ فروغ
دل پہ چلتی نظر نہیں آتی

<p>خار غم جانے کو تھا جان بہار آئی کوئی رات جو چکی مجھے بے اختیار آئی کوئی کسی بوئے زلف اپروردگار آئی کوئی ورنہ کچھ قابو میں طبع بیقرار آئی کوئی آج ہی اسے دل غفلت شمار آئی کوئی شمع ورنہ جانب کج مزار آئی کوئی ایسی گردش مہرہ لیل مزار آئی کوئی ورنہ لب پر کچھ شکایت لے نگار آئی کوئی کیا کوئی راحت مریز و دگار آئی کوئی کل ادھر کو بوئے زلف مشکبار آئی کوئی ورنہ جان اس تن میں سپر اختیار آئی کوئی ایک بت پر ورنہ وہ بے اختیار آئی کوئی گوڑی کو ملتی ہے اب جتنی چار آئی کوئی</p>	<p>محتجب آگیا یاں اک نگار آئی کوئی کوئی شے کیا داغ آسایا دگار آئی کوئی اوڑ گئے تھے ہوش سیر میری رنگ خ کی طرح یا چشم سے پہر کر دیا بیخود سے مجھے وصل کی شب بیخودی کس پہ طاری ہو گئی روشنی داغ دل حال سنگدہر ہو گئی بخت کرشتہ کی صورت اونکی آنکھیں کھینچ گئی ہو گیا مہرمان بوسہ لب جان بخش کا پاکے بوسہ کی دل غم و دست بہاگا مثل صبر زخم دل بخت سے تو ورنہ ہمارا صبر اوس کو کچھ نشان شاید عدم میں مل گیا کیا طبیعت یہ ناصح سے پتہ ہو گئی نرخ مے کو کیا گنٹایا اوس کی چشم سے</p>
<p>شوخیوں کا شکار احسان تہہ واجب ہے فروغ وصل کی شب میں حیا تو بار بار آئی کوئی</p>	
<p>دل آگاہ کو کیا کیا گمان تھے کبھی ہم ہی شہر کی کاوان تھے</p>	<p>وہ کل شب کو جو مجھ پر مہربان تھے غبار آسائیں محل روان تھے</p>

<p> کبھی ہم ہمدرد ہوئے بیان تھے کبھی اوس نغمے کو شریعتیں دکھایا عشق نے یہ روز ہکلو یزد و ہرے زخم کیوں پڑتے تو دلیر ہم آتے ہیں جہان جیو دی سے تڑپتے ہیں تمہارے عاشق زار جہان تھے آپ شب کو جلوہ فرما محبت کی بد آموزی ہے ورنہ جدا ہم تم ہیں اب مثل داغ صبر کیا ہے وعظوں نے ناک میں ہم نیاز و ناز کا کل بس کہ تھا رہے آوارہ صحرائیں ہمیشہ </p>	<p> کبھی ہم ہی کیے راز دان تھے کبھی ہم طوطی ہندوستان تھے وگرنہ ہمتو اک رازِ مہمان تھے نہ غم نے گزشتہ کیا تھان تھے بناؤ حضرت دل تم کہاں تھے کہاں تم یوسفؑ کے کاروان تھے وہاں حاضر مے و ہم و گمان تھے یہ انداز ستم پہلے کہاں تھے کبھی باہم مثال جسم و جان تھے کہاں تم حضرت سرِ مہمان تھے وہ تیرا فلک تھے ہم اوتار کے نشان تھے اُسی ہم ہی کیا ریگے ان تھے </p>
<p> فرشتوں کے وہاں جلتے نہ کیوں پر مے نالے فروغ آتش فشان تھے </p>	
<p> کون کہتا ہے وہ جفا نہ کرے سخت اتنی تو پہ جفا نہ کرے کسکو ہو قدر عافیت معلوم </p>	<p> حسن کا کیا وہ مقتضائے کرے کاش عیش ہی وفا نہ کرے وہ پریر و اگر جفا نہ کرے </p>

نہیں ممکن کہ زائد اوس بت کو
 حضرت ناز دل کو کیا ہے حکم
 جان نثار سی شکر و عدے کا
 واعظ کو چہ صنم ہے یہ
 یار آئے نہ ہاتھ وہ جب
 گو گلے کٹتے ہیں دہان بھین
 کون لائے نگاہ ناز کی تاب
 اوسکو شکوے کا ہو گمان کہین
 جب میں جانوں کہ دیکھا اوسکو
 دل تو جاتا ہے پر یہ ڈر ہی مجھے
 حال دل کا ہو کس طرح معلوم
 اوسکا خج نہ بد گمان ہو کہین
 نکل جاتی ہیں جانیں بے دیکھے
 حکم ہے بزم ناز میں کوئی
 گل کو بھیل نے خوب سمجھایا

دیکھے اور پھر خدا خدا نہ کرے
 کچھ نہ کرے عرض حال یا نہ کرے
 گرچہ وعدے کو وہ وفا نہ کرے
 یاں سے بندہ پھس کر خدا نہ کرے
 ضعف مجھ کو شکستہ پا نہ کرے
 اوس گلی کا کوئی گلا نہ کرے
 پر وہ داری اگر حیا نہ کرے
 لب تر از خم دل ہلا نہ کرے
 کہے کوئی کہ وہ جفا نہ کرے
 کہ دہان جا کے کچھ گلا نہ کرے
 گرہ زلف گردہ وانہ کرے
 کوئی مجھ سے گلہ ملا نہ کرے
 کیا وہ پردے میں بھی ادا نہ کرے
 کہی نظر اردعا نہ کرے
 کہ تیرے رخ کا سامنا نہ کرے

کیسے دو دن کی زندگی میں فروغ
 کیا کرے کوئی اور کیا نہ کرے

<p>نصف لاسمجھے یا کہ لاسمجھے کیا سمجھنا تھا آہ کیا سمجھے تجسس لے ذوق دل خدا سمجھے شکر کو آہ جو گلا سمجھے خون کو میرے وہ حنا سمجھے درد کو میرے لا دوا سمجھے اوسکے پازیب کی صدا سمجھے زلزل کا فوکا ماجرا سمجھے</p>	<p>تم فروغ اوس کمر کو کیا سمجھے جان سمجھے تجھے نہ دشمن جان پہر وہی ذکر اضطراب تان شکوہ جو راوس سے کیا کیجے دیکھ سخت یہ سہو کا حسان موت کو آگئی ہنسی جو طبیب ناز کر روز حشر ہم تجھ کو کون ہے جز شب فراق جو کچھ</p>
<p>کعب سمجھے فروغ دیر کو آپ اور اوس بت کو کئے کیا سمجھے</p>	
<p>عزم دکان مشک فروشان کے ہوئے محفل کو اپنی شہر خوشان کے ہوئے اپنے سوا اپنے آپ کو پنہان کے ہوئے یوسف کی طرح خواہش زندان کے ہوئے زخموں میں دلون کو گلستان کے ہوئے جان نذر آبداری پیکان کے ہوئے یہ کام سب میں ادان ان کے ہوئے</p>	<p>دل پہر حلا ہی زخم کو پنہان کے ہوئے بیٹھے ہیں بل بزم کو حیران کے ہوئے اللہ سے احتیاط کہ جانا ہی دل وہان کیا بد بلا ہے عشق وہ آتے ہیں سگدل خالی نہیں ہیں جا بھی اونکی ہمار سے پہر دیکھتے ہیں ناوک مثرگان کو آج ہم گرتے سے کچھ نہ سود نہ نالے سے فائدہ</p>

<p>آنا کیس کا زلف پریشان کئے ہوئے سینے کو ہے یہ حشر کا میدان کئے ہوئے بیٹھے ہیں آپکا رنمایاں کئے ہوئے آتا ہے کوئی تیغ کو عریان کئے ہوئے شمشیر تم کے حال کو کیساں کئے ہوئے</p>	<p>گو سو بلا کا آنا ہے پرچا ہوتا ہے دل کیا حال پوچھتے ہو مرے دل کا دیکھو خود کہہ رہے ہیں زخمِ دل کے ہر ایک سمت بیوجہ آج دل سپر انداختہ نہیں اچے خرچ وہ کمان ہیں جو ہیں بچے داغ</p>
<p>بیٹھے ہیں مہم تو خونِ تناسل سے افسوس چہرے کو اپنے رشکِ گلستان کے ہوئے</p>	
<p>ہم ٹکڑے دل کے زینتِ دامن کئے ہوئے تعمیلِ حکمِ زخمِ نمایاں کئے ہوئے لاکھوں ہی شکافے کا سامان کئے ہوئے ایمان کو کھڑکھڑ کو ایمان کئے ہوئے غنچے کی طرح سرِ بگریبان کئے ہوئے آتے ہیں سیرِ عالمِ مکان کئے ہوئے سرے کو زیبِ نرگسِ فنان کئے ہوئے ایساں تہائے حسن کے چیران کئے ہوئے آئے سمنِ ناز کو جولان کئے ہوئے بیٹھے ہیں ترکِ صحبتِ یاران کئے ہوئے</p>	<p>وہ تازہ گل ہیں زیبِ گریبان کئے ہوئے آتا ہے تلِ تلاشِ نکلان کئے ہوئے آتی ہے زخمِ دل کی طرقتِ بو زلفِ یار گردش سے اپنی چشم کی مدت ہوئی انہیں کیا چو گئی نسیم جو بیٹھے ہیں آج آپ پوچھو نہ سہیے کہ ابھی لے اہلِ لامکان کیا احتیاج تیغِ صفا ہاں گرائیں آپ تاحشر کیا مجال کہ مارین کبھی پلک میرے غبار کی کیشش تھی کہ آج آپ مہر و وفا کا خوب ہی ہم کر کے امتحان</p>

<p>تیزی پہ ہے فروغ نسیم خرم ناز رہنا چرخِ دل تہہ دامان کے ہوئے</p>	
<p>مدت ہوئی ہے سوز کو مہمان کے ہوئے بیٹھے مہین رخ پہ زلف پریشان کے ہوئے مہتو کیسی جنبش دامن کے شوق مہین دل نے بہت ستایا ہے یارب و جلد تر اب فکر کیا ہے تجھ کو تو مدت ہوئی ہے زلف نادانی دیکھو حضرت دل کی کہ آتے مہین واعظ ہے ذکر تو بہ کا کیوں ہم سے مہتو مہین بلبل زبان کا عزم ہے میر کہ آتے مہین سمجھ کا کون ناصح نادان کی پسند کو مدت سے ہوش فتنہ اڑے مہین ہر فرغ</p>	<p>داغوں سے بزم دل کو چراغان کے ہوئے صبح وطن کو شام غریبان کے ہوئے پہر تے مہین تار تار گریبان کے ہوئے آجائیں تیز خنجرِ مرگان کے ہوئے تاراج کشور دل و ایمان کے ہوئے ناوک فگن سے شکوہ پیکان کے ہوئے پیمانہ شراب سے پیمان کے ہوئے یہ گل جہان سے چاک گریبان کے ہوئے بیٹھے مہین مہتو ہوش کو پران کے ہوئے اظہار دعائے دل جان کے ہوئے</p>
<p>بہترینین ہے خندہ مے گریہ پر فروغ قسطِ رہ ہی تہیہ طوفان کے ہوئے</p>	
<p>ترے سر پہ قربان ہوا چاہتا ہے ادھر رو سے مرگان ہوا چاہتا ہے نہیں اب ہی طاقتِ ضبطِ گریہ</p>	<p>دل زار ہی جان ہوا چاہتا ہے دلالتِ پیران ہوا چاہتا ہے عیانِ رازِ پنهان ہوا چاہتا ہے</p>

<p>وہ سرور گریبان ہوا چاہتا ہے بیابان گلستان ہوا چاہتا ہے دل و غم میں ہیماں ہوا چاہتا ہے مراد دل پشیمان ہوا چاہتا ہے میان دل و جان ہوا چاہتا ہے جو پیدا ہے پنہان ہوا چاہتا ہے</p>	<p>اے شکوہ جو تیرا برا ہو عجب گل کماتا ہے وحشی تمہارا جدائی نہونے کالے یاد جانان غضب کہ نہ آیا وہ اے جذبہ تنگ اشارہ نیون کیجئے ورنہ ہنگام سنا ہے وہ آتے ہیں پردہ سیاہ</p>
<p>فروغ اب تو دست خون سے تمہارے یہ دامن گریبان ہوا چاہتا ہے</p>	
<p>مے سے بڑھ کر مے سے کچنا چاہیے اور لے دل تھکوا ب کیا چاہیے شوق ہی ہنگامہ آرا چاہیے دل کا مطلب ہی تو کنا چاہیے اور جامہ اس سے لہکا چاہیے حشر میں ہی چشم بننا چاہیے جہدِ جوار و نکو کرنا چاہیے دیکھنا ہی اونکا دیکھا چاہیے آپ ہی کہئے کہ اتنا چاہیے</p>	<p>محفل بے یار میں کیا چاہیے زخم ہی ہو رو بہی ہو داغ ہی ہے ادا سے ناز ہنگامہ پسند لے دہان زخم دل و تنہا ہی جامہ عریانی کا ہی اب بار ہے دیکھنے کو زاہد و دیدار کے کیا نہیں یہ رحم جو کرتے نہیں دیکھتے ہیں کسکو کیونکر بزم میں جو رجاں نا تو ان پہ جان میں</p>

<p>تمکو خود ہرگز نہ کچنا چاہیے نالہ زن او سکونہ کرنا چاہیے اون لبوں کا کچھ نہ سنا چاہیے بات کرنی کو سلیقا چاہیے نامہ لیکر آپ جانا چاہیے اس سے بس شیار رہنا چاہیے کوئی تازہ گل کھلانا چاہیے گل سے ملکہ خوب روزنا چاہیے دل کو کچھ چلے سکھانا چاہیے زندگی میں خاک ہونا چاہیے</p>	<p>گر خط ثابت ہو کہینچو تیغ تیز جبکی خاموشی ہو شور شراب جان رفتہ کے پہر آنے کے لئے کیا کہوں آنحضرت ناصح تہدین رشتہ کہتا ہے کہ قاصد کے عوض کم لگنا ہی ہے کہینگا وہ جب ہر گٹھری کہتے ہیں اونکے گٹھ ہنگ شوق روئے یا مریض بہم صفت اوسکے کوچے میں ٹھہرنے کیلئے بعد مردن خاک بھی ہوتا ہی خاک</p>
<p>جان سے بیزار ہو کر تم فرم تمکو اوس کوچے میں جانا چاہیے</p>	
<p>کہ بڑے لیکہ بلایین مرا گلو تیری مشتام جان ہے دیت سے آرزو تیری کسی میں خوہی تری اوسری میں بو تیری خراج لیتی ہے جادو کے گفتگو تیری بلایین ال نہ دے زلف مشکبو تیری</p>	<p>بڑے ہیگی لے دم خنجر تب آبرو تیری کہان ہے زلف معنہ کہان ہے بو تیری خلش ہے خازمین اور گل میں کہتہ لکش تری زبان ہے شہ شہا کہ شورا عجاز یہ ڈر ہے چھو کہ چھو کہ ہی اے بت ہٹنا</p>

<p>وہ پہنچی پاؤں تک کے تو اسکے ہر تک ستم کو چرخ کے اب لوگ حم کہنے لگے گلا میں اپنے ہی ہاتھوں سے کاٹنا اپنا نہ پوچھا آہ کبھی مجھ سے اس سنگر نے روارو ہی ہے یہ عالم کی ہی عیان کہ مین</p>	<p>خنا سے بڑ گئی شوخی مرے لہو تیری یہ بڑ گئی ہے جفا یا تیرے خو تیری مگر جگہ ہے قریب گلو تیری کہ کون شخص ہے تو کیا ہی آرزو تیری ٹھہرنے دیگی کسی کو نہ جستجو تیری</p>
<p>حجاب اوسکا اوٹھا دو فروغ یہ کہہ کر کہ مہر چرخ کی صورت ہے ہو ہو تیری</p>	
<p>کیا امانت میں خیانت ہو گئی زندگانی خواب غفلت ہو گئی شام ہی صبح قیامت ہو گئی میری اونکی ایک حالت ہو گئی بلکہ خود حیرت کو حیرت ہو گئی میری صورت بھی شکایت ہو گئی دیکھ کر وحشت کو وحشت ہو گئی اپنی ناز کٹر طبیعت ہو گئی سلطنت دہلی کی غارت ہو گئی اب سیدی میری قسمت ہو گئی</p>	<p>جان صرف فکر راحت ہو گئی آج تک کل کا نہ آیا کچھ خیال ہجر کی شب کیئے دکھ لائے کیا آہ خود بینی یہ تو نے کیا کیا اونکے رخ کو دیکھ کر آئینہ کیا دیکھ کر مجھ کو ہونے چہن چہن میں وہ وحشی ہوں کہ جب صبح گیا نکلت گل کیا ہی اوس گلرو ہی حضرت ناصح انہیں باتوں سے تو تیرا ونکے ابنہن کرتے کجی</p>

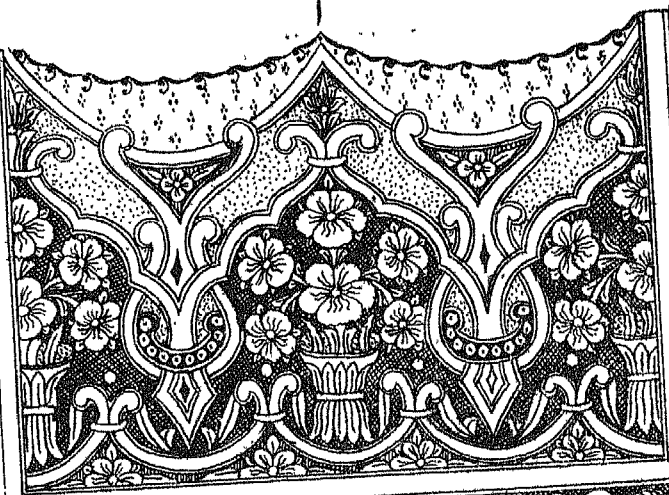
<p>بلبلون پر کچہ غایت ہو گئی اس لئے توبہ حقیقت ہو گئی</p>	<p>کہہ رہی ہے خندہ گل کی صدا تجھ کو بلبل گل سے ہے شوق مجا</p>
<p>کر کے سینے میں سیر دیکھو فروغ تیغ اوسکی سین حسرت ہو گئی</p>	
<p>متفرقات</p>	
<p>ایں داول تہا مرا یا شعلہ بیتا تبا ورنہ اس ہجر میں دشوار تھا جینا سیرا شمع سے پروانہ بھی جلنے لگا کہاں تم اور کہاں شیریں یاسلی کسل داکا میں نام لون یارب واہ کیا کہنا اے تغافل یا کتے ہیں کہ ہوش کی دوا کر دل کی امیہ رک کا خدا حافظ طائر دل تراخ را حافظ یہ جنس اور اس قدر ارزان ہزار چھ ذکر کیا دام گل پہنچو اس کی کو چہ تک ہم</p>	<p>جب سے نکلا میر پہاڑی نہ پٹا آج تک وصل کا کام کیا تیرے تصور نے ضم دیکھ کر اوس شعلہ رو کے حسن کو ہزار دن کو کیا ہے قتل تہنے تسادم قتل اک چوم ادا تیر مارے ہیں بے نشان کیا کیا کہتا ہوں جب ان سے دزدوں میں کار پر داز ہے تغافل یار زلف سادام خال سادانہ لیتے ہو اک نگہ کے عوض جان ہزار چھ خاک الیسی خاک ہو چہ کہ ہو خاک بھی</p>

راہ میں ہے غیر کا کھٹکا فرسوخ
 نہ پڑ جائیں بلا میں آپ کا خوف ہے محکوم
 نقاہت زبان تک بہت بڑک کر آتے ہیں
 ہماری زندگی میں ہوں کب دن ہو کہ ہی یاب
 مری تدبیر کا نقشہ دہی ہو چل کی خاطر
 مجھے اسے خواہش آزار تو جلد ہی مان لیں
 آنکھ مرقد میں کیوں کہلی ہے فروغ
 سن تو ذرا نہیں تری آوار پناہ یہ
 یہاں ادا لا الہ الا اللہ
 آپ سے مجھ کو محبت نہ سہی
 قاتل جب آزمائش اہل وفا کرے
 جلوہ فرما آج دل میں وہ سراپا ناز ہے
 ہوں میں اس بت کا طالب دیدار
 جزا رون پیچ و غم آشفتگی کے ساتھ کہتی ہو

جذب دل سے کس طرح میں کام لوں
 بلا کے پیچ و خم میں آپ کے گیسو پہچان
 ہمارے نالہ سے دل کی یارب نکال سناج
 کہ نقد دل گر ان ہوا و چرخ حسن ارزان
 کہ جیسے پردہ ناموس عاشق کا نگہبان
 کہ بیتابی کا مے جس جگہ کوئی نہ پرائی
 کس کا اب انتظار ہے تمکو
 میرے شکست دل کی سنگڑ سے یہ
 ہے قضا لا الہ الا اللہ
 آپ کو مجھ سے عداوت نہ سہی
 یارب مجھ سے قتل کی وہ ابتدا کرے
 پردہ چشم حنین جب کا پا انداز ہی
 رونما جب کا دین و ایمان ہے
 ملال پھر کیا تم کا کل شام غریبان ہو

بِاِیْنِہِ
 دیر





بسم الله الرحمن الرحيم

تشریحات تصنیف مولوی قاسم میرزا حسین جہاںممتاز پٹنہ پریست

رباعیات

از نور عفو در فروغ است و نور	و ز نام عفو نام اور است طہور
و اکم کہ عفو را بعفو شایستی	اور ابو داحی و قلبی بعفور
مصبیح صبح راست از فروغ ولہ	کورارو سے اسید باشد بفروغ
بگرفت سرد عاکر دالست بصدق	صدش ہمہ ورنہ دال بودی بدروغ
اسی صبح ز نام او سخن راست فروغ ولہ	گردم زنی از فروغ کذب ست فروغ
از نام فروغ یکدم نیست فراغ	ہر روز وظیفیات فروغ ست فروغ
از روی فروغ روی نورانی تست ولہ	از خندہ او خندہ پیشانی تست
ای صبح ز فیض و ترانی نیست	آن نیز کی تو کی اگر ثانی تست

بسم الله الرحمن الرحيم
 مولوی قاسم میرزا حسین جہاںممتاز پٹنہ پریست
 تشریحات تصنیف مولوی قاسم میرزا حسین جہاںممتاز پٹنہ پریست
 رباعیات
 از نور عفو در فروغ است و نور
 و اکم کہ عفو را بعفو شایستی
 مصبیح صبح راست از فروغ ولہ
 بگرفت سرد عاکر دالست بصدق
 اسی صبح ز نام او سخن راست فروغ ولہ
 از نام فروغ یکدم نیست فراغ
 از روی فروغ روی نورانی تست ولہ
 ای صبح ز فیض و ترانی نیست

از نور عفو در فروغ است و نور
 و اکم کہ عفو را بعفو شایستی
 مصبیح صبح راست از فروغ ولہ
 بگرفت سرد عاکر دالست بصدق
 اسی صبح ز نام او سخن راست فروغ ولہ
 از نام فروغ یکدم نیست فراغ
 از روی فروغ روی نورانی تست ولہ
 ای صبح ز فیض و ترانی نیست

نام و نام خانوادگی: دکتر محمد علی...
 شماره پرونده: ...
 تاریخ: ...
 محل: ...
 نام و نام خانوادگی: ...
 شماره پرونده: ...
 تاریخ: ...
 محل: ...

۱۰ خورشید بنان اوست زاده
 ۱۱ پیشش نام تو تنگ ظرفست
 ۱۲ از نور خدا فروغ زاده
 ۱۳ تا چند با و دروغ با فیه
 ۱۴ باش از نور غویان
 ۱۵ صبح تو دیر زنده مانے
 ۱۶ اوست بخوابگی فتاده
 ۱۷ صبح فروغ کیست دانی
 ۱۸ باشد بفرغ غم شنائی
 ۱۹ نازم که بد دست فرط احوال
 ۲۰ نظرش همه انتخاب باشد
 ۲۱ اکثر زبان او شنیدم
 ۲۲ و دیده شنیده هم در انست
 ۲۳ از بسکه کلام اوست مرعوب
 ۲۴ نقش چو نبات و قند باشد
 ۲۵ از دوست هر آنچه رو نماید
 ۲۶ از دوست بجز هنر نه بینم
 ۲۷ بستم بفرغ عهد تقریفا

ناهید بخوان اوست سروده
 اے صبح بنام تو سه حرفست
 تو از شکم شب او فتاده
 اے صبح چه از فروغ لاف
 هر روز باد صبح گویان
 داری ز فرخ مانشائے
 تو بنده به بندگی ستاده
 روشن کننت که یار جانی
 نبود بد رو غم آشنائی
 نیکست بدوست شرط اخلاص
 یک حرف دو صد کتاب باشد
 کمتر بنگاه خویش دیدم
 نشینده ندیده هم درانت
 نشینده ندیده هم بود خوب
 دامن همه دلپسند باشد
 در دیده من نکوناید
 بینم هنر و دگر نه بینم
 بنود بد رو غم عقد لطف

خورشید بنان اوست زرهه
 پیشش نام تو تنگ فرست
 از تور خدا فروغ زاده
 تا چند با و دروغ بانه
 باش از دغ مرغ چو یان
 صبح تو دیر زنده مانه
 او هست بخوابی خفته
 صبح فروغ کیست دانی
 باشد بفرغ غم آشنائی
 نازم که بد دست فوط اخلاص
 نظمش همه انتخاب باشد
 اکثر زبان او شنیدم
 و آ دیده شنیده هم درانت
 از بسکه کلام اوست مرغوب
 قطش چو نبات و قند باشد
 از دست هر آنچه در نماید
 از دست بجز هنر نه بینم
 بستم بفرغ عهد تقریظ

ناهید بخوان اوست سرده
 صبح بنام تو سه حرفست
 تو از شکم شب او فتاده
 صبح چه از فروغ لاف
 هر روز با و صبح گویان
 داری ز فروغ منافات
 تو بنده به بندگی ستاده
 روشن کننت که یار جانی
 نبود بدر و غم آشنائی
 نیست بدوست شرط اخلاص
 یک حرف دو صد کتاب باشد
 کمتر بنگاه خویش دیدم
 نشینده ندیده هم درانت
 نشینده ندیده هم بود خوب
 و انهم همه دلپسند باشد
 در دیده من نگویند
 بینم هنر و دگر نه بینم
 بنود بدر و غم عهد تقریظ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

۱۰۰ بونی ز بهار او شنیدم ماند بخشش بنو بهاران ۱۰۱ با من بودش خنجه پیش او با من و من با و بیک قید ۱۰۲ تا کرده بیکدگر نگا هست دل را بدل است سخت پیوند ۱۰۳ کار من از انتظار بگذرشت تو میدی من ز صد گزشت ۱۰۴ روزی که بدوست بر جوم من دل می تپد از بر آس ۱۰۵ لے خواجہ فروغ اگر ندانی ۱۰۶ فرزند عماد مخلص من ۱۰۷ اصلم ز سواد اصفهانت ۱۰۸ تقریر ز بانم اصفهانی ست ۱۰۹ پرورده مادرے ز بانم ۱۱۰ دوشم به کس پمیرانند ۱۱۱ فردوسی دا نوری و سعدی ۱۱۲ این جرعه بکام من از ایشان	۱۰۰ از گلشن او گلی بچیدم بلبل بگشش چون هزاران ۱۰۱ من هم بختش جگر ریش ما هر دو بدام یکدگر صید ۱۰۲ دل را بدل است رسم و راه دو بنده ببنده یکدگر بند ۱۰۳ از کار امیدوار بگذشت دین درد یکدگر ز گزشت ۱۰۴ از نخل امید بر خورم من ۱۰۵ جان می طلبد نقای احسن گویم بتو نکست نهان ۱۰۶ در علم بدیع مخلص من نسلم ز نهاد اصفهانت ۱۰۷ شمشیر بیا نم اصفهانی ست ۱۰۸ ابن نذرند اصفهانم ۱۰۹ قوے است که جنگلی برانند هر چند که لایحه بعدی ۱۱۰ این قطعه سجا من از ایشان
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

از خجسته های غولیش یاده
 ممتاز ازین غریو خاموش
 در صبحت صبح بیش ماندی
 عالم همه در ملاحت تو
 عاقل که بیخود نشیند
 بیکار دروغ خود ستائی
 و آنانکه ستایش خویش
 میچکه که بوصف خود گراید
 ای سستی تو چه وجه هستی
 با اهل فراستی نمائی
 ممتاز از ترا نگار نامه
 نه علم بود ترانه فضل
 ممتاز از زبان خود نگمدار
 دیوان فرغ را دعا کن
 دست بجا انداز گردان
 دیوان فرغ یاد مشهور
 این نقش بلند نام بادا
 آمین آمین هنر آیین
 وادند ز طرف من زیاده
 کوشش چه کنی بر حمت گوش
 زان مع دروغ خویش خواندی
 از صبحت صبح نشاست تو
 جز بیخودی و گرنشیند
 بگذر ز فرغ خود ستائی
 بینا نکلند نمایش خویش
 هیچش نبود جز این که لایه
 از کمتر نیز کمترستی
 نادانی فارسی ندانی
 نگ ورق ست عار خامه
 داری بسفینه چند هنر لے
 دم در کش لب ده بگفتار
 شور و دعا سوخته اکن
 کف را بدعا دراز گردان
 چشم بید مردمان از دور دور
 مطبوع سفید عام بادا
 صد بار چنین هنر آیین

تجسس تانیہ و صمدی
بلفظی ظاہر
نہایت
صفت
آدمہ الامداد ظاہر
اظہار

تقریظ احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عالم اگر در حق تعالی اعتراف

اے نام تو زیب لوح آغاز	انجام دہ صحیفہ راز
اے نور دہ چراغ بینش	روشن کن بزم آفرینش
پروانہ و شمع از تو دہ روز	حسن تو بعاشقان نظر سوز
افروختہ تو عارض گل	آتش زدہ بجان بلبل
اے نام تو شد بہر ہر کام	در ہر دہنہ نگنجد این نام
آنانکہ دلائل از تو دارند	اختر بپہرے شمارند
چون عقل براہ تو تباہ است	نافہمی ما دلیل راہ است
نوریکہ بچشم مانگنجد	میزان خسرد چگونہ سنجد
عقل است و ہزار کوہ در راہ	چشم است و دو صد حجاب بکاہ
نوریکہ قدیم ہست بالذات	حادث چہ دہد دلیل اثبات
اے نور دہ چراغ لالہ	ہم باوہ ز تست و ہم پیالہ
سفتی تو بسبزہ گوہرے چند	الما سن و زمراز تو دلبند
از رنگ گل و فغان بلبل	حسن تو باغ میکند گل
ہر لالہ کہ آتشین بہار است	از خانہ صنع یادگار است
یاد تو بدل جو بوسے در گل	عشق تو بجان چو نشہ در گل

ورنعت حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰت والتیات

آن ختم پیمبران مرسل
 نورش به ازل چو شمع فانوس
 او مظهر کل بسطجه خاک
 آسمی لقب و کتاب خوانی
 بر خاک چو آسمان به تمکین
 در ملک عرب شه جهانگیر
 طوطی نشان فدانش بود
 هم حرف شکر فروش میراند
 میفرست نگاه بر زمین داشت
 دارای جهان بلوری هست
 قندیل صفا کعبه آویخت
 با شمع و کتاب آسمانی
 دینش که فروغ جاودان یافت
 این نخل که باغبان نشانده
 بیخش به ابد چو طفل توام
 زده کرده کمان بطرفه العین
 فرمان کش حکم فاستقم بود

از خانه صنع نقش اول
 فاشش به ابد چو در و قاموس
 لولا لما خلقت الافلاك
 از نون و قلم دو حرف رانی
 بر عرش چو خسروی آیین
 لعل و بخشش چو شکر و شیر
 پیش شکرش نه لب کشته دند
 هم آسمی و صد کتاب میخواند
 گنج دو جهان در آستین داشت
 از آب گهر رخ جهان شست
 از لات و منات گرد آگینخت
 بگرفت جهان یکا مرانی
 بر خاک چو مهر آسمان تافت
 صد میوه نقره پشته
 شاخش به نثر چو نخل مریم
 تیر زده از نکه بقوسین
 گویا بجوامع الکلم بود

آغاز وقت ریظ

اکنون سخنه که دل ریاید	بر رود در خر می کشاید
میگویم و طبل میزنم فاش	نور سخن است مگر خفاش
هر نکته که نکته در بر اند	تا اهل چرت در او بداند
دانی که چه پیر با جوان گفت	با اهل سخن سخن توان گفت
دانی سخن چه رنگ پیدا است	کونین زیک سخن هویدا است
این رنگ و بهار آفرینش	از کن بشناسد اهل میشش
صوفی تو سخن شناس کن باش	گلچین بهار این سخن باش
داری تو اگر دل سخن سنج	در پیش سخنوران بنه گنج
صد گنج سخن ز سینه آور	زان بحر تو در سفینه آور
گوهر بصدف چه آب دارد	از تاج هزار تاب دارد
گل گرچه هزار رنگ بویافت	چون شاد بدم چه آبرویافت
از گلبدان بهار بگرفت	بر فرق شهبان قرار بگرفت
جوهر که بنگ بود پنهان	چون رفت بتاج گشت خشان
لعل از زمین و گهر ز کان است	کاویزه گوش شاهان است
اے اهل سخن بیایه پیشم	من لعل فروش کان خوشم
ابر از نه کلاک گلشن از تو	گوهر ز من است و دامن از تو

در بزم سخن بدور ساقی
 چون کوس زند سخن بامم
 زین بزم اگر چو دود خیزم
 روزی که فلک مرا کند خاک
 صوفی که بهار این چمن بود
 شیرین سخن گذشت چون باد
 اورفت و سخن گذشت باما
 ای صوفی نکته سنج هشدار
 هشدار ازین سمندر کش
 تا که بسخن ستیزه کاری
 از عشق حدیث تازه سر کن
 هر طوطی که مکشان است پر نواز
 هر نقطه این کتاب دالا
 هر حرف آتش است هر دوش
 دیوان فروغ چون خریدم
 نامش دل و دیده را و ده نور
 تا موسی و ما بهم بخوانیم

نام و سخن من است باقی
 پر گوش جهان ز صیث نامم
 صد اشک برنگ شمع ریزم
 گویند سخنوران چالاک
 چون طوطی سبز در سخن بود
 نالان بزمش هزار فرهاد
 بگذشت برنگ موج دریا
 میدان تو تنگ و تیز رهوار
 زین راه عنان خامه در کش
 تقریظ کتاب می نگاری
 دیوان فروغ را نظر کن
 هر شعر جویشتر است و ساطع
 در آب چو لولو است و لالا
 هر نقطه بشعله هم آغوش
 آتش که به بند دیدم
 خواهم که برم کتاب بر بطور
 از عشق خدا سخن برانیم

اگر عشق حقیقی و مجازی است
 در دے بدل شکستہ میدار
 خوانی غزلے اگر دمی چند
 دیوان فروغ و غزل گیر
 ہر شعر ترش و شیرینک مغزان
 داکم کہ مصنف جوان بہمت
 عشق از غزل سخن تراود
 ہر شعر بطاق ابروان جفت
 اگر عشق بدل زند زبانہ
 بے عشق اگر تو شعر خوانی
 بے درد چہ قدر درد داند
 اے عشق بیانی من باش
 چون خون برگ و بیشہ جاکن
 من بیتو چو دیدہ بے رخ یار
 من بیتو چو شعلہ بہیت ارم
 بشنو تو نفس درازی من

آن ہر دو برابرے دل گذری است
 الماس بزخم بستہ میدار
 بارود در باب و ہمد می چند
 تا عشق ترا کشد بزنجیر
 چون خضر بریزد آب حیوان
 بر تارک عشق می نہد تخت
 از کلک دے عدن تراود
 شعری است کہ شعرش تو ان گفت
 زان شعر تو سر کنی ترانہ
 جز لفظ معانیش ندانی
 عشق است کہ گرم و سرد اند
 برق افکن گشت زارتن باش
 شاہانہ نظر بہ این گدا کن
 من بیتو چو نخل بے گل دبار
 در بزم چو شمع اشکبارم
 بر خیز سچارہ سازی من

خاتمہ تقریر پر مناجات

اے از تو جهان بکامرانی	وز حکم تو مرگ و زندگی
از قطره تو گوهر آفریدی	لعل از دل خاور آفریدی
پیمائے ماه و جام خورشید	پرنور ز تو چو دل بتوجید
گیسوی شب از تو شک سنبل	خندان لب صبح از تو چون گل
اے لطف تو آب زنگ باغم	افصال تو روغن چراغم
بر کن بر ہم چرخ تو فین	بوسے برسان ز باغ تو فین
بارگنه است کوه در کوه *	من چون پرکاه با صد اندوه
روزے که شوی گره کشایم	زان با گلران سبک بر ایم
بر جرم و سیاه کاری خویش	خوبانه بریزم از دل ریش
خواهم که ازین سرشک خونی	شویم همه لوث اندرونی
بخت بد و عقل ناتمام	سنگ دود بر سب و بجام
آفتاده چو نقش پا سخاکم	شیطان بکین پی هلاکم
اے بخت مرا ز خاک بردار	وے عقل بدست دیو گذار
اے خون جگر تو سرخ روکن	وے اشک تو آب در سوکن
اے پرده کشاے بستگیها	پیونده ده شکستگیها *
من بنده عاجز و سقیم	در پیش تو بادل و دنییم

نطفه تو بخلق چاوساز است	بر روست همه در تو باز است
نیکان و بدان انس جان را	خوانی سوسه خویش یک جهان را
خوش آنکه بدرگست نهد سر	با خشک لب بیدار تر
نالیده نواسه درد انگیز	گرد و خجسته شریک
هر خشک لبی دشنه گامی	سیراب ز سحر تو بجای می
دارم بدل شکسته خویش	از ناخن آرزو و دودش
مرهم نه و حاجتم روا کن	از دل غم آرزو جدا کن
دارم به بغل دل بلا سنج	آئینه نامراده و رنج
بنام من شکسته پارا	زان آئینه روسته مدعارا
پسند که بے رخ تو هر بار	چون عکس سحر زخم بدیوار
چون خانه خود سیاه کارم	از کاتب نامه شرمسارم
حسن تو بجان خنجره ریز است	من شبیر و آفتاب تیز است
خواهم که سچشم آرزو مند	بخشش نظریه ستاره بیند
نور تو بچشم من گنج	در برگ گل چمن گنج
از ذره برخشد آفتاب	وز خاک بگریزد سما
ای صوفی ناتوان کجائی	خاموش ازین سخن سرائی
این راه که پاشنه گذار است	کوته مشمر کبر پس دراز است

دربار کہ جناب باری	آئی بہ نیاز و آہ وزاری
در سوز متاع خود پسندی	چون شعلہ خواہ سر بلندی
چون قطرہ بہ بحر ہمنان باش	چون ذرہ بخاک آستان باش
در قید خودی خود پیرستی	ہمیشہ کار کہ رہ زن استی
جان ریشہ درون تیر و دای	دل کافر و عقل خیر داری
زمین راہ نگاہ دار پارا	از بتکدہ دور شو خدا را
تا چند بہ پیش بت نشینی	ز نار گل کہ نور سینی
در بند گیش چو بندہ باشی	بر خاک جبین فگندہ باشی

تقریر طحیکہ کلک کہ سر لک جناب الامام حبیب الدین حبیب طن نہیو تینی

سبحان اللہ از سخن آفرین نے گفتار کو کیا سراپہ بخشا ہی کہ ان من الشعر لکلمۃ و
ان من الیوان لسمیاء جسکی شان میں آیا ہے متقین نے اس کلام میں کیا کیا زور
لگایا اور متاخرین نے اسکی رنگ کو کیسا چمکایا کوئی نغمہ گفتاری میں طاق ہوا کوئی
نازک خیالی میں شہرہ آفاق ہوا کسیکو معاملہ کوئی اور محاورہ بندی میں کمال ہوا کسیکو
مضمون آفرینی اور خوش بیانی کا خیال ہوا بعض بعض وصف میں کامل ہوئے
کیونکہ مجموعہ کمالات کم حاصل ہوئے لیکن جیہ یوان جناب فرغ نظر سے گذرا تو
بہر صفت موصوف پایا جوش عشق خروش تصوف تازگی مضمون صفائی زبان شوخی
ترکیب پتی بندش لطافت طبعی بلند پردازی محاورہ بندی معاملہ نگاری نے اپنا پورا

اثر دکمایا۔ اچھے خوبان ہمہ دارند تو تمنا داری۔ ہر شعر اسکا خوبی میں ایک دلی اور مضامین
 ایک دفتر ہے گزیدہ انام پسندیدہ خواص و عوام۔ قبول خاطر و لطف سخن خدا
 دوست۔ حسن و عشق کے معاملات عاشق و معشوق کے خیالات ادا و نازکی خوشیاں
 لطف و عتاب کی سرگوشیاں۔ دین ریاض بہر سبیل کہ می نگرم۔ بہ پنجہ شانہ کش
 زلف تابدار خودست۔ یہ دیوان تو صیف کے بے نیاز۔ اور جناب مصنف کا کمال
 ہے حضرات ناظرین خود شاہد شاہد حال ہے حقیقت یہ ہے کہ اب تک اردو میں
 ایسا دیوان لا جواب نہیں ہوا۔ زرق تاقدش ہر کجا کہ می نگرم۔ کہ شمع دامن دل
 می کشکہ جایا نبجاست۔ اب کسی قدر احوال جناب مصنف کا بطور یادگار کے
 قلمبند کیا جاتا ہے۔ ایک نام نامی محمد عبدالرحمن خان بن احمد شیرخان بن
 فتح شیرخان قوم افغان یوسف زئی افغان تان بزرگون کا اہلی وطن ہے چوتھی
 پشت کے حافظ آباد عن پٹی بہت مسکن ہے آپ کے نانا مولانا محمد طاہر خان مصنف
 قصص الانبیاء مامون آپ کے مولانا محمد یار خان و حضرت مولانا محمد حسین خان نامی
 بزرگ و علمائے ٹانک ہیں آپ کے چوٹے بہائی مولانا حکیم غلیل الرحمن خان دہلی
 انسان آپ کے دو صاحبزادے سعادت توامان یعنی عزیز الرحمن خان و شفیق الرحمن خان
 لونا لالان گلزار علم و ادب لہذا الرحمن آپ نے تربیت و تعلیم ابتدائی عمر میں دارالعلم ٹانک
 میں پائی جب سن تین کو پونچے چونکہ خاندان آپکا اہل شیر سے تھا ملازمت پولیس
 کو پسند فرمایا طبیعت کی کیفیت اکثر کے اشعار سے ہی نمایاں ہے شعر مولفہ

پے تسخیر ملک دل تری حکمت کے زمانے	نگاہ ناز کو جنرل بنایا فوج شرکان کا
<p>بالفعل منصب کوٹا اسپیکری مرزا پر کے مامورین اور آپ کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ کی کیا حاجت تعریف سے نسخہ سعادت دارین خود گواہ ہے جو آپ ہی کی تصنیف ہے شعرو سخن کا ابتداء سے عمر سے شوق اور باب علم و ہنر سے ملنے کا ذوق رہا طبیعت خدا داد کو استاد بنایا بلخوی علم کا انسان مآلہ علم ہمیشہ کوس کیتائی سجا ہا آخر کار آموزگار ریگانہ و تعلیم فوری نظم و ترکیب سے زمانہ جناب مولانا محمد حسن صاحب احسن الخطاب استاد الممالک بلگرامی متوطن نیو تینی مسکن بہ ملاقات ہوئی مناسب طبیعت نے غایت درجہ کا اتحاد ہجو شہید کیسید کیا فیض صحبت سے رنگ دو بالا ہو گیا دیوان نہا آپ کی نظر کیا اثر سے گذرا اسپر صا د کیا اور فوراً حکم طبع کا دیا حسب تمیل ارشاد عمل کیا گیا باوجود اختصار کے مطبع میں بھیجا گیا جناب مولانا صاحب گاہ گاہ اس دیوان کے شمار بر سر مجمع پڑھتے ہیں اور وجد فرماتے ہیں اہی کلام فروغ فروع ہر انجمن اور فراغ خاطر اہل سخن ہوا مین۔</p>	
قطرہ سنج اجنا چو آن قبابے نیاز چوٹا آب علی حنا صاحب طاہر	
بارک اللہ فروغ کا دیوان	بے سخن عجائب
سال تاسخ او کی طاہر نے	لکھی آئینہ غرائب
تقریر ریختہ خامچو دور تم مولانا محمد کرم الدین صاحب سب کو سب منت سکوٹا	
حاملہ و مصلیٰ۔ ایک روزیہ ہیچ ان مہشت سیر۔ دور از دیار جمعیت۔ از خود بیزار۔	

روکش بزم مسرت چشم بدیوار گریختہ صحبت آمیختہ خلوت۔ وُرد در چستان از نوشہ مار و
 دمان دامن کشان۔ کج مچ چون طرہ مہوشان بیخبری بطریان حیرت از کمر خوابان آموختہ
 بسیران آتش حیرت متاع عقل سوختہ بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ ہیر دل کا ارشاد ہوا کہ اس درو کا
 سکرہ و صندل۔ اس نیش کا نوشن بجز سخن کوئی نہیں پس بحسب قرار داد خاطر میرا بچشت
 زیب سریر بارگاہ سخن۔ بہرہ یافتہ از ہر فن ہمیشہ امتثال اقوان۔ محمود اشباہ و منہسا
 جناب نشی محمّد علیہ الرحمٰن خان صاحب فروغ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض
 سخن کی دیدہ بازیاں جسکوا و نہیں کے مشاطہ فکر نے منصفہ دیوان پر ہفت فرمایا تھا
 کرنے لگا۔ واہ داسمند الفاظ پر شہسواران معانی ایسے بیٹھے ہیں کہ گویا وہین سے
 اُگے ہیں پردہ ہائے الفاظ ہزار پردہ کرتے ہیں مگر موشان نولری کسی مطلع سے
 آفتاب سے نکل ہی پڑتے ہیں۔ رقیبان مدت کتنا ہی سنان الف لیکر درپے رکاوٹ
 ہیں۔ مگر دگیان صفائے بندشون کی آرٹ سے جہانک ہی دیتے ہیں۔ بقولے نیکو تارا
 مستوری ندارد۔ چودر بندی سہرا ز وزن برآرد۔ شفق بام فلک پر اسکے مضامین
 رنگین سے تشبیہ دینی آتی ہے۔ مگر وہ شبہ میں مبائنات پاکر منہ کی کہا جاتی ہے
 بآنکہ ہر ایک مصرعے مضامین پیدا کئے راستے بتاتے ہیں مگر سخن سنجان کہی ہے
 کی ہتھار راہ معانی کو نہیں پاتے ہیں لیکن ضیاء سخن دل ز خود رفتہ نے تسکین
 پائی بل مصرت ہاتھ آیا۔ جب تک چہرہ روز و شب نام اور گلگوٹہ شفق سے مزین رہے
 خداوند تعالیٰ اس پردگی فکر کو غارہ شہرت و حنا سے اجابت عطا فرما آمین اللہم آمین*

قطع تیغ از مولود حسن متخلص حسن اگر در شیدا شیرین زبان و بیباک
 فردا و جناب نام مولود عبدالحسن الہ آبادی فاضل شہ علیہ الایامی

چراغ طور یہ شمع زبان ہے	کہ حمد و نعت بیرون از بیان ہے
اب اس کے بعد اس شاعر کا احوال	بیان ہے جو کہ فخر شاعران ہے
پیریزادان معنی کا سلیمان	پرستان سخن پر حکمران ہے
متخلص ہے فروغ اور نام نامی	محمد عبدحسان خان عیان ہے
الہی کا نام آیا زبان پر ۴ ۴	کہ خود گفتار شیدائی زبان ہے
فیہم و عاقل و ذوالفضل و نشان	حلیم الطبع و عالی خاندان ہے
وطن او کا ہے پللی بہت لیکن	بزرگ مہر مشہور جہان ہے
عجب یوان لکھا اردو زبان میں	کہ جسکے وصف میں گوئی زبان ہے
کچھی ہے دستان بندش کی تصویر	عجب انداز اور طرزیان ہے
بلاغت لطف معنی پر ہے مفتون	فضاحت عاشق حسن بیان ہے
سوا و سطر و بین السطر باہم	رقیب لطف و روئے ہوشان ہے
ہوئی جھکو جو سال طبع کی فکر	کہا ہا تف نے مرغوب جہان ہے
حسن اب خاتمہ کیجئے دعا پر	وگر نہ وصف دیوان بکیران ہے
مصنف شاد یارب اور یہ دیوان	ہو مرغوب جہان جبک جہان ہے

قطعہ بیچ از تاج فکر عالی جناب نیر احمد خاں رضا خانف الصدق خستہ

مصنف صدایوں مظلوم

تصنیف کرد فکر نمودم بال آن
شد باعث مسرت دل بہ نظر ان

دیوان لاجواب کہ چون قبلہ گاہ من
آمد نداز ہا تفس غیبی کہ لے غیر نیر

تقریظ چکیہ کلک گہر سلک منشی محمد حسین صاحب جلال سلمہ الرحمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان اللہ کیسا صانع مطلق ہے جس نے اپنی صنعت کا مادہ حکمت بالغہ ہی
ہیچہ نہ ہر عالم کو ایک لفظ کن سے پیدا کیا خصوصاً انسان ضعیف البیان کو کیسی
کیسے جو ہر نطق عطا کئے خلق کلاسان علم البیان جس پر دلیل ہی دیوان کائنات
میں بعض کو مطلع آفتاب سخن اور قطع ماہ تاب پر فن بنایا اور کل مخلوق اس سے زبان
نطق دیکر آسمان فصاحت و بلاغت پر اوسیکاستارہ چمکایا۔ تقریر پر اثر تحریر پر
طبع عالی نازک خیالی سحر بانی و لب لسانی عقل صائب فکر و فہم کامل ذہن کا
اوسکو عطا فرما کر دلقن کہنا بنی آدم سے مفتخر و متاثر کیا۔

اور رفت رسول مقبول لکھنا قلم کا کام نہیں زبان کو اسل مرستگ میں یارے
کلام نہیں سبحان اللہ کیسا رسول مقبول خاتم النبیین محبت للعالمین احمد مجتبیٰ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل بنیون سے رفیع است کاشفیع بقول سعد شیرازی ۵

قسیم حبیرہ نسیم و نسیم

شفیع مساعی بچے کریم

جبکی شان میں لو لالہ لما خلقت الافلاک خدا فرمائے پہر ہلا او کی گویائی امت
میں انسان کا کیون نہ قافیہ تنگ ہوا در ملائکہ کی کیونکہ یہ عقل و نگ ہو آن جو اسکی
سجرا الفت میں غرق ہوا بیشک اسکو دعویٰ انا الشرق ہوا ۵

کتب خانہ چند ملت بشت

یتیمہ کے ناکردہ قرآن و سرت

اما بعد احقر العباد کچھ خیال مجید حسین جلال سخن سخاں عالی ہر اور شاعرانہ
فہم کو مژدہ نہاتا ہی کہ درین آوان سعادۃ توانان اعنی بہامہ رمضان دیوان شیرین بیا
جبکی ہر غزل مرصع ہر شعر معنی کا وقع ہر مصرعہ مسجع من تصنیف شاعر عظیم المثال از خیال
کا جو شخص دیوان پڑھے وہ شعر گوئی کے ارکان جان جائے پورا اوستاد ہو جائے
اشعار میں مضامین جربستہ کی ایسی تصویر کینچی ہے کہ نقاش چین ہی چین مان جائے
مانی و ہزار دم چرائے رعایت لفظی سبحان اللہ تعقید معنوی جزاہ اللہ استعارات
افضل کنایات اکل بندش ستحکم الفاظ سلم و زمزمہ کا بادشاہ ترکیب صحیح و خوش گاہ
وہ کون پاک طینت نیک خصلت والا منزلت شیوا زبان طوطی ہزار داستان اعنی
محمد عبدالرحمن خان جلالہ کورٹال پیکر مرزا پوئلہ اللہ انفقہ مطیع سفید عام اگرہ میں
اہتمام سے مینع جو در کرم والا ہم خان والا شان جناب جھان جہا صوفی مالک مطیع کے
طبع ہو اہی خداوند تناسل اسرار ان کو بقول خاص عالم کرم جو اوصاف مہر و مہر کا نیک انجام میں چین

تقریظ چاکلیک که بر سر لکنت قاضی حافظ محمد خلیل الدین حسن صفا
و کسب و مصنف رساله نعت مقبول خدائیس سلی بهیت

رباعی

باغست سخن بلبل باغست فروغ در سینه او دو صد خزینه است نعلم	در روده خود چشم و چرخست فروغ قاریغ ز فروغی و فراغست فروغ
--------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------

فروغ را نازم که صبح پیش او بچرخ روزماند اگر صبح دم از صباحت نذر گذشت چرخ
او را بر دوز سیاه نشانده فروغ اگر دامن مهر بر چند صبح تار و زار شمار شمار و بهر نوبت
فروغ را هر روز روز بازار و صبح را از شناع کاسه قحط خریدار

ز فروغ من چه پرسی که همه فروغ باشد	تو ز صبح خود چه لانی که همه دروغ باشد
------------------------------------	---------------------------------------

ثنوی

محمد عبد رحیم خان نامی بو ستمشادش و ادبی ایمن سخنهای گفت و داد اندر دهنها سخن گفت و چو در گفت چو گل گفت همان گل کاندرو بو نعیمست خوشنابونی که از سرمی برد هوش	ز نام او فروغ خوش کلامی ز نور لایزال گشت همه روشن دهنها کرد لب بر ز چمنها سخن گفت و نگو گفت و گفست همین آریست کو در بیتیمست خوشا درت که بشد آویندگوش
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نظیرش از گل و گوهر چه گویم
 ز دل تا لبش حرفی رسیدن
 بدیدن که بود همسر شنیدن
 تر اگر اتفاق افتد بدیدن
 هر آن سوز آفریدن ساز کردند
 هر آن در و یک در عالم شدند
 همان سوز نیست که ز شمعش هویدا
 چه شعر و حرف شور افزای دلها
 هیچ فکر او جان جهانست
 کلامش را فروغ اندر فروغست
 کلامی دلنوازی جان فزائی
 کلامی با ده غارتگر بهوش
 کلامی کنز مخفی در معانی
 در و هر نقطه با صد نکته بهوش
 کلامی همچو گل در رنگ و بوئی
 کلام اندر کلام و محالست
 بود هر کلمه او نجوای عشق

که نیکوتر بود از هر چه گویم
 کند صد گوش مشتاق شنیدن
 بود فرق از شنیدن تا بدیدن
 همان دیدن همان دزل رسیدن
 همان اندر دوش چون باز کردند
 به هم کردند و با جانش سپردند
 همان در دست که هر حرف پیدا
 نمک ریز جر احتمای دلها
 غلط کردم غلط بل جان جانست
 فروغ صبح پیش او دروغست
 کلامی جان ستان و دل بانی
 کلامی چون خم می سر بسروش
 کلامی همچو دریا در روانی
 در و هر لفظ صمد معنی در آغوش
 بمستی همچو اندر سبب وئی
 کلامش را کمال اندر کمالت
 بود نامش از آن رو خنجر عشق

همان خنجر که جانها در فدایش
چه خنجر تشنه خون جگر ما
همان خنجر که مستربان او باد
همان خنجر که جان تازه آرد
درون سینه بمن میکند راه
تن و جان مرا از هم گسته
همان عشق که باشد مایه اش درد
بر دنفه سکون و صبر از دل
نهان در سینه حافظ رسیده
چو خلوت خالی از اغیار بنید
بقربان سر عشق ست جانم
بیا ای خنجر ای جانم شهیدت
بیا ای خنجر ای صد جان حافظ
بیا خنجر که در مانم تو باشی
بیا ای خنجر ای کار تو خور زین
اگر داری سر به باس بریدن
بیا ای عشق ای جانانه بمن

همان عشق که سر طرد در هایش
چه عشق آن طرفه سجود جگر ما
گلوسر بر خط فرمان او باد
بمن دیرینه رسم و راه دار
وزین ره دورم جا کرده صد راه
بخون دل ز غم فداغ نشسته
زرد و داو دم سرو و رخ زرد
برای خوش خالی کرد من را
بخونخانه کول آرمیده
برو جان و بجای جان نشیند
شهید خنجر عشق ست جانم
بیا ای عشق تا باشم مریدت
بیا ای عشق ای ایمان حافظ
بیا ای عشق تا جانم تو باشی
بیا ای سرکش و سرتاب و ستریز
بیا اینک تو و او اینک سهر من
بیا ای رونق خنجرانه بمن

تو داری بادل دیوانه پیوند
 بیای عشق با جانم در آئین
 تو و صد مرگ در دست جفایت
 عنان چسبم بسوی خیم عشق
 روان بود بنزد خاص و عامی
 زبان کیچند اگر در کام ماند
 چو خنجر در نیام آسود گردد
 چو سوز از فروغ ماکلای
 ز سنگ طبع پیدا کرد جوهر
 بسنگ طبع ز انسان نقش بسته
 چو این خنجر بسنگ طبع بر شد

تو ریزی در گ جان نشتر خنجر
 بیای عشق جان اندر خنجر
 من و صد جان همچون من فدایت
 کنم گفتگوی خنجر عشق
 زبان در کام و خنجر در نیامی
 همانا بازبان گنگ ماند
 باندک روز زنگ آلوده گردد
 کلامی چو خنجر از نیامی
 تو گوئی برفسان کرد خنجر
 که نقشش در دل شکسته
 ز اول تیز بود و تیز تر شد

ز حافظ از پی این نظم نامی

بود تاریخ منظوم گرامی
 ۱۳۰۴ هـ

آلای تازبان اندر دهاست
 فروغ مافروغ تازه گیرد

آلای تاسخن اندر زبانست
 کلامش در جهان آوازه گیرد



<p>طفیل مہراج سہوری یارب عطا فرما ترسی صنعت نجب شاعلی کو کام فرمایا نظر میں کہہ لاتے ہیں بنگ لٹک کو ہر کو</p>	<p>وہ ناز عشق دل کو جس سے چمکے نور ایمان کا کیا خون شہیدانِ حسائی پنجہ مژگان کا شنا سا جاکو تو نے کر دیا ہے ملکہ ندان کا</p>
<p>فروغ ہے نوا کا دل ہے ظلمت کا کتب بنائے شمع سوز غم کو اپنے اس شبستان کا</p>	
<p>اتنی عشق سے دل کو مگر اُس روتابان کا اتنی مہر ہو دل پر پڑی کئے اغ الفت کی اتنی پر تو ماہِ رخ پر نور سے اوسکے شب بیہ پاک اوسکی کیون نہو سر دفتر عالم رسائی سے ہے وہم حالانِ عرش ہی قاصر سبب کے ہونے کا حقیقت نے کہا دل سے مے دل کو غم الفت کا اپنے کیجے بسکن ترے اعجاز کے قربان کہ اک شاخ بریدہ نے ترا ابر کرم جہدم کہ مجھ کو یاد آتا ہے ترحم یا نبی اللہ کہ اب قت ترحم ہے</p>	<p>جلال پر داز جبکا عکس ہے آئینہ جہان کا کہ ہے نقش قدم جسکا قبالہ باغِ فصول کا چمکے ہے ستارہ میر دل کو داغِ پنهان کا کہ نقشِ دلین ہے خاص گلک صغیرِ داز کا معنی کس قدر ہے قصرتیری شوکتِ شان کا کہ سایہ اچکا سر نہ بنا ہے چشمِ عرفان کا کہ تاسینہ مرا ہر سر نہ یوسف کے زندان کا دکھایا معرکے میں صاف جو ہر تیغِ تیران کا نکل جاتا ہی مثل برقِ دل کھونِ عصیان کا نبوت کی طرح سے غاتمہ ہے تم یہ احسان کا</p>
<p>کشش کو کام ب فرمایئے یا حمت عالم ہے کتب فروغِ آوارہ دشت یا مژگان کا</p>	

<p> کہ کوچ بکنا شاگاہ ہے خون شہیدان کا کہ تیغ ناز میں پہنان ہے چہناب حیوان کا مجھے پاس دیکھ کہ قدر قاتل کے دامن کا وہ کہتا کہ میں سایہ ہوں اس گشتہ فرکان کا عیان ہے حال ظالم کے شکست عہد پہان کا گمان ہے تیغ نازیار پر میرے گریبان کا دل بیتاب گموارہ ہے کسے درد پہنان کا نہ کرنا ذکر کہ یہ یادش بخیر اوں فتن جان کا </p>	<p> بھلائے زخمی ہوں میں اسکی تیغ شرکان کا سکندر کے کیون اکحش تو نے کیا انا دل بیتاب ہے ضبط پیش کا عہد لیتا ہوں اسیرستی رکنا عبث ہے بخت آیدل شکست نل سی کو پادشہ کی شکست ناک ہے میر گلوے میرے یا ناک ابطہ اسے بڑایا ہے پیش سے پوچھ لو دیتی ہے جو پیش ہی ہر دم خدا کی واسطے ہدم دل پر شور کے آگے </p>
<p> فروغ خستہ جان کی پردہ پوشی ہو ضرور کوئی محرم نہیں جز تیرے اسکے راز پہنان کا </p>	
<p> کہ برہم ہو گیا عالم دل جان میں ایمان کا حفاظت میں مری دیکھو فیضیاس حرام کا کہ ہرزخم جگر اک راستہ ہو کوئے جانان کا کہان ایسا مقدر جو بنے گل اسکے دامان کا ملا جاتا ہے گہرون سے عقیدہ ہر مسلمان کا خوشی سے کھلیا کیسا جو ٹوٹا ایک ہی ٹانگا ہر اک را اس پر ہی کج دامن دیر گریبان کا </p>	<p> یہ کس کا فرنے یارب وزن دیوار سے جہان کا بیا رستہ دل بیتاب نے پہر کوئے جانان کا زبان تیغ قاتل سے یہی پیچھا دل نے غنیمت ہے کہ خون میرا حنا پاسے قاتل ہو نہ رکھے اس قدر بے پردہ رو آتشیں حساب خرابی دوست کے کہد یہ یہ زخم جگر میرا برا ہوتا میرے دست تنہا تجھے لڑنا ہے </p>

<p>خیال اسکا بھی ہے برہمن جمعیت خاطر ہوا جنتش دامن نے یارب کر دیا کسے دل مفتوح کے آگے ذکر کو تر کسلے زاہد</p>	<p>کیسی زلف میں سب طور ہے خواب پریشان کا برنگ صبح مطلع صفا عالم کے گریبان کا پیاسے اسنے پانی سیر ہو کر تیغ بران کا</p>
<p>نکر زنتھا غفلت روز و شب ہے اسی فرغ اب تو کہ ہے وہ پر تو رخ اور یہ سایہ زلف پیچان کا</p>	
<p>نہیں ہے بسبب تناظر پنا اسکے سہل کا نشان کیا پوچھتا ہے نامہ بر تو کو قاتل کا شرارت دیکھئے جاوہ دکا کہ نہ چپا لینا نگاہ ناز کل پہ دھیں کہ چہ شوخی کہتی تھی اونہیں فرط نرا کتے سے مجھے زور قہارت ہے گئی جان اوتو آیا وہ ار دل ہم نہ کہتے تھو تیرے نالوں پہ چوبسں لیلی جیا گیا ایدل نکر تو ادنیٰ الفت میں ایدل خوف گراہی زبانی گفتگو کر نیکی صاحب کون حاجت ہے ستار سنگدل ان اشار کما ہے نام اسکا ملیگی دل کو کیونکر لذت اس کے دست خنجر کی</p>	<p>ٹھیکہ چاہتا ہے چوم لینا دست قاتل کا سر اسرفش سے وان پردہ چشم عمل کا سبب پہ پوچھنا مجھے مری بیتابی دل کا نہیں معلوم کیا شورہ ہوا قاتل سے قاتل کا ذرا کروٹ بدلتا فاصلہ ہے چند منزل کا نہیں آسان کما سان ہونا تیری شکل کا وگرنہ کیون نہیں کرتا جھنجش پردہ حمل کا ہر اک کا ثناء بیان کا میل ہے مقصد کی منزل کا اگر چاہو تو دل ہی دل میں کرو فیصلہ دل کا ستم و یکو چناب عشق اس بیلہ گردل کا سنا ہے پہلے لیتا ہے جان انداز قاتل کا</p>
<p>گھمنہ اتنا نکر تو ز مہر میری دھری پر</p>	

نہایت گرم ہے نالہ فروغ آتشین دل کا	
پہلے کہہ سکتے تھے ہم چشمہ اے سیاب کا کیون نہ وحیرت کہ ہر تار نفس پر شور ہے جلوہ فرماتا اتنی رات کسا انتظار ناز نہایا کچھ خطا باعث تھی اے باوصیا دیکھئے قسمت کہ مسکود دل ملا روز ازل کس قدر رویا تھا ملکہ شوق دیدار سے خوش نہ آیا کچھ مہین جگر گوشہ دشت جنوں صورت محراب خم ہونا یہاں پر چاہئے ابتدائے عشق میں سیاب کا ہمسرتا یہ	اب تو ہے ناگفتنی حال میں دل بیتاب کا اور نشان ملتا نہیں کچھ جنبش مضرب کا دل نے انکھوں میں کیا تھا فرش جو کھڑک کا حال جو گل نے نہ پوچھا بیل بیتاب کا اور بجائے دل مجھے چشمہ ملا سیاب کا نوحیب جانے لگا تھا دیدہ بیخواب کا مدتوں دیکھا تماشا عالم اسباب کا یہ صحنہ ہے اے زاہد مقام آداب کا اب تو ایسا بنا صح اس دل بیتاب کا
خاکساری کی اگر کو کچھ بھی تم کرتے فروغ بوریا ہوتا مست ایل بستر سجا کا	
کب خوش آتی ہے دل خستہ کو گلشن کی ہوا غیر کے ہمراہ وہ کہاتے ہیں گلشن کی ہوا نکست گل سے دماغ دل پریشان کیون ہو آشتی ہو درمیان صبر و دل ممکن نہیں پہر علایا آتش گل نے کسی بیل گل دل	اسکے سر میں سہری قاتل کے دامن کی ہوا کیا بند ہی تھا آجکل تقدیر دشمن کی ہوا گوش گل میں ہے بہری بیل کے شیون کی ہوا کیون پسند آئے لگی دشمن کو دشمن کی ہوا گرم ہے پھر روزن دیو کا گلشن کی ہوا

<p>جھک و حشی کہی پرا پنا صاف ہی کیجے ذرا حرص ہو کیونکہ دشمن سینہ پر نور کی آگ ہو جاتا ہے وہ بے ستے ہی کیا اثر کس قدر ہو گی ندامت او کی تیغ نائے تیرے اس جذبے کو ماننا صیاد تو</p>	<p>ہے گریبانوں کی دشمن کسے دامن کی ہوا ہے حد و دوازل سے شمع روشن کی ہوا لٹے کیا بگڑی ہے میرا ہوشیوں کی ہوا زخم کو میرے جو چو جائیگی سوزن کی ہوا جب اوڑھ لائے تجھے میرے نشیمن کی ہوا</p>
<p>زنگ کیوں اوڑھنے لگا رو گریبان کا فروغ کیا خوش آئی پہ پہنیں صحر کے دامن کی ہوا</p>	
<p>کیا کہوں کیا شور و شر ہو گا آرا دل میں تھا کچھ خبر ہو چکی نہیں کے قیس لیکن اس قدر جذبہ شوق گلو کہتا تھا کیا مضطر ہے واعظ اس کو بت سمجھ کر منع کرتا تھا مجھے جوشِ الفت کیوں نہوتا راہ الفت میں ہرگز لیکھا مقتل میں مجھ کو دل بظاہر کہینچکر حسن کی گرمی ہی آیا رو کیلی پر عرق واہ کیا لذت ہے تجھ میں لے دم تیغ ادا او کا جلوہ بسکے ہے غارتگر ہوش و حواس تھا ہجوم خلق جب تک میں تڑپتا تھا دہان</p>	<p>جب تلک پہاڑوں کی تپانیں بڑی شکل میں تھا ناز حجاز کے کا کہتا تھا کوئی محل میں تھا جب تلک تھا مجھ میں خیمہ جو کس شکل میں تھا میرے اُسکے درمیان جبکہ اتنی باطل میں تھا کر رہا تھا ناز گل ہر خار جو منزل میں تھا لیکن اس سے بڑے دشمن اور تباہ دل میں تھا یا مرنے کا نظر اس پردہ محفل میں تھا دم ترا بہر تہا تھا جب دم تر سے سہل میں تھا رات اس محفل سے جا رہا جو اس محفل میں تھا میرے دم سے اک تماشا کو چھ قاتل میں تھا</p>

وہ خفا کیونکر نہوتا دیکھ کر تجھ کو فروغ
رخ سے تیرے تھا عیان جو کچھ تیری دلیں تھا

آ تو سکتے ہیں مگر وہ آئین کیا
پروہا سے دیدہ سب فنا کی ہیں
جا کے کر سکتے ہیں شکوہِ حجب کا
جس کو تو حکم جانے کا ملا
کیا تیری خواہش ہے اے زخمِ کہن
دل کو جانے دو اگر جاتا ہے وہاں
ہیں یہ سب جو ہر اونیہ کی تیغ کے
شک سے دین جانِ قاصد بھیج کر
دل ہے بد آموزا و سکو بھیج کر
کر دیا ہم کو نکما ضعف سے
آج پوچھا دل نے جسے راہِ مین
حضرتِ پیرِ مغان کیا حکم ہے
گالیانِ ہم اوکے منہ کی کہا چکے
خونے نازک کے یہ گشتے ہیں فروغ

کہتے ہیں ہم ناز سے شرمائیں کیا
اونکے غم کی راہ میں بھڑائیں کیا
عذر اس جینے کا لیکن لائیں کیا
دل کے حق میں دیکھتے فرمائیں کیا
ناخنِ دستِ جنون بڑھ جائیں کیا
نا سمجھ سے ہا و سکو ہم بھڑائیں کیا
زخمِ دل کے ہم اونیہ دیکھ لائیں کیا
اپنے ہاتھوں آپ ہم مر جائیں کیا
اونکو ہم جو رستم سکھ لائیں کیا
اونکی تیغِ ناز کے کام آئیں کیا
بوسہ یا گالی تہنیں دلو آئیں کیا
میکدے سے آج ہم اوٹھ جائیں کیا
میوہِ چنت کو زائد کہا لیں کیا
جان و دل وقتِ رستم چلا لیں کیا

ہیں جنون سے تیرے سب واقف فروغ

دوست تجھ کو سپر بہن پنہائیں کیا		
دل سپارہ مرا صورت قرآن نکلا کیوں ہوا حسن کو منظور آئی یہ حجاب ہم تو سمجھے تھے دل زار کو اک گونہ نشین کشتی چرخ ابھی تک نہیں ڈوبی افسوس قابل صحبت عشاق ہی اب میں نرہ دیکھ کر داغ دل تنگ کے ظالم نے کہا اُسکے ابرو کو کما شیخ نے محرابِ حرم وہ جوانی نہ رہی اور نہ وہ شور و شرِ دل	کہیں وہ بت نہ کہے مجھ کو مسلمان نکلا عشق کیوں پردہ ناموس کے عریان نکلا ناز بردار متناسے حسینان نکلا کیا تنگ حوصلہ یہ دیدہ گریان نکلا در و مکلف ہر اطال لبِ رمان نکلا ہم اسے غنچہ سمجھتے تھے گلستان نکلا ہم تو کچھ اور سمجھتے تھے مسلمان نکلا شوق بے صبر سہی دور و کامہان نکلا	
قطرہ خون یہ نہیں انکسے ٹپکا ہے فروغ خود دل خستہ بہ گلکاری دامن نکلا		
تجھ کو نادان مجھے فرزانہ و عاقل سمجھا رکھ دیا غیر کے کاندھی یہ مرے سانے تھے ہو گیا سزودہ گرتے ہی تڑپنا کیسا اس قدر بے اثری اک دن لانِ افسوس مثلِ سبیل کے قدم راہ فنا میں رکھ کر خنجرِ ناز میں یا رب سے کہاں کی لذت	ناصحاً خوب ہی دانہ مراد لبِ سمجھا آہ کس بار کا مجھ کو متحمل سمجھا معنی پاس ادب کیا ترا بسمل سمجھا تیرے نالے کو وہ گل شور و خفا دل سمجھا پیشِ سخت کو میں قطع منازل سمجھا جس سے مرنے کو ڈیل زلیست کا صل سمجھا	

<p>باغ فردوس کو مین کو چھتاتل سمجھا موج و گرداب کو بوجھتی و ساحل سمجھا صفحہ دل کے لئے مین خط باطل سمجھا کیا وہ غنچے کو مرا ابلہ دل سمجھا عقدہ دل کی کشائش کو مین مشکل سمجھا تو نے کیوں نصیح نادان مجھے غافل سمجھا</p>	<p>تو نے دھوکا مجھے کیا بیخودی شوق دیا بحرِ فارحقیقت کو وہی تیر گیا الم دوست جو آیا تو الف کو اُسکے اے صبا چوڑیا کسلے لکراؤ سکو ویکٹر ناز کنی ناخن انگشت بنگار برہمن سے بھی ہون بڑ بکر مین ہوں کلشیدا</p>
<p>جلوہ سوز محبت سے کیسے مین فرغ داغ کو شمع دل زار کو محض سمجھا</p>	
<p>تم سے بڑ بکر دشمن جانی مرا ہو جائیگا ہم نہ کہتے تھے قضا کا سامنا ہو جائیگا اضطرابِ لبِ بیان مرا ہو جائیگا جب نقابِ دلٹو گے تم تو فیصلہ ہو جائیگا شام ہی کو آج تیرا خاتمہ ہو جائیگا رنگِ روئے گلِ بربک بو ہوا ہو جائیگا زلف کا قیدی ہوا کیونکر رہا ہو جائیگا کیا ششِ شیشہ دل کی صدا ہو جائیگا زریعے سے ہو چنل کیونکر خفا ہو جائیگا</p>	<p>جانتے ہو تھے یہ دل ملے کیا ہو جائیگا ویکٹر لی لے دال دا تو نے بت طناز کی گرزبان کو بند کر دیجگا شکوہ حسن یار مجھ میں دردِ انی میں جھگڑا ہی کچھ ہے شمع و اس قدر طولِ شبِ فرقت کا غم میل نہ کر اوسکی بومبی گرچہ مین آئیگی لے غلیب ہی عیث تو لے دال دان نمود خط سنی شاد گو کرے شاقیان یہ مالہ بلبل ہزار غیر ممکن ہے پریر دیون سے ترکِ اختلاط</p>

<p>گالیوں کی خونہ کیجے ورنہ لے آرام جان دست رنگین کو نہ رکیتے آتھیں خسار پر ذکر سے جس بیت کے اور جاتے ہیں سب ہوش و جاں</p>	<p>یہ لب شیریں تمہارا ہمیزا ہو جائیگا طاہر رنگِ حنا کا دمِ منہ ہو جائیگا اُسکے آنے سے خدا جانے کہ کیا ہو جائیگا</p>
<p>دل خیال پاکِ ناحق جبکہ تاسا ہے فروغ جب لڑگی آنکھ اسکا فیصلہ ہو جائیگا</p>	
<p>دیکھ لے گریہ ترے حق میں نہ بہتہ ہوگا زلت کو تاب نہ دو جان نخلِ جاگیگی جسمِ مین جان کے بدلے غمِ جانان ہے یہاں نگہِ ناز کو کیوں فکر ہے اتنی صاحب دام کا کل میں تڑپتا نظر آتا ہے کوئی نزعِ کیوقت نہ آئیں وہ عیادت کو مری پوچھ لو ناز سے اپنی مے دل کی حالت</p>	<p>دامن صبر مرا کچھ بھی اگر تر ہوگا فرقِ اسمین نہ کہی بال برابر ہوگا ملکِ موت جو آئیگا تو ششدر ہوگا فیصلہ دل کا مرے ایک ادا پر ہوگا ہو نہو دیکھیو میرا دل مضطر ہوگا طاہر روح مرا اور ہوا پر ہوگا میرا کتنا تو نہ مت کو کہی باور ہوگا</p>
<p>دستِ نازک سے امید نہ تھی ہکوفہ استدرا کا رہو دامنِ دل پر ہوگا</p>	
<p>ستم وہ ادا سے نظار تمہارا بڑا اس غرض کا ہو جس نے مری جان غمِ یار جب گڑے ہیں دیر و حرم میں</p>	<p>غضبِ پیرودہ قاتلِ شکار تمہارا جدا کر دیا دل ہمراہ تمہارا اسی دل میں ہو گا گزرا تمہارا</p>

<p>ضرور اس میں ہے کچھ اشکبار کیا اس نے راز آشکارا تمہارا تو ہو گا بہت کچھ خسار تمہارا مرے دل میں ہے کیا اجازت تمہارا یقین ہے کہ ہو جائے پیارا تمہارا ابھی ایک ہو دل ہمارا تمہارا ہمیں ہے فقط اب سہارا تمہارا ہوا جسکو حاصل نظر تمہارا اگر سامنا ہو ہمارا تمہارا</p>	<p>مراد دل بھی سی کرے یوں عداوت سزا دل کو دو تم کہ بیتاب ہو کر اگر نقد جان رونما نہیں لو گے نکل جاؤ اے درد و اندوہ و حسرت سکھاتے ہیں ہم دل کو دشمن کی چالیں مروت کرو یا کچھ انصاف صاحب کیا دل تو لے نالہ و آہ و زاری دو عالم کو لاتا ہے کبہ نظر میں ہمیں ہم ہوں پریش منصور صاحب</p>	
	<p>فروغ جگر خستہ و بے نوا کو ششوع الالم ہے سہارا تمہارا</p>	
<p>افسوس کہ دل نے ہمیں رکھنا نہ کہیں کا میت پتہ ہے نہ مکان کا نہ مکین کا کیون فاش کریں پردہ کسی پردہ نشین کا کرتے ہیں بہت پاس دگے شہ نشین کا بازار میں بکتے ہیں یہ شرہ ہے نہیں کا داغ دل ناشاد بنا داغ جبین کا</p>	<p>دنیا کی نہ کچھ فکر نہ کچھ ہوش ہے دین کا کیا ذکر تنہا کا یہاں دل ہی نہیں ہے ہم ذکر کبھی سوز نہاں کا نہیں کرتے لے دل غم جانان کی نمود شکنی دیکھ گلشن میں رہتے جو کھانتے یہ گل سجدہ نہوا ایک مہی مقبول ہمارا</p>	

<p>کمد و کوئی ناصح سے بہت بھونہ چھپرے</p>	<p>معلوم ہے سچاں ہمیں خلد برین کا</p>
<p>سجھا دو فروغ اس دل خود رفته کو اپنے ہمسے نہ کرے اب نہ کہی ذکر کہ سین کا</p>	
<p>میکرے میں جا کے واعظ کیا ہی بتر ہو گیا سپر ہوا کا شانہ تن میں ہجوم سرخ و غم دست نازک آپکا صد شکر محنت سے بچا ہم نہ کہتے تھے شب بچران کا کبچے بند و بست ناز کیا کیا اپنی بیباکی پہ تھے سیاب کو دل کے باہر کوئی دم آتا نہیں کیا اس پر سخت تھی منزل گر طے ہو گئی کس لطف سے</p>	<p>جام سے کو دیکھ کر جاے سے باہر ہو گیا تیرا مسکن جا امن غیر دن کا سپر گھر ہو گیا خود مرانا لہ گلے میں آگے خنجر ہو گیا اب یہ قصہ طول سے زلف معنہ ہو گیا دیکھ کر کل اس دل مضطرب کو تشدد ہو گیا میری حسرت کا خیال یا رہس ہو گیا دل کا شوق اور شوق کا جو درد رہس ہو گیا</p>
<p>ہم تو اپنی چشم کے ممنون منت ہیں فروغ پروردہ پوشش کش دل دیدہ تر ہو گیا</p>	
<p>سسر ہوا تن سے جدا تن بوجہ بے ملک کا ہوا رات بھکو پہ ملا تھا او طرف جاتا ہوا مٹ نہیں سکتا تھا یہ تقدیر کا لکھا ہوا جان آجاتی ہے تن میں جب ذرا لکھا ہوا پہر غمزا کیا ہے کہ جب یہ زخم دل چھا ہوا</p>	<p>کس قدر احسان مجھ پر تیغ قاتل کا ہوا اس دل پیمان شکن سے تنگ ہیں ہم کس قدر کیون نہ کرتا جہد سائی ان ہون کی دیرین شام سے در کو کھتا کرتی ہی چشم وصل جو چھٹیر سے غافل نہونا ناخن بیدار</p>

<p>اور زخم ایسا کہ جس پر ہونک چڑکا ہوا منقین کرتے ہوئے وہ میں فغان کرتا ہوا</p>	<p>لطف الفت کا جیسی ہے جبکہ دل میں خیم ہو لطف ہو گا حشر میں جب جائیں گے دونوں ہم</p>
<p>کیا فرہ ہے قصہ در محبت میں فروغ قیس پہونچا تھا کما نیک حال دل کتا ہوا</p>	
<p>کہ کہا دل نے سیر گہ میں پیرا دیا طاہر رنگ چمن بہا کہ صیا دیا ہو شوق تھا ہے تو کتا ہوں کہ جلا دیا تیری قسمت کہ وہاں تو نہ بھی یا دیا ناوک غزہ گیا خنجر بیدا دیا دام کے ساتھ چہری بھی صیا دیا ایک میں ہوں کہ نہ ہو کے کہی یاد دیا لطف کے پردے میں لپٹا ہوا جلا دیا کہ تصویر بھی مجھوں کی کہ ہستا دیا</p>	<p>اسل دا سے ترا غم و ستم اچا دیا بوئے پیر میں دلدا صبا لاتی ہے بیخودی میں مجھے کس درجہ ملی حیرت میں گیا وان مگلا دیا نہ کیا ذکر ترا کہی جہان سے خالی نہ ماخانہ دل گل شکین ہو با کہ تجھ کو آبل دل ایک تو دل ہے کہ ہر دم خیال کا دین پرستش یار کے انداز نے مارا مجھ کو ہوں وہ عاشق کہ مجھ کو میکے کچھ دین</p>
<h2>غزل دوم</h2>	
<p>میں غم دل ہوا کہ وہ دامہ صیا دیا کچھ اثر تم میں نہ اے نالہ فریاد دیا</p>	<p>ساتھ تیرا گیسو جو مجھے یاد دیا وہی تو رہیں تصور کے بھی نکلے اتنا</p>

<p>گر کہوں کچھ تو ہو خنجر کو ہوس خنجر کی کچھ عجیب حال ہے بیمار محبت کا ترے ہو گیا شکوہ تاثیر وفا سے صد شکر جب ہوئی قتل میں کچھ تیغ تغافل کی صورت سحر و ایدل ترانا کہ کیوں آج اے تمنائے دلی عید مبارک تجھ کو جلوہ فرما جو ہوا دیر کے باہر وہ بت آئینہ دیکھتے ہو خوف سے عالم نہ کہے</p>	<p>تہ خنجر جو مجھ لطف خدا داد آیا جب طبیب آیا تو چلا یا کہ جلا داد آیا لب پہ ہو لے سے اگر شکوہ بیداد آیا ناوک غمزدہ وہیں بر سر آمداد آیا کیا تجھ یا کسی کا قہر آزاد آیا گلے ملنے کو تیرے خنجر نوا داد آیا دیکھ کر کہہ پرستوں کو خدا یاد آیا جو کیا تھا ترے لگے ستم بجا داد آیا</p>
<p>میں جو دیوانہ لب ہون تو ہر پاس فروغ بیڑیاں لیکے رگ رسل کی خدا داد آیا</p>	
<p>داغوں کا دل کے کوئی بھی پرسان نہ تھا کس دن حضور ناز مرا امتحان نہ تھا شب کو جو لب پہ نالہ آتش فشان نہ تھا دل میں تمہارات درد مگر دم بخود تھا دل بیوجہ چپ ہاتھانہ میں سنکے کل وہ بات یہ شوق دل وہ راہ چلا یا کیا مجھے کیا خوب تھا وہ عہد طبیعت کہ جن دنوں</p>	<p>اوس بلغ میں تھے ہم کہ جہان باغبان نہ تھا کس دم گلے چنچہ بڑیاں وہاں نہ تھا سہلو میں کی نظر تو دل خستہ جان نہ تھا جلتی تھی ایسی آگ کہ جسم میں ہوا نہ تھا پاس لب تھا وہ نہ میں کچھ بیزبان نہ تھا جس راہ میں کہ راہنما کا نشان نہ تھا ناموس پردہ دار کا نام و نشان نہ تھا</p>

<p>کچھ ہی خیال سبیل باغِ جنان تھا جس سرزمین پر ہم تھو وہاں آسمان تھا اتنا تو تیز تو سن عمر روان نہ تھا</p>	<p>کرتا تھا سیہ کو چمکیسو کی روز دل کٹتے تھے کس مسرت و عشرتِ رات دن چڑھتے ہی اس پر کرتے ہیں بس کرب و سوا</p>
<p>زندہ ہے فراق میں ہم کس قدر غم ہمسا ہی کوئی زیرِ فلک سنت جان نہ تھا</p>	
<p>مکان چھچھلا یا پہلا سا بگن ہو چکا چار غم ہوش کو کیوں آتے ہی آ جاں ہو چکا جب اوس پر پڑے کسارا صفتِ روتان ہو چکا جگر کی آگ نے کیا خانہ سود و زیان ہو چکا فلک پر نسر چلایا کہ میرا آشیان ہو چکا دل عالم کا سارا خرسن تاں تو ان ہو چکا ترے کانوں میں اہل کرنے کیا آ جاں ہو چکا ترے س گرم رفتاری نے عمر روان ہو چکا</p>	<p>تپ ہجرانِ دل کے بعد ہم نا تو ان ہو چکا حیا تو تھی ادنیٰ کو زیرِ دید و دل کی تب اس نل کو ہوئی امداد کبر غش سے کچھ نصرت غم و شادی نظر آنے لگے دونوں میں کیاں سہنیں معلوم کئے نا لہا گے گرم سے شکو کیسے کان کی سبیلِ غضب سے بڑے جسے بتا تو رات کیا سرگوشیاں کاکل ہی ہوتی ہیں تناؤن کامری جب قدر سامان تھا دل میں</p>
<p>جہاں تک دیکھتا ہوں بزمِ مین سکتے کا عالم ہے فسون کیسیا یہ تو اے فروغِ غمِ خونِ بایں ہو چکا</p>	<p>جمع نایاب سحر</p>
<p>ہزار آفت کا آ جانا ہوا آ کر طبیعت کا محبت کا بڑا نا معجزہ نہ انکی عداوت کا</p>	<p>نہ پوچھو حال کچھ مجھے دل مضطر کی خوشی کا عداوت کا بڑا نا خاصہ میری محبت کا</p>

<p>حیا شوخی پر غالب ہو نہیں سکتی تو ہر ایک تپش میں وہ ملی لذت کہ سودل جھکو کر بیٹے بہت صد اڑھٹائے پر نہ نکلی کیسی صورت بولائیں کس طرح نرم طرب میں اپنی وہ جھکو دل بیتاب ہے توڑا اسی ہی جھپٹین کر کے کیا ہی حشر برپا نالہ و فریاد و زاری نے تخل اس قدر شایان نہیں آگیا کہ جہان عبث کرتا ہے تو ذکر اس میں اے زاہد</p>	<p>اشاہ ہو کے بجاتا ہر کیون چشم عنایت کا تو ہر اک دل مرا شتاق تہ پاسو جرات کا مجھے اعلان پر اپنی گمان سے اپنی حسرت کا سمجھتے ہیں کہ یہ اک دور ہے پہلو عشرت کا ذرا سا رنگ بیا تھا سلسلہ صاحب سلاست کا گمان ہے شامِ فرقت پر مری صبح قیامت کا منہایت بڑھچکا، حوصلہ شبہا فرقت کا نہ خائف ہوں میں دوزخ سے نہ طالب ہوں جنت کا</p>
<p>فروغ اس ودا کی پر خازین پرسان آگوں اپنا مگر ہاں اک خیال و سکا کہ ہے مخمور وحشت کا</p>	
<p>کہا دل نے تھا دیکھ ساری خلائی کا دل مضطر ہے کیونکر دور ہو کھٹکا جدائی کا خطا ہے دل جو کچھ یا کچھ غرور حسن کا ایا اگلی عالم دل کا ہی کیا باقی کوئی گوشہ مرا نالہ صد طوطی کی ہے نقار خانے میں حرم سے دیر کو جاتا ہے ایمان صورت قیدی ہماری خاکساری کا مقلد ہے گہر دانہ</p>	<p>کہ جو کچھ ہے سو ائینہ ہوا و سکی خود نمائی کا یہاں انداز ہی حسبِ وجہ کی آشنائی کا سب کچھ تو بہلا نظر ہوا ہے اعتنائی کا اڑھٹا، غل جو دان پہ فوج مڑگان کی چٹائی کا بڑھ ہے کس قدر اب شور و سکی دلربائی کا بتوں کے حسن میں کیا زور ہے ساری خلائی کا یہ کیون کر دیتی ہے ہر اک عالم صفائی کا</p>

<p>نظر جہ اڑھاتے ہیں تو ہو جاتا ہوں بے مل چلا آتا ہی سوے بزم سے وعظ کوئی گمرد میں ایسے وصل کل اسے تیغ نازیا ہوں طاب</p>	<p>نشانہ بنگیا ہوں دیکھتے تیر مہوائی کا کہ عشوہ دختر رز کا ہی دشمن پارسائی کا کہ جبین نام کو بھی کہہ نہ لو اٹھکا جہائی کا</p>
<p>فروغ اللہ اکبر اس شکستہ ل میں یہ لذت کہ کوسوں بہا گئے ہوں نام سنکر مویائی کا</p>	
<p>کیا نالہ بے مل کے جو شکوہ بیوفائی کا مے نالہ کو کیوں دیتے ہو طعنہ نارسائی کا یہ دور اندیشیاں دیکھو دل سنجہ الفت کی لقب سے زندگانی یا آئی وصل کا کسکے دل نادان وہ کا فر زلف پہا نسی سچکھو پگی ادھر ازل زمین اور اوس طرف گردن چکرین جواب پناہی کا صبح دہی ہو کہ مجنون نے درستی شکستہ ل ہوئی کہ بزم باتوں سے</p>	<p>کہا خندے گل کے ہی یہی پاس آشنائی کا یہ کیا کم ہے کہ ڈنگ بج رہا ہے آشنائی کا اسی سچی سچی پہلے اسکو تھا اکسار مہائی کا یہ مرگ ناگمان نام ہے کسکی جہائی کا اگر کچھ بھی گھلاو ان جرم ذوق آشنائی کا ایک شمع ہے اور غمخیز کی کا فر ماجرائی کا دیانتہا شکے اوسانہ تمہاری نثار خانی کا کیا ہے کام موم شہینے یان مویائی کا</p>
<p>فروغ افسوس اتیک کو چہ قاتل ہو غفلت اے نادان یہ موقع پر کہاں سخت آزمائی کا</p>	
<p>غم کربیلی کا ہے قاتل ہمارا نگاہِ ناز ہے اور دل ہمارا</p>	<p>کفن ہو پردہ محمل ہمارا نصیب برق ہے حاصل ہمارا</p>

<p>کوئی انداز ہے قاتل ہمارا نہ تھا دل صید کے قابل ہمارا کیسا غم ہے ہم منزل ہمارا پہنسا ہے اسمین شاید دل ہمارا کٹا یا سہر محفل ہمارا کنچا ہے ہمبے کیوں قاتل ہمارا کہلیگا عتدہ مشکل ہمارا ابھی گھر کئی منزل ہمارا کہ طوفان ہے لبِ ساحل ہمارا نقص ہے یہ سب باطل ہمارا ہمیں کو جب ذبہ کامل ہمارا</p>	<p>گواہی ہے رہا ہے دل ہمارا کرم ہے تیرا لے صیا ورنہ اوٹھائیں بیکسی کا کیون ہم ہمارا نہیں بیوجہ پیچ و تاب کا کل ظہورِ روزِ دل نے شمع آسا لے دل آج مثل تیغِ غمرہ ترے بند قبا کے ساتھ شوخ ٹھہر سکتے نہیں ہم لاکان پر بنایا عشق نے سہکودہ دریا کمان ہم کو کمان وصل کا عشق لے جاتا ہے اوس کو چہین اولٹا</p>
<p>فرغ اب تو کیسے لطف سے بھی سببت ہی نہیں یہ دل ہمارا</p>	
<p>حال کیا ہوتا ہے دیکھیں چشمِ مہرِ ماہ کا یہ کمان رتبہ کہ مجرائی ہو اُس درگاہ کا خاص ہے فیض اس سرکارِ عالیجاہ کا طور کہہ کہہ بار میں ہے میرے درِ آہ کا</p>	<p>پہرہ ہوا آج زورِ دن پر ہماری آہ کا مہرِ اک ذرہ ہوا اُس مہر کے گردِ راہ کا بارگاہِ عشق سے ملتے ہیں داغون کے دم سانا اُس برق و شگ آج شاید ہو گیا</p>

<p>پاؤں پہنے کا نہیں اس بندہ درگاہ کا کیا چلن بگڑا ہے میرے نالہ جانکاہ کا دیکھلے پرواز پر تو مرغ بسم اسد کا نام ہی لیتا نہیں اب کوئی نادشاہ کا بول اوٹھے آخر کہ آگے نام ہے اسد کا</p>	<p>کیوں ڈراتا ہی تو اوقاتِ اڑان سے جلد سر اکیدم ہی راہ پر سید ہا نہیں جانا کبھی اے علم اس لب جان بخش کو جنبش میں ایکدم دیکھئے فرمانروائی بارگاہ ناز کی شان و شوکت دیکھ کر اس بت کی سبیلِ حرم</p>
<p>غیرت خورشید نقش قدم او کا فرغ اوس سے کرتا ہم سری کیا سر پہراتا ماہ کا</p>	
<p>درد اسکا جب ذرا ہی کم ہوا اب گوہر میرے حق میں ہم ہوا حسن کا خود اونکے کیا عالم ہوا میرے دل کا خوب ہی ماتم ہوا بڑھتے بڑھتے ناخن ضیغم ہوا پہر وہ کیوں آہنگا اسکا غم ہوا تیر تو اسکا ترا ہم دم ہوا کیون مزاج زخمِ دل ہر دم ہوا یاں تسلیم اپنا ختم ہوا لوتھم کہنا ہمارا سم ہوا</p>	<p>اس دل غم دوست کو کیا غم ہوا تاب دندان دیکھ کر سیدم ہوا کیا کہوں کل دیکھ کر انکی ادا حسرت و اریان کی مجلس میں ات آفرین اے زخمِ دل خود تیر اشوق غم نہیں اسکا کہ وہ دل لگیں کیوں ہے اے دل سگنوں میں کما یاں تو مرہم کا خیال آیا نہیں وان ہوئی تیغ نگہ جدم سلم کیا وہ بگڑے عشق کی تصدیق سے</p>

<p>تو حرم ایدل میں نامحرم ہوا دل گیا غم کو نہایت غم ہوا خندہ گل گرئیہ شبہم ہوا زخم دل کب طالب مریم ہوا جب ظہور سرور عالم ہوا</p>	<p>تو ہوا گمراہ سکائین جوان نصیب کیا محبت تھی دل غم میں کب دیکھ کلاس گل کا حسن نگاہ تشنہ خون کیوں ہوئی میری تیغ ہو گیا گل رونق افروز ظہور</p>
<p>مہر رخ کی دہوپ دکھلا دے فروغ آنکھ کا پردہ مرے جب غم ہوا</p>	
<p>روینہ کا موجد</p>	
<p>جسے کئی کے ہے قابل آستان آفتاب نہ پر بنے ہیں کج ہم میں زبان آفتاب بڑی گہٹی اوس زور سے تو قیڑاں آفتاب ماہ کا شبہ میں پتہ دن میں نشان آفتاب جس کا نقش قدم ہے تو امان آفتاب جب فلک پر کچھ نہ تھا نام نشان آفتاب اپنے ہر داغ جگر پر تھا گمان آفتاب بارہا تھے کیا ہے امتحان آفتاب</p>	<p>آستان یار ہے خاطر نشان آفتاب سپہ خیال رو جاناں جاؤ فرما دل میں ہے زورہ کوئی صنم سے خلق نے نسبت جو کی جب سے اولٹا ہو نقاب شمع نے متاثرین وصف او کو رو سنا بان کا ہلکایا ہو سکے کب سے ہم شمع رخ کی چہرہ ہی تھیں جلو کرتا عکس رو یا دل میں جڑ زن رو برو او کے نہ ٹھہرا جب ہوا وہ بے نقاب</p>

نقش پاؤں کے کسنے دی ہر نسبت افرغ
آسمان پر ہے دماغ عروشان آفتاب

آرزو سے دل کا جب چاہا جواب	تیغ سے بولے کہ بے اکا جواب
نامہ برنگر چلی خود آرزو	دیکھئے لاتی ہے اپنا کیا جواب
بے سقدریہ دل مکر ہو گیا	صاف مگو یوں نہ دینا تھا جواب
تو سوال بوسہ ہی اتنے دہان	اُس دہن کی طرح ٹھہرا جواب
دل کے کسنے پر عمل پہنے کیا	ورنہ ہم دیتے بہت اچھا جواب
حال زخموں کا نہ مجھ سے پوچھے	ایک دل جیسے گلشن کا جواب
ناز و لوہا ہے مجھ کو گالیاں	نالہ دل بان فرا دینا جواب
جب بان زخم لا لایگا سوال	وہ زبان تیغ سے دیکھا جواب
سب والوں کا ترے لئے محتسب	مے رہا ہے قلقل مینا جواب
خواب غفلت میں نہیں ہو میں فرغ	سوچتا ہوں اپنی غفلت کا جواب

خامشی کو میں رضا سمجھا فرغ
وصل کی شب جب کچھ پایا جواب

کم لگایا کیجئے منہ ہے بڑی پرفتن شراب	سر پہ چڑھ جاتی ہے مثل نشہ دیشمن شراب
اوسکی قدرت کیسا ہوں تیری نگہیں دیکھ کر	دو پیالوں میں سیر کیوں کر یہ لاکھوں شبن شراب
میں خدا ناخواستہ قاضی نہیں اعظا نہیں	کسلے مجھ سے چپا تے ہوتے دامن شراب

کیا سخاوت مجھ کو جب رونو کا حاصل ایک ہے

خون لپٹا ہوں میں اور وہ بت پر فزع

طے کیا کرتا ہے دم میں و نون عالم کو فروغ

کس قدر ہے دیکھئے یہ گرم رو تو سن شرب

پہر نالہ سے دل گل روان ہے اب

دیکھو تو اُن کے تن میں سر جان کہاں ہے اب

رخ سے نقاب سنے تو ای دل دلا دیا

اے بونے گل نہ پھیر میں دیکھ تو ذرا

کہتا ہے درد مسکن لب سے دل تو پہر

اوس بے دہن کے رو برو چلتی نہیں ذرا

وہ آنکھ پہیر لیتا ہے رخ کر کے اس طرف

دل ہو گیا ہے ناقہ لیلیٰ کا سا بان

دل کی پیش نے تن کا یہ کیا حال کر دیا

مانع نہیں ہے اب تو کسی کا بھی انتظار

اور پوچھتا ہوا کہ وہ یوسف کہاں ہے اب

اک بات تم سے کر نیکو باقی غنائ ہے اب

ہستی کا تیری پردہ فقط درمیان ہے اب

وہ دل وہ دلولہ وہ طبیعت کہاں ہے اب

اے نالہ تجھ کو کیوں ہو لال کہاں ہے اب

کہنے کیوں سٹے مرے منہ میں بان ہے اب

تیر نظر کجی پہر بنگ کہاں ہے اب

اے نالہ صرف پردہ محمل گران ہے اب

ہر بال پر گر گد دل کا گمان ہے اب

بیوجہ کیوں یہ ٹھہری ہوئی لب جان ہے اب

دیکھو دماغ اس سر شوریدہ کا فروغ

سایہ ہی زلف یار کا اسپر گران ہے اب

روایت با فارسی

واہ معلوم ہوا ڈر گئے تلوار سے آپ

جھجکے اے حضرت لال برو خنڈا روی آپ

ہم سمجھتے ہی نہیں سنت الفت میں گو ہر وصل کی امید ہلاکوں کرے ہم سہی کرتی ہے ابرو تمہاری شمشیر بوسے کے دینے میں کچھ عذر نہ کیجے صبا زلزلے شرکان کی اوٹھائی ہر چٹائی ایدل وعدہ لطف تو کرتے ہیں مگر عرض یہ ہے مدح انکار لگے کرنے مجبوری مسم کیا عداوت کے بھی نہیں ہوئے ایکان نمک زخم کاری کی طرح پتھر ہیں خون تو ہوئے نامہ براہ لے اپنی یہ دل اپنا مطلب آپ خود کان نمک ہیں چلے آئیں بخون	باتیں داب کی کیجے کسی ہشیار آپ جان بیعانے میں لیتے ہیں خریدار آپ کیجے دو ٹکڑے لے ناز کی تلوار آپ ورنہ گہلریگا شوق کی تکرار سے آپ اتجہ عقربے ڈرینگے نہ کسی سے آپ کریں آگاہ ہی اس لطف کی مقدار سے آپ جبکہ بیزار ہوئے خواہش اقرار آپ دور سے ہیں جو اتنا دل انگار سے آپ اور اے حضرت دل ملے شہکار سے آپ جا کے خود عرض کر گیا بت عیار سے آپ ہونگے شرمندہ نہ ہرگز دل نگار سے آپ
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

گردش چشم صنم سے ہو گیا زار فروغ
خط موہوم بنے گردش پر کار سے آپ

ردیف تارے شنائے فوقانیہ

بتائے نل رہا تو کسکے گہرات ردان تھا چشم سے فوارہ خون	پہرایا تو نے مجھ کو در بدر رات نہایت خون نل تھا جوش پرات
---------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------

<p>اوس کی رات تھی عیش و سیکا خطمہ نے مجھے بے یار پا کر کیکی چشم کی گردش سے عالم سنا تو کچھ مر افسانہ لیکن</p>	<p>سے آرام جان تم جگے گم رات رگ جان پر لگائے نیشتر رات مترہ کی طرح ہتا زبرد رات بہت بھجکے وہ فنون جاگ رات</p>
<p>فروع اوس رخ کی افشان کی ہوس میں ثریا پر رہی سیری نظر رات</p>	
<p>کیکی ناز کی کاہتا جوڈر رات او دہر بس بس دہر جوش ہو تیا بہت بگڑے وہ گستاخی پہا کی نہ پوچھو حال میرا تم لکیر میں ثوابت وار تھے حیرت میں سیار وہ اگر پہر گئے دم بہر نہ ٹھہرے</p>	<p>نہ نکلا دل سے نالہ تا سحر رات کٹی اسطرح قصہ مختصر رات بنی تھی میری دل کی جان پر رات لگا تہا دل پہ اک تیر نظر رات جو تھا وہ جلوہ فرما بام پر رات مرے گم شام ہی تھی سحر رات</p>
<p>فروع اوس زلف رخ کے عاشقوں کو خبر کیا ہے کہ ہر دن ہے کہ ہر رات</p>	
<p>لبوں پر ہے دل بس کی حسرت لکھا تھا یوں کہ دونوں سا نکلیں چشم کی دل میں مثل غار کتاب</p>	<p>نکل اوغیر مت اقل کی حسرت ہماری جان کی کی دل کی حسرت خیال دوری منزل کی حسرت</p>

<p>ہماری سعی بجا صل کی حسرت سراپا بنگیا میں دل کی حسرت یہ کسکی گرمی محفل کی حسرت کھف افتادہ ساحل کی حسرت تو دیکھو پھر نہ کامل کی حسرت</p>	<p>دکھاتی کیا چو دیکھیں لگے چلکر نہیں معلوم کسی آرزو میں جلاتی ہے ہمیں درپردہ یارب بیان کرتی ہے میر دل کی درد جو آئین چو دھوین کو وہ لب بام</p>	
	<p>عداوت اونکے دل کی ہو گئی ہے فروغ بے نوا کے دل کی حسرت</p>	
<p>کوئی دن میں نظر ایگی نہ گھر کی صورت کبھی دیکھو نگاہ میں آہ سحر کی صورت کیا بنا ہے گرہ تار نظر کی صورت دیکھ پاتے مرے ناچو اثر کی صورت ہو گئی تیری تو بہن گل تر کی صورت دیکھنا چاہیے اب کے جگر کی صورت رہ گیا درجی پہ میں پردہ در کی صورت ترک جان نہ یہاں آغاز سفر کی صورت</p>	<p>ہمنشین گر ہے ہی دیدہ تر کی صورت نہ دکھائیگی اگر آج اثر کی صورت کمر نازک جانان سے پٹ کر دل ناز نہیں معلوم کہ کیا شش پہا کر دیتے پردہ گل میں جو تھا اسکو نہ دیکھا بیل صدمہ دیکر مجھے دیکھا کہ ہے زندہ تو کہا حسن کہ عجب نے اندر مجھے جانے نہ دیا دوستو چو نہ کہچہ منزل مقصود کا حال</p>	
	<p>انتظار بت عیار میں در سے فروغ در سے آنکھیں ہیں لگی حلقہ در کی صورت</p>	

<p>ایک سست کملی آنکھیں ہیں کی صورت ذکر خورشید قیامت جو کیا واعظ نے کوچہ گردی نہ کرو اتنی کہ چپ جاو گے جب بٹایا بھینچ بیٹھ گئے دل کی طرح مر کے چاہا کہ چوٹیں عشق کمر سے لیکن بزم پر تھی جو تیری نگاہت گیسو تو تنک گو خیر انجی نہیں مجھ کو مگر اسکے لئے خط خورشید ذرا اور جو ہوتا باریک</p>	<p>اپنا گھر جانے آجاو نظر کی صورت پہر گئی آنکھوں میں اوس تنک تیر کی صورت ایک دن گرد تیشی میں گیسو کی صورت جب دٹایا تو ادٹھے وردج کی صورت نظر آئی نہ عدم میں ہی سفر کی صورت جلگیا تنک کی آتش سے اگر کی صورت اوڑتا پرتا ہوں میں عالم میں خبر کی صورت تو میں کہتا کہ یہ سحر او کی کمر کی صورت</p>
<p>شب حجاب میں رہتا ہوں میں بیتا فوج اوسکی صورت سے جو ملتی ہے تیر کی صورت</p>	
<p>گر پڑی کچھ مرے تنک تیر کی صورت چشم برآپ رہا کرتی ہے شل شب نیم حیرت حسن تو دیکھو کہ مری آنکھوں میں جیسے کی زیب کمر پارے شمشیر ادا اے گل اسے کہتے ہیں لطافت کہ بھی سیمبر کو مری کیا تو کہا گل نے یہ شوخ تیری تسبیح سیڑھتا ہے عم دل زار</p>	<p>ہو کے حیران کہے اندر سے بشر کی صورت آپ ہستے ہیں بہت کیوں گل تیر کی صورت تنک تک ملتے نہیں آج گیسو کی صورت دیکھنے میں نہیں آتی ہے سحر کی صورت نظر آیا نہ کسی کو وہ نظر کی صورت کاش اے مرے غوش میں تیر کی صورت ہے ہی میری صدیاد جگر کی صورت</p>

شگفتی بزم نے کیا کام کیا راست فروغ
کہ ہوئی مجھ سے نہ کافر کو مفسر کی صورت

<p>اب تو پردے سے نکل آؤ شکر کی صورت خط بھی کافر کا جو آیا تو خط سر کی صورت ایک ہے پاپے صنم اور سر کی صورت اوسکا ہر برگ ہو غور زیر تبر کی صورت ہے یہی اپنے سفر اور نظیر کی صورت زلف تک اُسکے ہے اک یہی گریز کی صورت اُدھر گئے ہوش ہمند کے شکر کی صورت اُسکے نالوں سے متغیر ہے اثر کی صورت تیرے ہر عیب میں ہے لاکھ نہر کی صورت کیون ہے پر شور نگدان مرے سر کی صورت وصل بازو کے کہوترے ہو پر کی صورت</p>	<p>ایک دست کھڑا ہوں میں شجر کی صورت اُدھر گئے ہوش مرے دیکھنے مضمون عتاب زیب پارنگ حنا و ان ہیماں بازنگ تو وہ قاتل ہے کہ گرسایہ فگن ہو گل پر چلکے اُس کو چے میں پیوید زمین ہو چیا ہو حنا سے کھن مشاطہ دلا خون ہو کر دیکھ کر حسن کی گرمی کو تیرے ارکان اونسے کیا دل کو ہوا سید تر حم جنکو کیون مطبوع جہاں ہو تر ہی ششام ہی یا بدگمانی میری ساکب ہے رقابت تجھ سے کیا عجب ہے کہ خود اُدھر کر یہ مراناہ شوق</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لاغری اپنی سلامت رہے جس سے کہ فروغ
رہتی ہے پیش نظر او کی مکر کی صورت

رویتاے ہندی

جب جانیں تراخوب سے ہی تیغ نظر کاٹ
اک دین غل مضطر کی سپر کاٹ

<p>بلند نہ عاشق کا حق زخمِ جگر کاٹ اے غمزدہ رہزنِ توره جذبِ اثر کاٹ طوطی کی زبان بہرِ خدا صورتِ پر کاٹ سروِ سکا تو اے خنجرِ برگِ گل تر کاٹ تو دوشہ بُترگانِ سحر اک تیرِ نظر کاٹ تو مثلِ قمرات کو بخیرِ خوف و خطر کاٹ</p>	<p>موقوف ہوئی کیونکہ نکلِ فشانِ خندہ ایک خلق ہے سرگرمِ فغانِ یکیکِ وہ رخ یوں تیز چلتے تیرے لبِ لعل کے آگے کرتی نہیں بلبلِ ادبِ گوشِ نزاکت تابِ نگہِ شوقِ نزاکت کو کمان ہے اے ماہِ ترے بامِ پہ پہ کی سائی</p>
<p>کتنا ہے بجا اوس سے فروغِ اسکا و عارض چلکر چمنستان میں رنگِ گل تر کاٹ</p>	
<p>دلِ پناہی مشلہ</p>	
<p>سب جا چکے جہانِ آئی قضا عبت رکھتی ہے تو امیدِ اثرِ اے دعا عبت اب اے نگاہِ نازیہ مستحقِ جفا عبت بولے کہ زندگی سے امیدِ وفا عبت ایدل تو اُسکے اسطے کافر ہوا عبت اب تجھ کو قصد ہے مگر آزار کا عبت کرتے ہو دل کیو اسطے فکرِ سزا عبت</p>	<p>باقی تھا کون کی یہ دوبارہ ادا عبت وصلِ نگارِ جبر سے بڑکھو جہانستان دل میں وہ تاب اور وہ طاقتِ بین ہی میں نے کہا کہ آپ تو ہیں میری زندگی اوس بسنے بات بھی تو نہ کی تجھے کین یکسان ہیں مجھ کو راحتِ رنجِ اسی ستمِ شعا ملے ہوئے کو مارنا بے سود محض ہے</p>

<p>کوشش پے کشائش بند قبا عیث گستاخی ہو معاف یہ شرم دیا عیث قاصد کی بازگشت کا ہے اسرا عیث پہر محب کو بت پرستی سے ہر دکن عیث کتے ہو میرے نالے کو تم نار سا عیث</p>	<p>عقده ہے میر دل کا وہ دست آرزو شوخی کا زور شور اور اس دل کی پیڑ چاڑ مانند عمر رفتہ پہرا دان سے کب کوئی کعبے کو گرین جاو گناوان ہی تو سنگ سے تم مجھ سے بات کرتے ہو کیا کم ہے یہ اثر</p>
<p>مقبول ہو چکی ہے دعا و رکی فروغ کھاتی ہے اپنا خون جگر یہ دوا عیث</p>	
<p>روایف حبیب مسیح</p>	
<p>اس قدر کیوں حضرت دل آپ گہرا تہین آج ہم کو سمجھاتا جو دل ہم دل کو سمجھاتا تہین آج کو چہ زلف منہ میں ٹھوکرین کھاتا تہین آج نو کر فنا قفس کی طرح گہرا تے تہین آج جاوہ گاہ ناز میں وہ مجھ کو بلواتے تہین آج حضرت دل در کچھ ارشاد فرماتے تہین آج اُنکے انداز واداکچھ مجھ سے شریک تہین آج ہم ہی جا کر آپ سے اپنی خبر لاتے تہین آج</p>	<p>خیر ہے مضطربت ہم آپ کو پاتے تہین آج کیا کہیں آہنشین کیا بات ہو صبح سے کل تک شیخ حرم تہی اپنے سبب شوقوں صبر دل میں دروں سینہ میں کیوں آہنظر آ تجھ کوئے شوق شہادت ہو مبارک کا دل کس غضب میں جان ہے یا کب کینہ سن رہا ہو گیا شایہ صم غم میرے قتل کا تیرا لے اندیشہ عذر نار سائی سن چکے</p>

نشرست کل تاک ملا سکتے نہ تھے مجھے نظر	یہ ہمارے مہربان آنکھیں جو دکلا دیں آج
ساتھ چلتے ہو ہمارے اے فروغ خستہ جان سہول گم گشت کو ہم ڈھونڈ جاتے ہیں آج	
قدروں پہ گریار کے نگار اسد آج سکلی عوض خون مرز خون سے شکر آج کس شوخ کا یا سب سے قصور مر دل کو سرگرم صفت آرائی ہے وہ لشکر فرگان زامیہ قیاریا مست ہے کیسا کم کس طرح سے نکلتے رہ جلا کون ہی آنکھیں بے پردہ وہ بیٹھے ہیں ادھر سپر تو منہ کو کچھ بخود ہی کچھ زلف شکر کی کشش تھی	کیا دل کی مہم تیغ نگاہ سے ہوئی سراج کیا آج بہن سے تھی بھی تیغ دوسر آج جو برق بنے ہیں مرا آہوں کے شر آج اے حضرت نال باند پیچے مضبوط کمر آج کیونکر نہیں مہکے ہیں ہلکے کی خبر آج اوس در سے لگی ہیں صفت حلقہ در آج دیکھیں تو ہم اے مہر تر لاف نظر آج آخر کو چلا ہی گیا میں غم سے گھر آج
کیونکہ کل سے اس دل کی تہیں ہو گئی نفرت کیا آگئی آنکھوں میں فروغ او کی نظر آج	
تم دل کی طرح جاتے ہو اے ہوش کبر آج کیا تھا کہ جولی ابلہ دل کی خبر آج وہ آتے ہیں اور تیغ بھی ہے زیب کمر آج اُس تیغ سے کچھ عذر کیا تنے تو والد	کچھ کہتی ہے سمجھو تو لگاؤٹ کی نظر آج اے خار رہ دوست چلے آئے کدھر آج ظاہر ہے سبب پوچھیں ہلکا کیا کہ کدھر آج یا ہم نہیں یا تم نہیں اگر دن سراج

<p>ہر روز وہ اک تازہ ستم کرتے ہیں ایسا کل دیکھنے کے جب پردہ اوٹھائینگے وہ رنج نالے سے ہمارے تو عداوت ہتی ار کو اوڑتی ہوئی پہرتی ہے ابھی خاک ہماری کیون صبح سے تصویر صفت بیٹھے ہو خاموش وہ او کو تماشا تو کمال ہے تپش دل</p>	<p>کیونکر نہ وہ روز مرا کل سے بتر آج یون تو ہیں بہت دعویٰ تاب نظر آج کیون آتے ہیں تہا ہوئے پیر دل ادھر آج سمجھے تھے غلط ہم کہ ہوا ختم سفر آج کیا خواب میں دیکھا ہی مراد غ جگر آج تکتی ہی ہے میری طعن او کی نظر آج</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تہاے ہوئے دل کو وہ فروغ آتے ہیں کیونکر
کیونکر نہ وہ شاکِ مرے نالوں سے اثر آج

دوبیتی فارسی

<p>اے صورتِ یون تصویرِ بے پیر کینچ قتلِ عالم کہ ہے منظورِ بے شور و شر جانِ نخل بہا گئی صدیہ اچھا چارہ گر اوس بیتِ کاف کے سنگین دل کو از بہرِ خدا زادہ آیا ہے جو تو بہرِ نمازِ عاشقان نالواں ہوں دم نکھلائے نہ مالے کی طرح دم گنا جاتا ہے دونوں کا ترحم چاہیے</p>	<p>اے مرا آئینہ دل عکس کی تصویر کینچ شرِ ملکہ کی ناکوں میں سر کی ذرا تھر کینچ پوچھ کر میرے دل مجروح سے تو تیر کینچ جکے مقناطیس ہی آہ بے تاثیر کینچ نالہا لے گرم جائے نعرہ بکیر کینچ اے خیالِ زلفِ تہمتہ مری زنجیر کینچ نالہ کینچ میں ادھر اور تو ادھر شیر کینچ</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

زادہوں کی شیخیان بتیجانی نہیں اس دل مضطرب سے حال پریشان بزم کر کس قدر اپنے دل سنگین پڑاؤ کو جو گھنٹہ عمر ساری کٹ چکی دو ایک مہینہ صرف	مٹلے اور نکاہی دل کی پیکڑے کی پرکینچ اسکی سنگین کسے لئے اوس زلف کی تصویق کینچ مجھے کہتا ہے کہ ہاں تو آہ پڑتا ہے کینچ طول تناہے تو اسے شوق کی تحریر کینچ
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہے نشانہ سانسے یعنی کہ وہ ہے سانسے
ترکش دل سے فروغ اک آہ کا تیر کینچ

رونیے حلیے

دل میں کچھ ایسی سہی ناوک شریکان کی طرح مجھے بلجائیے جس طرح طے ہیں دونوں غم کی طرح نکلتا ہی نہیں کیا کیجے زلف جانان کے مشابہ ہے بہت حال مرا اپنی بربادی ہوئی مد نظر کیوں یارب جوش وحشت یہ رہا ہلکو کہ دامن کے سوا خوف سے کسے یہ سب ہر دشمن ہر مرد چشم پر خون کا ہی یہ فیض کہ دامن سے مرے کیا زمانہ ہے تیری زلف سے یہ فام کا واہ	کہ کھنڈے لگے نالے مرے پیکان کی طرح میری قسمت کی طرح آپ کی شریکان کی طرح جہم گیا ہے دل ناشادین رمان کی طرح یعنی دونوں میں ہے شب غم غریبان کی طرح نکھت زلف کو میرے سر و سامان کی طرح دامن دل ہی تھا صد چاک گریبان کی طرح دل تو آباد ہے پر شہر خموشان کی طرح باغبان سیکھنے آئے ہیں گستان کی طرح کفر محبوب لخلق ہے ایمان کی طرح
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>میں ہی نادان ہوا ہوں دلِ لافان کی طرح لعل کے کیسی اورائی لبِ جانان کی طرح کوئی غنوار نہ تھا سوزِ شبنمِ نہان کی طرح</p>	<p>اوس تم کشیش سے اسید وفا رکھتا ہوں خونِ عاشق تو نصیبِ مشکو نہین پر یارب خوب جا بجا تو شبِ چہرین میں ل کامر</p>
<p>چہر تار ہے مجھے ہر وقت یہ بویہ فروغ دل نے بھی سیکھی ہر کیا غمزدہِ خوبان کی طرح</p>	
<p>رویف خاں معجمہ</p>	
<p>تو گوش یار نے پہراؤ سکو کیوں کہا گستاخ کر شتمہ شوخ نگہ چلبلی او گستاخ تو اضطراب کی مانند ہو گیا گستاخ ہو سبز باغ و کمار و بانِ خاکِ گستاخ جو مانگتا ہوں تو کہتے ہیں ہو گیا گستاخ یہ دختِ زر بھی ہے کس درجہ ساقی گستاخ دلِ خراب سے میرا بہت بڑا گستاخ شکستہ شیشیہ دل کی ہو کیا صد گستاخ اسینی تو دلِ مضطرب کو کر دیا گستاخ</p>	<p>نہیں ہے خندہ گل کی اگر صد گستاخ حیا حجابِ تحمل میں کس طرح ٹھہرے ادب سے کام نہ نکلا جو کچھ بھی اس ل کا پسین تو ہم سنگِ حجابیانِ آچرخ نہ مانگوں بوسہ تو کہتے ہیں ہو گیا ہے غرور کشانِ آتی ہے واعظ کو سوئے بھانہ لئے توجاتی ہے اونکی ادائیں تار ہوں وہ اوسکو توڑ کے رکھتے ہیں ہاتھ کا نون پتہ جبین زلف پہ کیوں چپن ہو سہ لپٹے سے</p>
<p>یہ شوخیانِ دلِ مضطرب پہ پہلے کب تہیں فروغ</p>	

کیکی زلف کی صحبت میں ہو گیا گستاخ

رولیف دال مہملہ

نہ پوچھو کچھ سبب نالہ و غناں صیاد
یہ میرے تاملے نہ کیونکر ہوں خوف نشان صیاد
تپان ہوں اسلئے اب تک کہ زخم نہ پاں پر
قفس کی قید کا میں غم کروں معاذ اللہ
نہیں خیال گل گل کا نیش نہ ہے اگر
برنگ گل ہمہ تن گوش تو اگر ہو جائے
امید رحم میں ادل عبث ہے گریہ و آہ
قفس میں ہو گا خدا جانے حال کیا میرا
خیال گل کا اڑانا ہے ہوش بکو طیر ح
چمن میں خوف خزان تھا یہاں سے بچ فرات
بنادیا مجھے تو نے ہی سخت جان نہ
میں نالہ کرتا ہوں تو دیکھ آسمان کی طرف
خیال گل ہے جو ہم تو میں سمجھتا ہوں
چمن سے صندھ تو رکھ کر قریب شمع قفس

نہ سن سیکامے غم کی داستان صیاد
دل و جگر میں بہت زخم ہیں نہان صیاد
خیال خندہ گل ہو ننگ نشان صیاد
جناب عشق کا پہلا ہے امتحان صیاد
تو بہ یہ کیوں ہے غلغلہ دل کے دریاں صیاد
تو کچھ سناؤں تجھے اپنی داستان صیاد
کہیں ہوا کسی پر ہی مہربان صیاد
ہوا ہوں دام میں پہنستے ہی نیچان صیاد
میرے سکوت سے ہونا نہ سرگراں صیاد
فرار تھانہ وہاں کچھ مجھے نہ یان صیاد
یہ زندگی مری اور ہجر بوستان صیاد
جو میرے غم کا ہے منظور امتحان صیاد
قفس ہے قصر مرا اور پاسبان صیاد
اوسیکے گل سے کہیں نہ ہو شادمان صیاد

فرغ غم بلبل دل کا خدا ہی حافظ ہے

	زمین ہے دامن بلا اور آسمان صیاد	
<p>ہوشیاری ہم میں کیا آئی ہوشیاری کی بعد منفعل ہونا کیسے کامیابی خاموشی کی بعد کیا پا کرتی ہے انتہا کیسے گشتی کی بعد کیا گزک پاتا ہوں میں صہبہ خانہ کی بعد کچھ کیسی آرزو سے دل ہم غم کی بعد چار کے کاغذ ہے چڑھیں ہم سکھائی کی بعد</p>		<p>عقل کو دیوانہ ہم سمجھتے تھے نوشی کی بعد کس قدر آتی ہے مجھ کو شرم جب تاج کی بعد آج کچھ یہ طرح کا نوح ہے لگی ہے او کی بعد چپ جو رہتا ہوں تو دیتی ہیں ہزاروں گلیاں عید تو ملتے ہو مجھ سے پر ہے مہ نظر سر کاٹنے سے بڑھ ہے کس قدر اپنا وقا</p>
	<p>پانی تو لینے دے درازا ہر چہن چپ ہو چہنا ہوش ہو تے ہیں بجا رہ نہو گئے نوشی کے بعد</p>	
<p>ہے سب کی پسند میری ہو بہو پسند عالم میں اپنی اپنی ہے اسے خبر و پسند اک ل مجھے پسند ہے جب کو ہے تو پسند پروانے کی ہے مجھ کو بہت آرزو پسند پانی ترا مجھے تجھے میرا پسند بسکوزبان تیغ کی ہے گفتگو پسند چاکون کا اپنے او سکون نہیں ہر نو پسند دولت ہمیں پسند اسے آبرو پسند</p>		<p>اے زلف یاد شک سے بڑھ کر ہے تو پسند حربا کو خور تدر کو نہ مجھ کو تو پسند اسے غم نہ مجھ کو جان نہ تنہا پسند ملتی ہوئی ہے کچھ دل بیتا ہے مرے یہ اپنا اپنا ذوق ہے اسے تیغ نازیار باتیں وہی کر گیا تمہاری نگاہ سے گل بھی تھا کیا تمہارے حسنیتہ جانکا دل کیونکر کر گیا غیہ ہمارا امتا بلہ</p>

شکل پسندی دل نادرانچ جان لی	یعنی کہ اوسنے کی ہے تیر ہی رز و پسند
ہنے تو چاک دامن دل کے لئے فروغ تارِ رگ جگر سے کیا ہے رنو پسند	
رویف ذال معجب	
اتنی انوگی آپکو جو نئی قسم لذیذ بوسہ ہتھائے رخ کا میسر ہو مجھے چہر کا نک جھو تیرے قسم نے ای طبع آنے سے خط کو دل ب شیریں گہ چلا کیا پڑ گئی نظر کوئی اپنی ادا اونہیں لکھا جو وصف اس ب شیریں کا ہو گئی	جتنا ہے جھکو دست خانی سے ہم لذیذ گر مین کہیں ہے میوہ باغِ ارم لذیذ کیا ہو گیا کباب دل پُر الم لذیذ قدسیہ نبات سے ہوتا ہے کم لذیذ جو کہہ سہو ہین آج کہ ہوتا ہے ہم لذیذ شاخ نبات سے بھی زبان قلم لذیذ
یہ ذوق کا تھار ہے نقصان لے فروغ جو او سکی گالیوں کو سمجھتے ہو کم لذیذ	
رویف اے محملہ	
وہاں جانا ذرا لے دل سمجھ کر خیال یار کی بھی خوشی ناز کر	تڑپتے ہین جہان سہل سمجھ کر ذرا او اضطراب دل سمجھ کر

<p>ہمارا اعتدہ مشکل سمجھ کر پیش کو رہبر کامل سمجھ کر حساب دوستانہ دل سمجھ کر نہیں آئے کڑی منزل سمجھ کر زبان خنجر قاتل سمجھ کر خطاب ناز کے قابل سمجھ کر جہان اترے تھے ہم ساحل سمجھ کر ارے او خنجر قاتل سمجھ کر بناتے سنہ ہین میرا دل سمجھ کر ادھر آنا مہ کامل سمجھ کر کہا کر کچھ حق و باطل سمجھ کر</p>	<p>کبھی بند قبا کھولانہ اوسنے چلے ہیں حضرت دل شہل عطا ہو کچھ تو ہم کو دل کے بدلے وہ فور ضعف سے نالہ ہی تکیب یہ زخم دل ہے خندان کس قدر آج لئے جاتا ہوں دان ہمراہ دل کو وہ شمشیر قضا کا گھاٹ نکلا گلوئے عاشقان ہی ہے ادب گاہ کسی سہل کو جب وہ دیکھتے ہیں ابھی پردے میں گو وہ نہ ہے لیکن بتوں کی شان میں للہ واعظ</p>
<p>دوم دیدار کر لیتے ہیں ہم بند فروغ اس آنکھ کو حال سمجھ کر</p>	
<p>آپ ہی بیخود ہوئے اپنا تاشاؤ بیکر کیا کہیگا تمکو عالم حال میرا دیکھ کر اب فرالے چشم تر آنسو بہانا دیکھ کر دل جی حیران تھا سر سامان پناؤ بیکر</p>	<p>کل مہین عشش آگیا دل کا ترپناؤ بیکر میں تو کچھ کہتا نہیں لیکن یہی سمجھ کر غم عذر بارش سد راہ مدعا ہو جائیگا کس قدر تمارا دل پر مجمع آہ و فغان</p>

<p>دیر تک ٹھہرے رہے تھے حشر پر پاؤں دیکھ فکر مضمون کمزور دل میں آنا دیکھ اپنی جانیں کو بیٹے اوسکا سپرد دیکھ خود منسی آتی ہے بھوکا مال پنا دیکھ شام نافر جام فرقت کا تاشا دیکھ ہم نہ کہتے تھے ذرا دل کو لگانا دیکھ</p>	<p>کوئے قاتل کا تاشا رات دیکھا ہے خوب کس قدر ہم پر کرم کرنے لگے اسرا غیب سرو اور شمشاد کیا ہیں فتنہ ہائی روز حشر ناگوار طبع کیونکر طعن سے اغیار ہو اس قدر سوئے کہ چو نکے صبح محشر تک نہ ہم اب جفاؤں کی نگاہیں ہر کسی کی طرف</p>
<p>اب عبت ہی شکوہ اوس پر دشمن کا اور فروغ پہلے اوس کو دل دیا تھا آپ نے کیا دیکھ</p>	
<p>پاتا ہے جو ہر دم تے ناوک زبان اور کیون مجھ کو جلاتا ہے تو لے سوزنماں اور جس وقت وہ جلا دے کتا ہی کہ ہان اور ارباب دبا درہن اور سوختہ جان اور ان ابرو و مژگان کے سوا تیر و کمان اور کچھ مجھ پر کرم کیجئے اے پیر مغان اور سپر کوں ہے پہلو میں مے گرم فغان اور کتا ہوں میں جب ہیج کوئی راحت جان اور عالم کے مکان اور میں اور او کا مکان اور</p>	<p>ہر دم دہن زخم سناتا ہے بیان اور جز شمع سحر جھگو ہے کیا مجھ پہ گمان اور کس ناز سے آجاتی ہے تن میں مرجان اور واعظی ہی ارشاد تو موسیٰ کو ہوا تھا ابتک نہیں دیکھی قدر انداز قضا کی کرتا ہوں ادبناصح نادان کا ابیہن آنکھوں میں سرمے ہلکیا خون چوکھول زار کیا فہم رسا ہے کہ لگاتا ہے دہن تیر پہنچ گیا نہ تو ضد نہ کرے قاصد نادان</p>

<p>آیا نہ کوئی اسکو ہنر غیبِ فغان اور ہے رسمِ محبت کی ہیان اور ہان اور کرتا ہے اسے آگ مرا سوزِ نہان اور عقدا کا نشان اور ہے اور کا نشان اور اُنی تیرے سمجھا نیکو لے ایک نہ بان اور ہے جس گرا ناپا کر اسکو گراں اور آجاؤ بسلب ورنہ سین کرتا ہونے فغان اور</p>	<p>نادان ہی رہا صورتِ بلب ل شیدا دہ گالیان لکھتے ہیں ہین او کی تراجم ہوتا ہے غضبناک وہ تاثیر سے اسکی معدوم ہی ہو اسکی کمر اور ہی موجود وہ تیغ زبان تیغِ بکفت آتا ہے لے دل جان لیتے ہوا کہ بوسہ پا کے عوضِ حیاں دیکھی مے اک نالے کی تاثیر تو تھنے</p>
<p>فطرت سے فروغ او کی جو آگاہی یہ دل وہ لطف ہی کرتے ہیں تو کرتا ہے گمان اور</p>	
<p>کون جاتا ہے حرم کو کو بے جان چوکر ہم خبر لیتے ہیں یوں جاسوسِ مہیاں چوکر بلبلین صحرا کو جاتی ہیں گلستان چوکر سر کیل جاتے تیریاہ اہلِ میان چوکر انکھ جاتے ہیں کہاں دامنِ مرگان چوکر کستہ رگبر کے ہما گدل میں بیکان چوکر ایدل اس کے در پہ جاناں آہ و افغان چوکر چاہے زندان کو جانا قصہ یوان چوکر</p>	<p>شیشہ صحت کیلے با تین نہ ایمان چوکر بے سبب تے نیند میں جان کو دان چوکر حسن نے کس گل کے یارب یہ جنون پہلایا دیکھ نہ اہلِ کسلب سے ہم کلیسا کی طرف تو ہی بتلا دہمیں پہرہ خدائے چشم شوق دیکھ کر صورتِ مری و شمشکدے کے تیریا ایک تو پردہ نشین وہ دوسرے نازک مزاج عشق گر صادق ہے تو جان زلیخا کی طرح</p>

<p>ہر گھڑی ہر سکن طرح و قیاس چو تاب ایک دم کو رم نہیں وہ ہو تے مثل غزال عشق صادق جب سمجھتے ہم کہ جب ہمارے گل رو بروا دیں فوج مرگان کے نہیں کتا ہی کون جسکے اس کی تمنائیں ہو ہن خاک ہم او کی گر تصویر ہی تو دیکھ لیگانا صحا</p>	<p>ہو گیا ہے حال ہیو چاہ زرخندان چوڑ کر کیا ہی سیکھا طرزیو ان موضع انسان چوڑ کر بلبلین بازار کو آتین گلستان چوڑ کر ترک گردن ہٹ گیا سوا میدان چوڑ کر اوسکے قد خون کو کمان چائین ہم بجان چوڑ کر لیگا ہر اپنا گریبان میرا دامن چوڑ کر</p>
<p>تم نہ کہنا مانا پاس اڑ کا لے فروغ سخت و سخت ہو گی شغل آہ و افغان چوڑ کر</p>	
<p>چھٹے ہم ہستی ہو ہم کچھ غم سے فنا ہو کر بہت سستا چٹا یہ دل حساب و محشر مے خون گشتہ ارا نون کی قسمت میں لکھا تھا بہار حسن جان تک سائی اپنی گر ہوتی نہیں وہانی ڈو پنازیب تن ہے محشر کے کرم کرتے ہیں مجھ پر انوکھ عشوے بھل کر محبت نے عجب تاثیر بخشی ہی مے دلو</p>	<p>ہمارا ساز راحت بگیا اب بے حد ہو کر شہید خنجر بے رحمی ناز و ادا ہو کر کہ زیر پایے محبوبان میں رنگ فنا ہو کر تو بولے زلف مشکین کو اوڑھ لے صبا ہو کر ہمارا زخم دل یہ رنگ لیا ہے ہر اہو کر کبھی تیغ جفا بنگر کبھی تیر قضا ہو کر سکھایت ہی جو نکلی ہے تو نکلی ہے دعا ہو کر</p>
<p>فروغ اتنا زد و تلو اب زیبا نہیں ہرگز غلام خاندان سید ہر دوسرا ہو کر</p>	

عجائبِ حیرت سے پائین کاروان کی خبر
جگر و دل کی نہ دل کو ہے جسم و جان کی خبر
اوڑی ہے طائرِ دل کی پہرِ استغنائی خبر
کہ خوابِ مین بہی گئے یہاں دہان کی خبر
تبسمِ لبِ نیکِ فشان کی خبر
کہ تن کا ہوش نہ باقی رہا نہ جان کی خبر
کہ دل سے ہی نہ کہی عنبرِ انبی جا کی خبر
قفقس کی پوچھ لو مجھ سے نہ آشیان کی خبر
تو ہم ہی لیتے دُعا در آسمان کی خبر
کہاں کہاں گئی میری داستان کی خبر
گئی ہے چرخِ پرشاید سے فغان کی خبر
سنا ہی کیجئے بس گلشنِ خیال کی خبر

فروع اوس کوئی بات چپ سکے کیونکر

کہ جسکی جنبش ابرو ہواکِ حیا کی خبر

کھلے بند قبا ئے پار کیونکر

ملی شانے کوزلف یا کریمونکر

ہوائے نفس ہے طوفان سے بڑھ کر

آہی ہو کشود کا رکیو نکرو۔

ملا اسکو فسون مارکیونکر

آہی ہوگا بیڑا پار کیونکر

<p> بتو کچھ خوف بھی اللہ کا ہے قیامت سے ہی بڑھ کر قامت یا نزاکت اور حیا و نون ہیں ملت میں سنکر تجھ سے واعظ کو کلا صوف یہ گیسو اور ہر اک تار اسکا ایسا بتا لے نافہ تاتا تاجر تجھ کو جو کہتا ہوں کہ مجھ جاتے ہیں عاشق چراغ داغ دل ٹھہر رہا ہے یارب رقابت کے ہیں باعث اس ہیں چلو صحرا میں دیکھو خون شیرے یہیں کی ہے میری مٹی یہیں کی </p>	<p> سے اک جان ہزار آزار کیونکر نہ ڈھاسے آفتین رفت کیونکر کرے جنبش لب اقرار کیونکر کرونگا دن سے آنکھیں جا کیونکر نہ ٹوٹیں سجم و زنا کیونکر ملی یہ بچے زلف یا کیونکر تو کہتا ہے بہت عیار کیونکر حضور مار زلف یا کیونکر ملینگے کافرو دین دار کیونکر رگ گل بنگلے ہیں حنا کیونکر چھوٹیکا مجھے کوئی یا کیونکر </p>
<p> وہ سنکر غم مرا ہنس کر یہ بولے ذرا پہر مان فروغ زار کیونکر </p>	
<p>روایت ہے</p>	
<p> کیا پوچھتے ہو چاک دل زار کے انداز دیکھتے ہیں ہر اک ملک کی تلوار کے انداز </p>	<p> سب آپ کے ہیں وزان دیوار کے انداز کچھ اور ہی ہیں ابرو سے خمدار کے انداز </p>

<p>ایک ایک سے بڑھ کر مین ستمگار کے انداز رفتار مین ہی مین تری گفتار کے انداز کچھ سیکے مین او سننے تری رفتار کے انداز دیکھو تو ذرا عمر کا خوشخوار کے انداز خود کہنچتے تھے طرہ طرار کے انداز کیا صاف ترے طالب دیدار کے انداز کچھ رکھتے مین نشان رخ یار کے انداز پہچانتے مین طالب دیدار کے انداز مین سر مین ترے شیشہ بندار کے انداز</p>	<p>مین کسو بتاؤں کہ کیا کسے مراد دل جان آگئی تن مین ترے آواز قدم سے کیونکر نہ خوشتر سے جہان درہم درہم کس طرح کرے بات کوئی چشم سے اسکی دیکھا تو خطا کچھ ہی تری پائی گئی دل کی حیرانی و بخوابی نرگس سے عیان مین اے چرخ ترانا زبجا ہے کہ یہ جسم وان بھکھو ٹھہرنے نہیں تیرے سنگ دربان زاہد ہے تجھے سنگ دیر کی حاجت</p>
<p>قابو مین کس طرح فروغ اب نہیں آتا کیا سیکے مین دل سے بت عیار کے انداز</p>	
<p>روایف سین محلہ</p>	
<p>پہنچو گے اکیل شادی مین اسکی خدا پاس جس طرح عیش دل ہے تمہاری جفا پاس کسکے بدن کی بو تھی اتنی صبا کے پاس جاتا ہے دوڑ دوڑ کے زلف و دانا پاس</p>	<p>زاہد چلو تو اس بت کا فردا کی پاس غم ہے تمہارا میرے دل و فاکر پاس گل نے کیا ہی اپنا گیان جو چاک چاک سودا ہوا ہے کیا تجھے لے دل کہ بار بار</p>

<p>کیا دل گیا تھا آتش رنگِ خنکے پاس جز در وچہ نہیں ہے دل مبتلا کے پاس ہر دیکھتا ہے غور سے وہ مجھ کو آ کے پاس شاید کہ اونکی تیغِ ادا ہے قضا کی پاس جاتا نہیں ہے دہم ہی میرا دوا کے پاس کیا دوسریں ہمارے دل مبتلا کے پاس</p>	<p>آتی ہے تجھے بوی کیا بے آفتاب مجھے اے تیر غمہ کیلئے کاوش ہے اس قدر کس درجہ بد گمان ہے کہ مجھ پر لگا کے تیر جاتی ہے جان زارِ عیب شوق و ناز اے درد یار مجھے نہ بد گمان ذرا گھر بیٹھے دیکھتا ہوں اُسے چشمِ داغ سے</p>
<p>کیون نہ امید کرتے ہو دل کو تم اے فروغِ شونی ہی ہوا کٹری ہوئی شرم و حیا کے پاس</p>	
<p>محتاج جیسے جاتا ہے حاجت روا کی پاس جاتا ہے جان بوجہ کے کالی بلا کے پاس جاتا ہے بنگلے آئینہ اوس خود نما کے پاس ہر پوچھا جو دہم میرے فغانِ دور کی پاس جاتا ہوں دیکھ کو میں بڑے رشتہ کے پاس چھند عجیب ہے تری زلفِ دوتا کے پاس جاتے ہو تم ہماری بدولتِ خدا کی پاس اعجازِ پاکہ سے سیرِ یاربِ خاک کے پاس کیا نقش ہے عجیب ترے نقشِ پا کی پاس</p>	<p>یوں دل چلا ہے ترک کی تیغِ جفا کی پاس اے دل تو ہر چلا اوسی زلفِ دوتا کی پاس کیا ہوشیار ہو دلِ نادان بکارِ خویش نالے نے اوسکے پردہ محلِ اوست دیا زادہ تم اپنی مسجدِ اقدس کی راہ لو پہنتے ہیں جان بوجہ کے مرغانِ عشق و ہوش اوس بت نے قتل کر کے کہا مجھے نہ یکہ لو رہتے ہیں دستِ بستیہ بت اوسکے روبرو آتے ہیں روزِ جن و ملکِ سر کے بل بیان</p>

دنیا کا گردِ دل کے فروغ آئی کیون خیال
کیا کام دیر کا سرم کبریا کے پاس

رویشین مجھ

کل تہی لے سو مر بیل نالان خاموش
ہے کوئی بات باج سے وہ کہے یا نہ کہے
ذکر محبوب کا ہر حرف سے ایک راز صبا
گل کمان اور کمان ہر رخ شک گلزار
کیا ادا ہو گیا شمشیر ادا کا کچھ شکر
آج کس بلبلی شیدا کا سنا ہے نالہ
پہر گیا ہونہ کہیں آ کے وہ تنوخ آخر روز
پاس بانی شب زلف کا منصب ہے تجھے
اس سبب سے کہ خموشی ہے جوابِ جلال
و اعطا چھینٹوں تیرے نہیں ہوئی گی
شور کرتے تھے جو گل کشن سستی میں بہت

آج ہے سارا گلستان گلستانِ خاموش
ورنہ یوں جلتی کٹری شمع شبستانِ خاموش
نہ سینک کان بھی میرے نادانِ خاموش
یا وہ کوئی نہ کرے بلبلی نالانِ خاموش
کیون ہوا ہے دہن زخم نمایانِ خاموش
ہے جو غنچے کی طرح وہ گل خندانِ خاموش
آج ہے شام سے جو شمع شبستانِ خاموش
پہر تو کسو اسطے ہی زل حیرانِ خاموش
میں تری بات پہ ہوں ناصح نادانِ خاموش
ایک ذرہ ہی مری آتش بنیاںِ خاموش
آج جاتے ہیں سو شہرِ خموشاںِ خاموش

کچھ بتاؤ تو فروغ آپ کا کیا حال ہے آج
بیٹھے کس سوچ میں ہو سب گریبانِ خاموش

رویف صاوملہ

زور پر ہے خنجر قاتل کی حرص
 دل طلبگار سکون ہے عشق میں
 صبر سے ملنے نہیں دیتی کبھی
 دل تڑپتا ہے مرا بھرصال
 بوسہ لب مانگتا ہوں دہم دم
 عشق ہے دریا سے ناپید کنار
 ہو گئی چکر کی عادت مثل چرخ
 آتشیں رخ سے اولٹ دیتے نقاب
 دیکھ کر کا سے کو مری چشم کے
 اوس سے دعویٰ عشق کا ابوالہوس
 کام میں سستی نہ کرنا چاہیے

خوب نیکی ہمارے دل کی حرص
 سحر کو طوفان میں ہے ساحل کی حرص
 دل کی دشمن بگمئی ہے دل کی حرص
 ایک ہی ہے اوسکی اور سب کی حرص
 کیا بڑ ہی ہے مطلب مشکل کی حرص
 کشتی دل کو ہی کیوں ساحل کی حرص
 اب نہیں ہے راحت منزل کی حرص
 ہے اگر کچھ گرمی محفل کی حرص
 کہتے ہیں اللہ سے اس سائل کی حرص
 چوڑ دے اس دعویٰ باطل کی حرص
 دل کی حسرت بنتی ہے کاہل کی حرص

آج کرو تم جو کرنا ہو فروغ
 کل ہوا ہو جائیگی یہ دل کی حرص

رویف صاوملہ

<p>اقرار سے غرض ہے نہ انکار سے غرض مجھ کو ہی اس کی زلف کے اک تار سے غرض پرستش سے کچھ نہ کام نہ بیمار سے غرض اک حرف کی ہے اصل شکر بار سے غرض لنگھائی خاک کا کل دلدار سے غرض اس کو ہے کچھ وکیل نہ مختار سے غرض رکتے ہیں بہر اوسی بت عیار سے غرض بہر اور کیا ہے آہ شہر بار سے غرض اتنی ہے مجھ کو طالع بیدار سے غرض رکتے ہیں جب سے آپ کی رفتاری غرض ہاں کچھ ہے اوکے جبہ دوستاری غرض درپردہ کچھ ہے مردم بیمار سے غرض</p>	<p>ہم کو تو ہے فقط سخن یار سے غرض زاہد ہے مجھ کو جبہ و دستار سے غرض اونکی بلا سے کوئی مے یا کوئی جئے میٹھی نہ بات کئے تو گالی ہی دیجئے قدیموں پہ اونکے آپ ہ کرتی ہے بار بار دل ہر معاملے میں بہت ہوشیار ہے کیا ہو گیا ہے ہم کو کہ سب حال جانکر لوہ پونکتے ہیں جامہ ہستی کو اپنی ہم اکدم کو خواب ہی میں مگر بیاں آئیں وہ ہوتا ہے ہم کو حشر کا ہر روز سامنا کچھ دست بیکشان کنہیں اعظوں سے کام دل کو خیال چشم صنم بے سبب نہیں</p>
<p>ہوتی تھی کیا ہی لطف سے اپنی بس فرورغ جب تک نہ تھی بہین بت عیار سے غرض</p>	
<p>رو فیطی مہملہ</p>	
<p>لیکن نہ میں کو گنگا کہ تیرے پر غلط</p>	<p>گو میرے ساتھ نہ نسبت تقصیر ہے غلط</p>

<p>میں اور گلا تراشت بے پیر ہے غلط تقدیر ہی میں اپنی شہادت نہیں لکھی اکدم نہ میرے دل کا کبھی غم غلط ہوا گو وہ نہ آئے تیر تو یہ اونکا آگیا کچھ اور ہی ہیں ابرو و مژگانِ دلربا کیون حرف رکھیں ہم خط خسار یار پر جب تک نہ آپ چہرے سے پردہ اٹھائیے</p>	<p>واللہ مثل شکوہ تقدیر ہے غلط اونکی طرے قتل میں تاخیر ہے غلط لاؤ گزان ناکہ زنجیر ہے غلط کتاب ہے کون آہ کی تاثیر ہے غلط کہنا اسے کمان اسے تیر ہے غلط کیسے کہیں نوشتہ تقدیر ہے غلط کیونکر کہینگے ماہ کی تنویر ہے غلط</p>
<p>تاخیر مقتضائے رحم ہے اے فروغ وہ ترک او قتل میں تاخیر ہے غلط</p>	
<p>ہوش تیرا اے بت بے پیر ہے غلط کوئے صنم کی خاک کیونہ جب ملی کہتے ہیں شکوہ ہجران بہت صحیح سبیل میں طیبے بیچ و خم دلربا ہیں ممکن نہیں کہ شوخی ہو وہ کہینچ سکے کبھی زاہد قسم خدا کی ترا قول سر بسر</p>	<p>یاں تک کہ کچھ کے تیری تصویر ہے غلط کہنے لگے کہ نسخہ اکسیر ہے غلط لیکن ہمارے وصل کی تدبیر ہے غلط پر یہ کہ مثل زلف گر بگیر ہے غلط واللہ میں نہ مانوں گا تصویر ہے غلط مانند وعدہ بت بے پیر ہے غلط</p>
<p>بیشک فروغ اُس رخ روشن کے سامنے ماہِ فلک کا دعویٰ تنویر ہے غلط</p>	

روایت طائے معجمہ

و عظامین ذکر سے ہی لاوا عظم	آئے تہا ہکو بھی مزا و اعظم
دیکھ غصہ میں پیگیں و اعظم	چل زیادہ نہ مغر کما و اعظم
انتہا کا ذرا خیال ہے	آپ کے کی ہے ابتداء و اعظم
گرچہ پیوند ہیں پر سمجھتے ہیں	سہ سے باتیں نہ تو بت و اعظم
دینگے قاضی کو ہم ضرور سزا	اسمین فتویٰ ہے کیا تیرا و اعظم
دیکھو چکر بہشت رو صنم	ذکر دوزخ کا تاکجا و اعظم
ستے جاتے ہیں رند ب تیری	کوئی ساعت میں دیکھنا و اعظم
کیا کہوں کر چکے ہیں کیا تجویز	رند سیکش تری سزا و اعظم
راہ سجد کی بول جا لگا	ہو ہمارا نہ رہنا و اعظم
سکشون پر گمان بیوشی	ہوش کی اپنی کرد و اعظم
کان میں رکھ کے پنبہ بینا	نہ سنو نگ سخن ترا و اعظم
دختر رز کے حسن کو اب دیکھ	حور کا ذکر کر چکا و اعظم

نفرہ سیکشان کو سکون فرخ

کچھ تو سمجھا جو چپ ہوا و اعظم

روایت عین محلہ

خاک ہو چکر ابھی مثل پر پروانہ شمع	اگر زبان پر لائے کچھ دل کا مری افسانہ شمع
-----------------------------------	-------------------------------------------

<p>کیا کیسی زلف رخ دو لون پر شید ہو گئی مے روشن سے ذرا اپنے اوٹھا دیجے نقاب کچھ اشارہ خندہ جان بخش لبکا ہے ضرور ترک ہستی ہی نہیں رہتی ہے غافل کیم دیکھئے تاثیر الفت اور پاس اتحاد خانہ زہنور سے نکلی نہ تھی باہر ہنوز دیکھ لے زہد تو اس روشنی کا مقتضا</p>	<p>رکستی ہے زنا رہی اور سجدہ صدانہ شمع بہول جاے دیکھ کر تانا زعفرانہ شمع ورنہ یوں ہنستی کبھی محفل میں بیگانہ شمع کیا ہی مانند دل بیدار ہے فرزانہ شمع کیسی روتی ہے ہر کو لاشہ پروانہ شمع عشق میں تیرے تھی مضطر صورت پروانہ شمع رہتی ہے یکساں میان کعبہ تجانہ شمع</p>
<p>جلکے آخر کندیا پروانے نے بھی آفرغ آشنا جو ہے اور مہر سے بیگانہ شمع</p>	
<p>دام دل ہو جائے اشک کا پروانہ شمع دو دبکا اور گئی سنکمر افسانہ شمع کیا مجال تے تیری محفل میں شانہ شمع مے رہی ہر گز تیرے چکرے جانانہ شمع بہرتی ہے اشکوں کی اپنی عمر کا پیمانہ شمع رکستی ہی نظرون میں حکم سبز بیگانہ شمع داغ سے لیکر چلا ہے نسل صاحبانہ شمع زلف تو کو تھی ہی اور رکتی نہیں ہے شانہ شمع</p>	<p>دیکھئے تو گر کا کل خراج جانانہ شمع دیکھ لے پروانہ میں ہی کستھ ہون دل جلا حسن کی حیرت جہنم ہی تو کر سکتی نہیں کر کے قالب کو تھی مانند فانوس خیال بے ثباتی دیکھ کر اس ہستی موہوم کی گلشن محفل میں جب آپ ہیں ولف نرا اس شب تاریک میں دل کسکے استقبال حسن ذاتی ہے نہیں محتاج آرائش ذرا</p>

جب سلم ہے کہ ہرین مشوق سنگین ل فرغ
کیون نہیں ہر ڈالتی کلکیر میں دندانہ شمع

رؤیف غین مجسم

زخون نہ خرم کہاں ہرین دل نسوا داغ
ہے زندگی کا لطف یہی دیکھنا ذرا
اتے ہی دل کو بلبل شیدہ ابدادیا
کرتا ہے شیک جامہ دلہ وز دلبران
سوزش کا کچھ نہ چارہ ہوا آہ سرور سے
کیا باغ باغ ہوتے ہرینہ شیک اس کا غم
یاں تک جلایا آتش فرقت نے ہمو آہ
یہ مہر ہے قبالہ الفت کی دیکھنا
بستاں سہری ہے پے دولت سراہی داغ
اے ناخن طلال کہیں مٹ نہ جا داغ
اب لگے چلکے دیکھئے کیا گل کھلا داغ
کس درجہ میر دل پہ زیا قبالے داغ
ہاں کچھ سر شگ گم نے دل چھوڑا داغ
اس دل نے جکے عشق میں اغون کیا داغ
ہرین شعلہ زن تنور جگر میں بجائے داغ
ہاں آگ لگا ز قلب کہیں بہ نہ جا داغ

کیئے یہ کسے حسن کی گرمی سے لے فرغ
روشن چراغ طور ہے دل میں بجا داغ

نہیں آگے جان تہ نہیں فارغ
ہوا جو نکلے جا کو دل زیر زمین فارغ
ادھما دو جلد تر پردہ خدا کیواسطے رخ سہی
تو دیکر جان تہو ہرین تقاضا ہرین فارغ
بجھدا اللہ ہوا شکل سے یہ اندو گہیں فارغ
خلش سے وہم کتا ہو دل ہاں یقین فارغ

<p>خرام ناز سے کہہ کر اسے ذوق بیتابی غم جان کی یارب مجھے کیونکر ہو کون کسیکے رحم کی مانند ہم جاتے ہیں عالم سے ہمارے نگہ کیسیکے دورے میں ہوا جان سعاد اللہ ہنگامہ پر کمان تھا ہے زندگیا رسالت گرنوئی ختم اوس شاہ دو عالم تو وہ ہے منظر کل نہتا ہے حسن کا جسکو</p>	<p>کہ دست کی ہر پٹھانیدل گوشہ نشین فارغ نہ فرصت کے ہرے دل کو نہ یہ جان حزین فارغ شکن کی کشمکش سے اب تو ہو زیریا چین فارغ ستم سے اپنی خونریزوں کے سب ہو چین فارغ غم است ہوئے گرنہ دنیا و دین فارغ تو یہ کس طرح ہوتے حضرت روح الامیں فارغ بنا کر ہو گیا اب دست صورت آفرین فارغ</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فروغ اس کشمکش سے دہر کی ہرگز نہ گہرا
 ہلادیکھا کیسیکے تہنہ دنیا میں کہیں فارغ

رویف فائے تازی

<p>ممكن نہیں کجی سے کہی باز آئی زلف دیر و حرم میں ہی نہ کوئی اس سے چسکا ہونا تھا ہو کوشور آفتنگی کا شاہ دیتے ہیں اسکو سر پہ جگہ مہر خان کیا تھی خبر کہ سنبل گلزار حسن ہے کیونکر نہ اپنے جامے سے باہر ہو حسن بابر</p>	<p>سو بار گریچہ مصحف عارض دھما کی زلف پہنچی کمان کمان یہ کہندہ رسا زلف پڑتا تھا ہم پر سایہ بال ہمارے زلف اندھے شان شانہ حاجت روا زلف ہو گا دلوں کے خون سے نشوونما زلف پہننے ہوئی ہر عارض جانان بجا زلف</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>پہلے تو اپنی بگڑھی مہولی کو بنائے زلف کدو دکان ناز کو اپنی بڑھائے زلف</p>	<p>پرسش وہ مرے حال پریشانی پہ کرے دل ہی نہیں رہا کہ خریدار جو رہو</p>
<p>اندازہ اوسکے طول کا ممکن نہیں فروغ ہے انتہائے عمر اب ابتداء سے زلف</p>	
<p>جور کا ہونا بجا ہے تیغ تیراں کی طرف دیکھتے ہیں آج ہم ساقی کے ایمان کی طرف دیکھتے مرے ذرا جب وگرایاں کی طرف شوخیان رگ کی گئیں رفت راجا ناں کی طرف دل ہمارا رخ نہیں کرتا ہے دریاں کی طرف ہاتھ کیوں بڑھنے لگا قاتل کے دامان کی طرف بوگئی تھی بیرہن کی پیر کنگان کی طرف نہم ہو قبلی کی طرف دل کوئی جانان کی طرف کان ہیں فریاد رس کے آہ و افغان کی طرف</p>	<p>عشوہ کتا ہے کہین ہوں اونکی شرکان کی طرف کس کو دیتے ہیں شراب کس کو کرتے ہیں کتا شرح بیدار جنوں کی کیا ہو صاحب احتیاج جب ہوئی روز ازل تقسیم ہر اک چیز کی کچھ تو در دہر میں لذت سے ورنہ کسل ہے یہی جا ادب کسب نام ہو شمند واہ رک جذب محبت کس قدر طکر کے راہ شیخو صفا مجھے سینے یوں یاد کیے ناز ایدل غمناک بچہ کام سے غافل ہو</p>
<p>ہوش اڑ جاتے ہیں میرے فروغ ناتوان دیکھتا ہوں جب میں تیرے بار عصیان کی طرف</p>	
<p>روایت قاف معجم</p>	
<p>نازاوٹاتا ہے پہلوان ہر عشق</p>	<p>کون کتا ہے ناتوان سے عشق</p>

<p>راز کی طرح سے نہان ہے عشق اور خالق کا راز دان ہے عشق مین زبان دل ہے مہمان ہے عشق کشتی دل کا بادبان ہے عشق آہ کس درجہ بد گمان ہے عشق ابھی سگر گرم امتحان ہے عشق ان بتوں کا مزاج اس ہے عشق پوچھتے کیوں ہو تم کہاں ہے عشق آج کل مجھ پر مہربان ہے عشق جس کا سالار کاروان ہے عشق بے دہان حسن بے زبان ہے عشق</p>	<p>روز کی طرح سے عیان ہے عشق خلق کی راز دان ہے تو اے عقل پاک تہ ہیں کباب لخت جگر جب طرف چاہے وہ اوڑا لیجائے اپنے اور یہی اعتبار نہیں اے دل خستہ صبر کر کہہ اور کیون نہ باہم ہوا تھا دلی دیکھ لو چیر کر مرے دل کو کیا کہوں باعثِ نجوم بلا + نام نہ نذرانے نہیں سکتا حرف کیونکر ہو بار یاب بیان</p>
	<p>مانگئے خیبر جان دل کی فروغ دلربا حسن جان ستان ہے عشق</p>
	<p>ردیف کاف تازی</p>
<p>پیش تو ہی اسے پہنچا دے اتک کہا تک او دل بسل کہاں تک</p>	<p>یہ بس صفت تڑپے کہاں تک تڑپنے کی بھی کوئی حد ہے تنہا</p>

<p>جراحت زار ہے دل سے زبان تک سچائی کا کوئی ایمان کسان تک یہ جان زار وقت امتحان تک تو جلد خاک ہو جانی زبان تک ہماری آہ جاتی ہے دہان تک تصویریں ہی ہرگز اشیان تک کوئی اس دل کو سمجھائے کہاں تک لگا ہے تاریقی یان سے دان تک نہیں ہے اس گلی میں پاسبان تک ہوا شل تو سن عمر روان تک</p>	<p>نہ کیونکر خوف نشان نکلے مری آہ معاذ اللہ یہ کانہ ادائیں نہ جانے پاسے ہاں اس سخت جانی وہ مطلب ہوں کہ گر سمجھے مجھوں کرین کیوں شکوہ حیران ہم ایدل قفص کا لطف کہتا ہے نہ جانا زبان تیغ ہی تو تھا گئی آہ خبر پاتے ہیں ہم نالوں سے اونکے یہ لپکا قتل کا اللہ اکبر رہ مقصود کا اللہ رے طول</p>
<p>فروغ اس ضعف کا دیکھو تو تم زور نہ اوٹھا آتش دل سے دہوان تک</p>	
<p>کہ مثل تیر ہے اونکی کمان تک بڑی ہی رشتی تم کاری بیان تک نہیں ہے میرے ہستی کا گمان تک لے آئے اُنکو کل پنہ مکان تک جو ہو پنچے اونکے سنگِ شان تک</p>	<p>تو اضع سے ہے نفرت اُنکو یاں تک زمین کو آسمان کہنے لگی حلق حجاب اب آپکو کس واسطے ہے تماشا دل کا دکھلاتے ہوئے ہم سر پر نور تیری ہے یہ سر لچ</p>

<p>گمان سایہ موئے میان تک مرے ساتھ آتی ہے حسرت بیان تک ذرا چل حضرت پیر معان تک کہ پہنچے میرا اک نالہ دہان تک</p>	<p>نہیں ہے ضعف سے ہستی یہیری نہیں آتا ہوں تنہا میں دہان سے بہت باتیں بنائیں تو نے واعظ اثر تو کر مرد اتنی تو اس وقت</p>
<p>فروغ اس دل کی ہے اب گرفت مثال سایہ دیوارِ بُستان تک</p>	
<p>اور بہادری سے یہ ستر مرے دشمن کتبک شعلہ حسن چپکاتہ دامن کتبک آتش شوق و تمنائیں جل رہی کتبک دیکھئے اب یہ کہل غنچہ دسوسن کتبک اشک گلگون ہے تر مراد اس کتبک اے تنہا دل و دیدہ یہ اولہجہ کتبک اے مراد دلِ رشتاق یہ جون کتبک دوست رکھوں میں تجھو جان کے دشمن کتبک</p>	<p>ہم سے یوں ترچی نظر اب ترپن کتبک عشق اڑھاویگا کسی رخ روشن سے نقا رحم لے ذوق ہم آغوشی خورشید نقا مستی ملتے تو ملی رہیں حیا سے خاموش چشم سے پوچھ تو ایدل تجھے منظور کیا یاد میں زلف کی ہو جانِ حزن لب پر گہ رحم کر آج کہ کل کو نہوا فسوس تجھے ایدل خانہ خراب اب تو نکل سینے سے</p>
<p>مردم دیدہ محبوب سے پوچھو تو فروغ نہ اٹھیں گی صفِ شریکان سے یہ جلیں کتبک</p>	
<p>ردیف کاف فارسی</p>	

<p>دیکھینگے جو دکھا ئینگے لیل و نہار رنگ پان سیر ایک ل کے ہین ہر دم ہزار رنگ لائیگا ایک روز ہمارا عبا رنگ چہرے سے کاوان کے بڑنگ غبار رنگ کیا شوخ ہی بدن کا ترے گلزار رنگ کہتے ہین کیا ہمارا ہی ہے آبدار رنگ ہو جائے شل ہوش کے مے کا فرار رنگ خون چمن کا دامن ناز نگار رنگ</p>	<p>لاتے ہین روز تازہ رخ و زلف یار رنگ عالم میں چا فصل کے ہوتی ہین چار رنگ کہتے تھے ہمتو آپ کے دامان ناز سے کیا بچے ہیر بچنے کی لکڑیاں دیا کیسی تبا کہ پرد و تین چیتا نہیں کہی آئینے میں وہ روئے عرقناک دیکھ گر میکدے میں اوس لب لگیوں کا ذکر ہو کلیوں سے اپنی کیسا اوڑتا ہے بلبلو</p>
<p>دیکھا ہے ہنسنے گل کو ملا کر بت فروغ پہیکا ہے اوکا پیش رخ گلزار رنگ</p>	
<p>لایا مہمان عجیبے لب بفتہ رنگ لائی کچھ اور ہی رگ بہرہار رنگ تم دیکھتے نہیں ہونے کا یار رنگ اس سخت کا بھی لے مے پروردگار رنگ شوخی سے ہو چلا ہے حیا کا فرار رنگ میرے جنون کا قیل و ڈال ہزار رنگ بہتر ہے کیوں شبیہ میں تو بار بار رنگ</p>	<p>حبس وقت وان حنا کا ہوا آشکار رنگ بے یار کا رشتہ الماس کر گئی جو چاہتے ہو کرتے ہو مانند آسمان جلجائے کچھ تو گر مٹی حسن نگار تا شیرازہ اب تری حاجت نہیں رہی بیلی یزور شور ہو گا کبھی نصیب ماتی نہ رہنے دیگی اثر شوخی ادا</p>

دیکھو تو آب رنگ گل فراغ اے فروغ
اوسپر خدا ہے آب چین اور نثار رنگ

روحانی لام

تہنا چلا گیا طرف کوے یار دل
رہتا ہے ابر زلف میں ہی بقیہ دل
سنگ جفاے یار نے کیا ہی کیا ہی کام
پڑتا ہے کفر زلف کا کلہ خد سے ڈر
دیکھیں پسند کرتی ہے کسکو نگاہ ناز
میں چاہتا ہوں ترک تعلق بتوں سے اب
بجلی کی بقیہ رسی ہے گرد آسکے سامنے
نسبت نہیں ہاں رخ رنگین سے کچھ اے
اے صبر تجھے یہ نہ روکیگا کس طرح
آیا ہے اُسکے زخم کو کچھ بخنے کا خیال
پہلو میں ایک لحظہ ٹھہرتا نہیں کہی
پہونچا ہے جان زار کو تازہ زلف و رویار
روتی ہے جب یہ آنکھ بامید رحم یار

سوچا نہ کچھ ہی دیکھئے انجام کا دل
کیا برق ہو گیا مے پروردگار دل
ایک ل کے ایک م میں بنا ہزار دل
کیا تجھ کو ہو گیا مے پر ہیزگار دل
اس تیر کے ہنر سیکڑوں میں دل
زاہد تو دیدے اپنا ذرا مستعار دل
لایا ہے کوے پار سے کیا خطر دل
یہ لالہ چین سے کوئی داغدار دل
گھوڑے پر اب ہوا کے ہوا ہی ہوا دل
ورنہ ہے تیغ ناز سے کیوں شرمسار دل
گویا وہ گلزار ہے یہ بقیہ رار دل
اے شہسوار ابلق ریل و ہنر دل
ہنستا ہے شل زخم کے بے اختیار دل

رازِ نہان ہم اپنا کہیں کس سے فروغ
جان میوفا ہے اور ہے بے اعتبارِ دل

دلِ ٹیئہ ساج، صفائی کے قابل نہیں جُردِ دل بھلائی کے قابل غم یا آتا ہے لے جان جا تو شکستِ دل زار لے رحم جان گزر گا ہے چاکل او سکے غم کا اسیرِ گیسو کو چوڑو نہ ہرگز شرارتِ دل زار تیری ہے ورنہ ادا میرے بت کی نہ سمجھیں ذرا بھی جولے ہاتھ میں کاسہ سکر کو اپنے نہیں لے خرد کوئی اسلہ میں ہے	کوئی اس میں ہے خود نمائی کو قابل یہ محبوب ہے ہر شنائی کے قابل یہ مہمان ہے پیشوائی کے قابل ابھی تک ہے کچھ میوفا کی قابل یہ کوچہ ہے ہر دم صفائی کو قابل یہ مجرم نہیں ہین رہائی کے قابل ہمیں کیا تھے بے اعتنائی کو قابل جو ہون جمع ساری خدائی کو قابل وہ ہوا سکے دس گدائی کو قابل جنوں کے سوا سہائی کو قابل
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ابھی تک تو دیکھا نہیں کوئی بلبل
فروغ آپ کی مہنوائی کے قابل

روقیہ

گئے دل کی طرح یا رب کدہ ہر ہم
کہ پہر لے نہ ابتک اپنے گھر ہم

<p> بچائیں کس طرح جان و جگر ہم حشرائی کا تماشہ دیکھنے کو چلے مسجد سے سوے بنگلو آج چکا بیگے دل و کا کل کا جگہ اودھر غصہ اودھر ہے بقیاری دل اور عشو نے مین جہاں اور ہا نہیں ملتی ہے فرصت تیرے دل تجھے معلوم ہے کیوں تجھ سے پہلے برنگ شعلہ غیہ راز بقیاری خیر میں کس طرح تیری لڑائی پڑا لے اپنا کلمہ ہر طرح سے یعظمت کیا قیامت کر رہی ہے </p>	<p> اودھر فوج بڑھتا اودھر ہم چلے ہیں بنگے خود پیغامبر ہم بہت دت میں آئے راہ پر ہم کر بیگے آج قصہ مختصر ہم وہ آتش بنگے ہیں دوش سر ہم کہو کی کہیں بولیں کہہ ہم وگرنہ اپنی کچھ لئے خبر ہم بجھے جاتے ہیں آتش سحر ہم نہیں رکھتے ہیں کچھ زاد ہر ہم اڑے پرتے ہیں خود مثل خبر ہم ترے بس میں ہیں اوکا و نظر ہم نہیں رکھتے ہیں کچھ کل کی خبر ہم </p>
<p> فروغ اوس تیغ ابرو کا ہے ایما جو ہاتھوں پر لئے پرتے ہیں سر ہم </p>	
<p> جگر کو لائے ہیں میدان کارزار میں ہم خدا کی واسطے اچھٹم شوخ تو ہی رہتا ہمارے حال کا جزع نہیں کوئی پرسان </p>	<p> کھڑے ہیں ناوک شرگان کے انتظار میں ہم یہ تنکے چننے لگے کسکے انتظار میں ہم بسے ہیں آگے آہی یکس دیار میں ہم </p>

<p>کہ کیسے رکھتے ہیں جان بقیار میں ہم اگر ذرا بھی ہے اپنے اختیار میں ہم چمن سے دور ہے موسم بہار میں ہم لپٹا ہے تھے پس کلا روان غبار میں ہم کہ رہتے بننے نظر چشم انتظار میں ہم</p>	<p>تم اپنے غم کو ذرا آ کے دیکھ لو صاحب کہیں گے دل کی حقیقت ذرا ذرا دم وصل ہو ان وصل میں شباب میں افسوس عجیب ہے رہے ساتھ اپنی یوسف کے جواور جیتے تو جزا سکے اور کیا کرتے</p>
<p>فروغ تھے وہ انکسین ملائیکے کیونکر بے ہوئے ہیں بہت دل سے چشم یار میں ہم</p>	
<p>جھلکے پر پروانہ آسا آپ کو کہوتے ہیں ہم اور اس بے اختیاری پر کبھی روہن ہم ایک جان زار کو جسکے لئے کہوتے ہیں ہم پاکوں ہسلا کر بڑے آرام سے سوہن ہم فیصلے کیا سطر تجویز تب ہوتے ہیں ہم و اے نادانی کہ انہر جان کو کہوتے ہیں ہم</p>	<p>جا کے اوس محفل میں پہلے شمع سان توڑیں ہم آرزو پر اپنی منستے ہیں کبھی بے اختیار ناصر نادان وہ بہتر ہے ہزاروں جان سے جان فدا دست قاتل جسکی اک تکلیف سے چشم دول لڑتے ہیں جیلا و نیکے سواذامیہ بے وفائی ان گلوں کی دہریں شہور سے</p>
<p>وہ نہیں آتے تو کر کے ترک الفت اے فروغ اپنی جان غمزدہ پر مہربان ہوتے ہیں ہم</p>	
<p>روایف نون</p>	

دل میں آتے ہی ستم موز جانان گھوٹیں
 آنکھیں دکھلا دیتیں کلک اوکو دربان لفظ
 ترک ایمان کی کوئی تدبیر لے ناصح بتا
 کس قدر جان بخش ہے اسکی نگاہ شرمگین
 بہکیا آنکھوں سے خون ہو کر دل آفت پسند
 مجھ کو اس شکل فقیرانہ نے کیا نام کیا
 آگیا آغوش میں آنکھوں کے جب ہزار نین
 چارہ سودا کیا کچھ اونکی چشم لطف نے
 ذوق ایمان لچلا تدا دیر سے باہر مجھے
 تیرے بے روپ ہنہ ماہ نو کہ جسکے شوق میں
 سایہ ہی اوس مہر و شمس کی ہر سحائے زمان
 آہ کیا کیا صورتیں جنہر تہا زیبائی کو ناز
 کسکی صورت بسکئی آنکھوں میں جو کہتے ہیں بے
 بے اجازت نقش پاکابھی لینکے بوسہ اب
 جتنی محرابیں تھیں مجھ کو یاد ابرو کے یار
 حسن کی گرمی سی یا گرمی سے بزم ناز کی
 آہ وہ بھی نگاہیں ترک آہو چشم کی

آہ دل کی آرزو میں دشمن جان گھوٹیں
 آج گلیمیں ہی در کی چشم دربان گھوٹیں
 سب دائیں دس بت کا فر کی ایمان گھوٹیں
 جس قدر پہانیں جگر میں تھیں گہان گھوٹیں
 میری اونکی شکلیں جتنی تھیں ایمان گھوٹیں
 خواہشیں بے ل کی چہرے سے نمایاں گھوٹیں
 میری مژگان شانہ زلف پریشان گھوٹیں
 یعنی نظریں بخیہ چاک گریبان گھوٹیں
 پرا دین کفر کی دست دگر ایمان گھوٹیں
 سیکڑوں عیدیں تیر کو چہرہ قربان گھوٹیں
 سنگ در تک کے گہیں دیکھو گہان گھوٹیں
 صورت تار نظر نظروں سے پہنان گھوٹیں
 میری آنکھوں کو کہ یہ یوسف کا زندان گھوٹیں
 جو خطائیں گھوٹیں آست جہان گھوٹیں
 سب تر باعث سے گرد طاق نسیان گھوٹیں
 مچھلیاں بالوں کی تیر دیکھو پریان گھوٹیں
 دل کے حق میں بیچہ شیر نستان گھوٹیں

اشتیاق دیدار و مین جودل پہونچا و مان
ہو گیا سینہ شبک آپہ ہی ہاتھوں سے آہ
کیا ہوئیں یار ربہ زیبا صورت پر جنہیں سے دو
خواب میں کل میکہ اوسکی نرا کٹ کو فروغ

ہمیں دیکھو ہم کیا ستم دیکھتے ہیں
یہ کس چشم مخمور کا ہے زمانہ
وہیں لوٹ جاتے ہیں ابرو کے شیدا
ٹھکانے لگے جان وہ اکین ادھر تو
دعا چاہیں سائل سے دشنام دیکر
حرم والے کہتے ہیں اللہ اللہ
نصیبوں سے بیٹھے ہوئے تنگدیں ہیں
جو دیکھے تری تیغ ابرو کو دم بھر
نہیں تو نے بھی دیکھنے ہیں ہوا دین
نہ کیونکر ہوں اس لہ مین پاؤں زخمی
ارے عشق یہ کیا ہے جو نیک بد کچھ
نہیں دیکھ سکتی ہے چشم فلک ہی
یہ زاہد خجل کیسے ہوتے ہیں واللہ

دیکھتے ہی مسکوس تلوار میں عربان گھوڑیں
او گلخان ہاتھوں کی انہی تیر و پیکان گھوڑیں
تیری قدرت سے مرہ خور میں نمایاں گھوڑیں
آرزو میں جسد رتھیں سب پشیمان گھوڑیں

وہ غیر و نکو اور اونکو ہم دیکھتے ہیں
کہ ہم جام کو رشک جسم دیکھتے ہیں
لکھا جب کہیں لفظ ختم دیکھتے ہیں
یہی راہ مدت سے ہم دیکھتے ہیں
نیا وان کا طرز کرم دیکھتے ہیں
جو اوس بست کا جاہ و چشم دیکھتے ہیں
ہم اے شیخ شان حرم دیکھتے ہیں
کسی میں نہیں ہم ہر دم دیکھتے ہیں
سر پایا میں تیرے جو ہم دیکھتے ہیں
دم تیغ پر ہم ترم دیکھتے ہیں
نہ وہ دیکھتے ہیں نہ ہم دیکھتے ہیں
ان آنکھوں سے جو کچھ کہ ہم دیکھتے ہیں
جب آداب بیت الحسنم دیکھتے ہیں

<p>ستم کیا کیا تو نے اے اُمینہ یہ سبب پوچھ لیتے ہیں ہم رنگن کیو یہی ہے جو شوق کمر ہس کو تو ہم</p>	<p>کہ ہم اونکی آنکھوں کو ہم دیکھتے ہیں جسے بتلاے الم دیکھتے ہیں کوئی دم میں ملک عدم دیکھتے ہیں</p>
<p>یہ کس گل کی بو سے زمانے کا ہر دم فروغ اور ہی رنگ ہم دیکھتے ہیں</p>	
<p>ادائیں ہم تری اونجوتل سمجھتے ہیں اونہیں کو عشق میں اوقیس ہم مل سمجھتے ہیں جگر تہ نہ ہو تو زادہ شراب ناب کوثر کا گزر کر ادلی دل میں تو ہم اقسیم تہا زبان اوس بیدین کی ہر کلیہ اسو اطلال ٹھہر جاتا ہر جب یہ دل غشی ہو یا کھیر اآہی یزناکت یا کوئی غمرہ جس سے وہ فقط اک نالہ بلبل سے شاہ اسلے اوگل برنگ شمع کیونکر نیرم سے جھکے اوٹھوین دل مضطرب کیونکر وہاں ہم ساتھ بجا چمن گو خلد ہو لیکن ہمارے دینو والے</p>	<p>سمجھہ کو اپنی ہم اسواسطے کامل سمجھتے ہیں جو درد دل کو اپنے پلے محل سمجھتے ہیں ہم اوسکو درد آب خجرت تل سمجھتے ہیں دراک کو کسے لیل کے محل سمجھتے ہیں کشتہ و فضل طلب کو ترشے کل سمجھتے ہیں تو یہ نا فہم بے سکو سکون ل سمجھتے ہیں نقدور میں ہی آئی کو کرا می منزل سمجھتے ہیں ترے اسن عوی خوبی کو ہم باطل سمجھتے ہیں وہ میر سوز دل کو گرمی محض سمجھتے ہیں پیش کو تیری گستاخی میں دخل سمجھتے ہیں جہنم کی طرح کسیر کے قابل سمجھتے ہیں</p>
<p>فروغ اس عاشقانہ عارفانہ نظم کو سنکر</p>	

جوانانِ ہرینِ تلمو میرزا بیدل سمجھتے ہیں

مے نالے ہی تیری طرح لے لے نکلتے ہیں
 پہنچا کوئے قاتل میں نہ کہ لیلِ ناولِ مضطر
 یہ کس تشکِ پری کی یا آئی آمد ہے
 عجیب تشنگہ ہی میرا سینہ ہی معاذ اللہ
 کہاں خونِ تلخِ غنیمت جو انکھوں سے جاری
 وہ مجھوں ہوں کہ مثلِ طفلِ مرقدِ طیفِ میر
 تم اپنے حسن کی صاحبِ خبرِ لوط کی ہے
 وہاں یارِ کاچ چاہو ہے جبے گلشن میں
 جگر پر کس قدر احسان کئے ہیں ترنگان
 سخنور جانتے ہیں کاوشِ فکرِ ضامن

کہ ڈھاتے ہیں قیامتِ لہجہ بابر نکلتے ہیں
 بڑے خوش قسمتوں کے دمِ دہان جا کر نکلتے ہیں
 کہ صبرِ دہشوں کے ساتھ مسطور نکلتے ہیں
 کہ جس سناو کجاں بھی گھر نکلتے ہیں
 یہ ارمٰنِ لُٹِ شورِ مدحِ ہوا کر نکلتے ہیں
 جوانِ دہرِ باتوں میں لے لے تہر نکلتے ہیں
 اوڑیگا جلد یہ شہبازِ دیکھو پر نکلتے ہیں
 تو غنچے سے پانک وڑیگر چادر نکلتے ہیں
 کہیں بنیا میں سے استنارِ در نکلتے ہیں
 کہ کس شکل سے بحرِ دل سے گھر نکلتے ہیں

فروغ اسدا کبراق نالے آپ کے دل سے

نگاہِ نازِ خوابانِ ہی نازان تر نکلتے ہیں

نہ او سکے رخ کو نہ اونکی نظر کو دیکھتے ہیں
 آہی خواب میں دیکھا ہو کسکو ہنے رات
 یہ تشک دیکھو کہ پیشِ زجوابِ نالہ تروق
 انہی غیر کے بھی جذب میں اثر ہے کیا

ہم اپنے نالہ دل کے اثر کو دیکھتے ہیں
 کہ آج لوگ ہماری نظر کو دیکھتے ہیں
 بغور ہم نظرِ نامہ بر کو دیکھتے ہیں
 کبھی ادھر کو کبھی وہ ادھر کو دیکھتے ہیں

<p> حضور کیون سے داغ جگر کو دیکھتے ہیں رقابت دل جان و جگر کو دیکھتے ہیں ہر ایک سے جوش سحر کو دیکھتے ہیں ہم آج یا ورے چشم ترکو دیکھتے ہیں نگاہ قہر سے رد سحر کو دیکھتے ہیں ہم اسکے حوصلہ بال و پر کو دیکھتے ہیں کہ اپنے عہد کے ہر خشک ترکو دیکھتے ہیں نہ دیکھنا ہی کیا ادر کو دیکھتے ہیں جو اونکو دیکھ کے شمس و قمر کو دیکھتے ہیں </p>	<p> یہ چشم شوق ہی اسکی نظر سے گرم بہت مٹھائے عشق میں آجان ہم ایک دست شب وصال جو آئی تو شام ہی سے ہم تن نزار کو پہونچائیگی وہاں کیونکر امیر واری اوکھی شب وصال کے کیا صبا ہی دل کی طرح دان کا عرف رکھتی وہ چشم و لب کو میر دیکھ کر کہتے ہیں یہ سخت جانی تو دیکھو کہ بیٹھے بیٹھے ہم وہ پیر لیتے ہیں کیا کیا بنا کے منہ اپنا </p>
	<p> انہی خبر کہ ترجی نظر سے آج وہ پہر فروغ غصہ و خونین جگر کو دیکھتے ہیں </p>
<p> ورنہ ہے کیوں تپش رنگ نزار میں ہوگا محال پناٹھ نہ نزار میں اتل شکدے نہاں ہیں ہماری غبار میں جان حزن جو ہوتی سے اختیار میں مستون کی بات آتی نہیں ہر شمار میں پنہاں ہے شمس و قمر کوئی اس غبار میں </p>	<p> اب تک وہی ہے در دل بقرار میں نکلی جو جان زار اسی اضطراب میں باد صبا سنبھال کر کنایاں قدم تا دیر وقت و سچ نہ دیتا نکلنے میں ایدل خفا نہ سخن چشم یار سے یہشت خاک اور یہ یار سے کشتی </p>

<p>بلبل نے کسکے عارضین نگین کو دیکھ کر کرتا ہوں اپنا رشتہ جان ندرین تر جنوٹے بنا بنا کے سناے پیام وصل</p>	<p>چوڑا چمن کو عین کمال بہار میں لے گل فروش کیچو صحت اور نئے ہرین کیا کیا فریب دل کو دے ہجر یارین</p>
<p>کیسے تو کچھ فروغ یہ جھگڑا تھارات کیا آہ شرفشان دل بہتہ رار میں</p>	
<p>تراہم پاس خاطر اوستم ایجا کرتے ہیں جبا دنگے دفتر حسن نگہ کو یاد کرتے ہیں اسیر قفس پر کیا ستم صیاد کرتے ہیں تغافل کی تلافی جسکے مشرب میں جفا ٹھہری فدا کیونکر نہ ہوں میں خنجر پیدا و ستل بہ او نہیں کج گہر تہا دل و لہذا نہیں کج گویا دلیران کہاں ہے او خیال خوے نازک یک تو اگر دل پنا او کا قیدی ہے غم او کا اپنا قیدی ہے خیال رشک کچھ ہے اور کچھ ہے ہم سوائی مہ خور سے تو پوچھ پیل کوئی دیکھنا نظیر کا سمجھنا ہے ہمارا خندہ زخم جگر او کو تھل پر ہائے طعن ہے اور توت حامی</p>	<p>یہ نالہ ورنہ بڑا بکرتے ہی پیدا کرتے ہیں تو ہم صل علی سے لیکے او پر صدا کرتے ہیں کہ حکم ذبح دیتے ہیں جو وہ فریاد کرتے ہیں اوی بدیش کو افسوس پہ ہم یاد کرتے ہیں جب اسکو دیکھتے ہیں تو محجوب یاد کرتے ہیں اونہیں کج غم سے پر اس گہ کو ہم یاد کرتے ہیں بہشتاب شوخیان یہ نالہ و فریاد کرتے ہیں نہ وہ آزاد کرتے ہیں ہم آزاد کرتے ہیں اسی خاطر اونہیں ہم دل ہی دل میں یاد کرتے ہیں بہت مدت سے عالم ایجا کرتے ہیں بتسم کر کے زیر لب جو وہ ارشاد کرتے ہیں کہیں ہی خیمہ سفران جنوں فریاد کرتے ہیں</p>

<p>فریب عشوہ پردے میں زیادہ کارگر ہوگا کبھی رہتی ہے ہمسے دیکھئے تصویرِ حجبی خدا خوشنود رکھے نالہ و فدا و دزاری کو نمایاں ہو چلا ہے غمِ حاضر اس کے صدقے میں وہ مانے یا نہ مانے ضبط کی طاقت نہیں ہے</p>	<p>کہ تیر خاک پہناج ام کو صیا کرتے ہیں اوس کی یاد سے ہم دل کو اپنے شاکر تہین ہماری بقیراری کی بڑی ملا کرتے ہیں سنا ہے قیدیانِ زلف کو آزاد کرتے ہیں بیانِ مدعا ہم ہر جہ بادا باد کرتے ہیں</p>
<p>فروغِ اد کو ہوا ہے توفیقِ پیرِ گلشن کا جو رنگِ گل کو مثلِ بگل برباد کرتے ہیں</p>	
<p>دل و دین تو ناز و ادا مانگتے ہیں محبت میں کامل ہی ہیں جہاں میں ہیں ایک وہ کہ بت مانگتے ہیں خدا کیا ہجرت نہ کرنا تو ان کو ایسا خدا جانے کہ کو مرض کیا ہوا ہے ہوا حال زار اپنا ایسا کہ وہ بھی شہیدِ کل پر خون بہا و ادا ہے گدا بی ملے اس کو چے کی ہکو سنبھلے نہ دے جو کہ تار و زعفر</p>	<p>وہ خود دیکھئے مجھ سے کیا مانگتے ہیں کہ تجھ سے نہ تیرے سوا مانگتے ہیں اور ایک کہ کہ بت سے خدا مانگتے ہیں کہ آہ رسا سے عصا مانگتے ہیں کہ دشمن سے اپنی دوا مانگتے ہیں مے حفظِ جان کی دعا مانگتے ہیں وہ تم سے ہی خونبا مانگتے ہیں نہ دولت نہ دولت سرا مانگتے ہیں وہی سے تو ہم ساقیا مانگتے ہیں</p>
<p>فروغِ اد کے ناز و ادا سے تو پوچھو</p>	

	کہ اب اپنے کشتون سے کیا مانگتے ہیں	
<p>ہم صبا کی طرح کچھ ساز سفر کرتے ہیں اور باندھی ہی تو کیا عشاق سر کرتے نہیں اسلئے حاجت تری آنا مہر کرتے نہیں جسم پر ایکتا جز تار نظر کرتے نہیں ہم زیادہ اس کے کچھ اپنی خبر کرتے نہیں اب قدم ہی اس طرف وہ ہو کر کرتے نہیں دل نہیں کہتے ہیں ہم تو کیا جگر کرتے نہیں ہاں مگر قسم کے لکے سے خبر کرتے نہیں اسلئے ہم حال پر اپنے نظر کرتے نہیں اونکے خیالی خیال خشک تر کرتے نہیں درد دل رکھتے نہیں داغ جگر کرتے نہیں اب رنگ اس طرح کا لعل گہر کرتے نہیں</p>		<p>رہروالفت ہیں مان پر نظر کرتے نہیں تیغ وہ کس طرح باندھینگے مگر کرتے نہیں شک کے باعث ہی ہم خود وان گزر کرتے ہیں دیکھتے دوست جنون کی کیا غایت ہم پہ ہے کل گئے تھے دل کچھ دل کو سمجھاتے ہوئے جذب ل پر یا الہی کیا بلا نازل ہوئی گر گمان کچھ اور ہو تو امتحان کر لیجئے ابن لکھینگے کبھی ہم خط نہیں تم دیکھنا شکوہ آجائے نہ لب پر چشم قتال کا کہیں کچھ نہیں پردا کہ لب ہوں خشک یا ہوشیار حضرت ناصح جواب پند کو سمجھینگے کیا یادین کسکے یہ رنگیں شک جاری ہیں فروغ</p>
	کو چہ جانان میں جانا کہ نہیں آسان فروغ یا کوں رہ رکھتے ہیں جو پروا کس کرتے نہیں	
<p>نہ پڑ جائیں کہیں فضا چہا تر سے نشتر ہیں تو کیوں ہے اترتے بر گشتگی سپر مقدس ہیں</p>		<p>حرارت بڑھ گئی ہے دیکھ خون جسم لاغر ہیں کیسے خانہ خزاں سے اسکو گزرتے لکھا</p>

<p>کیا ہے ہمتان کس سخت جان پر صاکیجے آئی کیا کونگا میں خدگنا زبان سے جگر نے خوب ہی بوسے لگو کر تیرے خزان کے کرشمہ جنبش بر دوسے ہر دم قتل کرتا ہو</p>	<p>کبھی پہلے تو ایسے بن تھے اردو کی خبر میں جگہ نام کو باقی نہیں ہے جسم لاغر میں دل نادان مرا دلچہارم زلف معنبر میں اتنی اتنے کیوں خنجر دئے دست تلگر میں</p>
<p>عزم شادی فروغ اب و نون کیا ہو گئے ہو یہاں تک سختیاں عینے اوٹھائیں ہجر و بربریں</p>	
<p>خدا جانے یہ کیسی ہے جہنم سے لبریں غضب سے دل میں پہ پہ لگا جلوہ حسن و کنا تعجب ہے مجھے اس نظام شاہ خوبان پر شہنشاہ ازل کے حکم سے مٹی قدر سے تیرے باغ جنان کو مول لے سکتے ہیں ہم شب فروت میں کیونکر ناصر شفق تمہیں ملتا</p>	<p>کہ بیخود ہو گیا عالم کا عالم کیا غریب بتوں کو ہر جگہ ملنے لگی اللہ کے گھر میں کہ اپنی مملکت آباد کی دہائے مضطرب دل آشفقہ کا چہرہ لکھا کا کل کے دفتر میں سہرے ہیں بے جا گوہر ہمارے دیدار میں کسی کی یاد بکھر چپ ہاتھ تائب مضطرب میں</p>
<p>نہیں کچھ ڈر فروغ اس تشویش کے بھڑکنے کا پتہ مار کھا ہے ایک دریا کو نہی دیدار میں</p>	
<p>ہم اونکے وصل کا دلیں خیال غلام کہتے ہیں تجھی سے پوچھتے ہیں سچ بتا ادق ازاد خدگناز کو اپنے تو وہ کرتے نہیں سید ہا</p>	<p>کہ عرض دعا کا نام جو شنام کہتے ہیں کہ ہم بھی کچھ خیال گردش یام کہتے ہیں اور اولاد دیکھنے دل سپر مرام کہتے ہیں</p>

<p>غضب میں جان کا ایک دم بھی گین ضبط کرنا بہین فرصت کہاں آصبر تسکین بات کر نیکی وفائے وعدہ کی امید و سچ اور دلدادہ</p>	<p>تو بہر حیثیت مل مجھ کو کیا کیا نام کہتے ہیں ابھی بیٹائی دل سے بہت ہم کام کہتے ہیں کہ جو تیری تمنا کا تو ہم نام رکھتے ہیں</p>
<p>خدا صحت عطا کرتا تو کرتے سیہ سحر کی ابھی ہم اے فروغ آزارنگ نام کہتے ہیں</p>	
<p>کہیں کیا تجھے ہم کیا کام آگلا کرتا ہے اوٹھائیں کہیوں نہ ناز تو دل کو وہ تہ دل کہاں تم اور کہاں خورشید یہ جو ایک ہے عجب ہر جسم میں صیاد مجھ سے صید لاغ کو وہ خنوت حسن کے شایان ہستغنا بیاپان</p>	<p>زبان سے جس کو کسکے نہیں وہ کام کہتے ہیں کہ مانند نگین جو آرزو سے نام رکھتے ہیں تمہارے وصل کا دل میں خیال خام رکھتے ہیں ترپنے کے لئے تا دیر زیر دام رکھتے ہیں غنیمت ہے کہ رسم نامہ و پیغام کہتے ہیں</p>
<p>فروغ احباب سب سے پہلے ہیں فلک میں حیرا زبان سچی تو کچھ کہئے کہ ہم یہ کام کہتے ہیں</p>	
<p>دل لگے کیا خاک کوئی لطف کا سا مان نہیں دوستوں کے استقدر پہ کو کیا رسوائے در بدگمان ہو کر نہ اتنا ہو جسے گرم عتاب سحرہ و ناز و کرشمہ عشوہ و طرز خرام کیوں نہیں آتی اور کون سے نیم ناز یار</p>	<p>کوئی خندہ ہی تو زخون پر نکلا فشان نہیں دشمنوں کے دل میں اب باقی کوئی مان نہیں آرزو مند جفا ہوں لطف کا خواہاں نہیں کون ہے انہیں کہ جو دل کا عدو جان نہیں دیکھ تو کب سے گل خرم جگر خندان نہیں</p>

<p>رو نہیں کرتے ہیں اس کا سوال اہل کرم سخت جانیکا گریبان گیر ہونا چاہیے چچ مین کا کل کے اگر دل نے یہ وکر کہا میرے آنے سے چمن مین بلبلان خوش ہو</p>	<p>آپ کو زیبا نہیں لے جان شستا فان نہیں لے دل نالان قصو خجہ بران نہیں بے گندہ سیت و پامون قل بن ندان نہیں یار شاطر ہون مین بار خاطر یاران نہیں</p>
<p>دل کے ہلانکی خاطر لے فروغ خوش بیان یہ غزل بس ہے تری کچھ حاجت دیوں نہیں</p>	
<p>در دل کتا ہو مجھ کو خواہش دارن نہیں غیر کا کیا منہ اگر کہیے تو ہم دکھلائیں لطف بہ قرار سی ستری لے گریے بے اختیار پہر وہین ہے رو بکاری سن لہ مضطر آج ہے جنوں کا کس قدر اس عہد مین بدل کر چوڑ کر تنہا غم جانان کو جاتا ہے کمان رنگ ہو گا دیکھ کر فردوس مین انکاء و ج دیکھئے جا کر چمن مین ہے ہر گل خندہ زن ورہ رہا ہو پہر اتا ہے تقاضا حرص کا دیکھئے کیوں سطر چشم بصیرت چاہئے</p>	<p>خوشنما میری نظر مین صورت احسان نہیں جان کا دنیا بہت مشکل ہے کچھ آسان نہیں انک کو پہر چمن زیر سایہ شرکان نہیں جس عدالت مین کہ اذن جنبش ترکان نہیں دولت و حشت کمالی اب کوئی دامن نہیں تجھ کو لے دل کچھ ہی پاس خاطر مہمان نہیں اس خراب باد مین چکا کوئی پرسان نہیں بے ثباتی پر چہان کی مین فقط خندان نہیں ورنہ کیا اکسیر خاک کو چہ جانان نہیں ورنہ نہ حسن جانان کس جگہ تباہان نہیں</p>
<p>آفرین صد فرین اس ظن پر تیر فروغ</p>	

نفر گفاری پہ اپنی تو ذرا نازان نہیں

ابھی آپ میں ہم کس آئے ہوئے ہیں
 نہیں تیرا دیکھنے خود آئے ہوئے ہیں
 ہر ایک ذرہ کیونکر نوچشم مجھوں
 نہیں کچھ ہی نسبت ہے لیلیٰ کو ان سے
 انہیں کے لبیل قتلِ جہان کا
 یہی ہیں کہ آفت ہے رفتارِ جسکی
 وہ انداز ہیں انکے بیداد کے بھی
 مری خاک کو ضعف ملنے نہ دیگا
 ترے حسن کا شور خود کہہ رہا ہے
 جو دیکھا مجھے تنک خونیں میں ڈوبا
 فلک کو سکھائی ہے جس نے یہ گردش
 زبان سے تری مثل تیرے دہن کے
 مے دل کے داغوں کو دیکھا تو بولے
 اگرچہ یہ سربارتن ہے مگر ہم
 دہن سے تے ہم سہری کر کے لے گل
 مجھے بھی وہی بات ایدل سکھا دے

منہ آپ اپنا ناحق چپائے ہوئے ہیں
 یہ دھان دل کے بولائے ہوئے ہیں
 وہ محل کا پردہ اوٹھائے ہوئے ہیں
 یہ لاکھوں کو مجھوں بنائے ہوئے ہیں
 بہت دن سے بیڑا اوٹھائے ہوئے ہیں
 قیامت یہی ہم پہ ڈھائے ہوئے ہیں
 کہ عالم کے دل کو لبھائے ہوئے ہیں
 یہ کیوں آپ دامن اوٹھائے ہوئے ہیں
 کہ سب فتنے میرے جگائے ہوئے ہیں
 کسا ہنسکے یہ رنگ لائے ہوئے ہیں
 اویسی آنکھ کے ہم ستائے ہوئے ہیں
 ہم اب تو بہت تنگ آئے ہوئے ہیں
 تے دل کے یہ گل کھلائے ہوئے ہیں
 پے تیغ جانان لگائے ہوئے ہیں
 یہ غنچے بھی کیا منہ کی کھائے ہوئے ہیں
 جسے سنکے وہ مسکائے ہوئے ہیں

<p>یہی ہیں جو تشریف لائے ہوئے ہیں وہ غمزدوں کی بڑی پڑھائے ہوئے ہیں</p>	<p>دل و دین کے رہن تن جان کے دشمن فروغ آئینے کب وہ دم میں تھماے</p>
<p>فرخ آج بین غلط راہ کے جو آنکھوں کے پردے چھائے ہوئے ہیں</p>	
<p>اور بھائی ہیں ہی تو کیا دان لگا سکتے نہیں ہم زبان سے کچھ نہ اسکا بتا سکتے نہیں ہم زبان حال پر ہی اسکو لا سکتے نہیں وہ اگر چاہیں تو کیا پردہ اوٹا سکتے نہیں ورنہ کیا تھوکر سے مرد کو جلا سکتے نہیں اس قدر میں محو حیرت کچھ بتا سکتے نہیں ہم تصور میں جہاں پر اب ہلا سکتے نہیں اس لکے کو تیری قسم سے مٹا سکتے نہیں</p>	<p>کیا مصیبت کہہ کر اس کے پاس جا سکتے نہیں دل سے کچھ وقت کیے درو کی کہہ سکتے آہ چشم سناڑے جو کچھ ہوا یا ہمیں ہوا کیا حیا کا منہ اور کیا دل کی گستاخی کا شرم اور کتنا کو اتنی ہے ایسے کام سے اپنے چہرے کی صفائی آئینہ میں دکھ کر شوق کے ایسا سے دل کرتا ہے کیا گستاخی کہتے ہیں ہم رحم کر سکتے ہیں کیا کرین</p>
<p>پردہ داری او کی خود منظور ہے کہ فروغ ورنہ ہم آنکھوں سے کیا دریا بہا سکتے نہیں</p>	
<p>اہل کرم کی یہ روش گفتگو نہیں پہرنا تا پسند ہیں چہار سو نہیں انسان کا کوئی بڑے خودی سے نہیں</p>	<p>سیکھی ہے کس سے اپنے لئے غور نہیں کہہ دے گا شوق تو اس چشم شوق سے زیادہ ہے کہ چہرہ آپ کو پر مجھ کو خوف ہے</p>

<p>آٹھون پہر کی خوب نہیں تند خو نہیں کاٹا تو مجھ میں نام کو بھی تھا اہو نہیں آٹا ہمارے گوشش تمنا میں تو نہیں</p>	<p>ہے لطف جبکہ ہن ہی کہی ہونین کے تشنہ تھی تیغ یار پہ قسمت تو دیکھے اے مژدہ وصال یہ کیا بات ہے کہ اب</p>
<p>کیئے تو کچھ فروغ یہ کیا بات ہے کہ آپ لیتے مہمان کا نام کہی بے ضو نہیں</p>	
<p>ر د ی ف و ا و</p>	
<p>کیا ہی براتی مرے ہر عضو کی آرزو پاؤں پہیلاتی ہے پہر دلو انہن کی آرزو شام غربت میں رہ صبح وطن کی آرزو سر بہیودگی تھی کو کہن کی آرزو تشنے کی منصوبہ جو دار و رسن کی آرزو پہر ہی ہے مضطر شب خن کی آرزو کر خبار راہ لیلی سے کفن کی آرزو اس دل آوارہ و پیمان شکن کی آرزو پہر ہوئی انگشت حیرت کو دہن کی آرزو کب مجھے تھی فرش گلہائے چین کی آرزو</p>	<p>جوش پر ہوتی جو دست تیغزن کی آرزو سلسلہ جنیان زلف پر شکن کی آرزو کتب انزلف پریشان صورت اشفاق کر کے رو آجہان جانان کو جان کہو تو کیا کیا کیسی زلف و مژگان گل اشارہ تھا تمہیں ہوشیار بے دل کہ بولے زلف جان کیلئے پردہ محمل کمان اور تو کمان اقیس لب کوچہ گیسوین ہلو لیلی سپہ کھنچک سہر کسی آئینہ رو کے حسن کا آیا خیال کیون تاتے ہیں مجھے یہ خار صحرانہ</p>

جگلیا کو چہرین دیکھنے اپنا پامی بیخودی	بیٹی بہتی ہے سرخ کن کی آرزو
صورت خط پہلے نہ نہ بنوائے اپنا فروغ کیجئے پہرے سر شیرین دہن کی آرزو	
فروغ اب بہ خیال چشم ستار کرتے ہو تسلی بخش کوئی جز اجل و دم نہیں ہوتا بہلا کیوں نہ لگاتے ہو چین میں جا کی غنچوں کو جگاتے ہو عدم کے سنو والوں کو تو ٹھوکر سے ہوئے ہیں خاک جو کر تہاری راہ الفت میں ہمارا حال پوچھتا ہے برو کے شمار سے ادب ہوتا نہیں ہے بیخودی میں جان دیکھو گروے کے کما غش سے حضرت ان کی بناؤ میں	بہلا سوتے ہوئے فتنے کو کیوں بیدار کرتے ہو ہماری التجا پر جب کہ تم انکار کرتے ہو تکلف فون کو کیوں تم واقف اسرار کرتے ہو ہم سے بخت خفتہ کو نہیں بیدار کرتے ہو انہیں پریش برپا تم دم قتل کرتے ہو زبان تیغ سے بھی پریش ہمارا کرتے ہو شراب تندی پر مجھ کو تم شرا کرتے ہو نظر ہر دم جو سوئے روزن یو کرتے ہو
نمایاں ہو چلا ہے سبز خطاؤں کے عافیت فروغ اب کیوں تلاش مہم ننگا کرتے ہو	
خوب ہو عشق و جلیجا کے کرے گم مجھ کو عین اندوہ میں یہ جوش مسرت کیسا جگ و دل کو ہے کیا شوق ترے ناک کا واہ لے عشق وہ ہر لحظہ نئے ظلم کرین	اور بدلے میں عدالت سے ملو مجھ کو خندہ زخم پہ آتا ہے تبسم مجھ کو کہتا ہر ایک سے یا رب ہو نقد مجھ کو اگر کی طرح نہواؤں ملو مجھ کو

<p>کشمکش دیکھو کہ واعظ ہے ادھر انگیر اب تو مرنے کی ہی فرصت نہیں بتایا لہذا کہ یہ ہیں خود انکے ہی دانتوں کے نشان جب کہا میں نے کہ پردے کو اڑھا دو تو کہا اونکلی نشان پہ شب وصل جو پڑتی ہے نظر بزم عالم میں وہ شیدائی بیٹابی ہوں کس طرح اوج سے سفارش کروں تیری دل خامشی نے مجھے کیا رتبہ عالی بخشا تم وہ نازک کہ نہیں نشیں ہر الفت کی نظر</p>	<p>اور اودھر کہینچ رہی ہے کشش خم مجھ کو بحر زخار مٹنا کا تلاطم مجھ کو کیون ستاتا ہے تو ہر لحظہ تو رحم مجھ کو زندگی پر تیری آتا ہے ترحم مجھ کو شب گزر جاتی ہے گنتے ہوئے انجم مجھ کو رقص پر یوں کا ہے اشکون کا تلاطم مجھ کو نہیں رہتی ہے وہاں تاب تکلم مجھ کو مردم دیدہ سمجھنے لگے مردم مجھ کو میں وہ عاجز کہ نفس میں سرگزشت مجھ کو</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہوں میں بیمار جو عشق دردندان کا فروغ
چاہیے گر دیتی پی تیمم مجھ کو

<p>کیون نہ حیرت ہو کہ اس دل میں تم مجھ کو شوق پر خندہ ہی یا اذن تکلم مجھ کو شوق آغوش تو کچھ اور ہی کہتا ہے مگر یا وہی اوس بت کافر کی ہے ظالم ورنہ تم تکانون کے ہو خواہاں میں کمین کا جو یا ہنسکے کہتا ہے غم یار کہ سبحان اللہ</p>	<p>ذرا سے میں مہر ملا قطرے میں قارن مجھ کو کوئی تہلاؤ تو مقصود بسم مجھ کو ناز کی پر تری آتا ہے ترحم مجھ کو دل سے کیون آتی ہے آواز تظلم مجھ کو تمیرے شیخ و برہمن ہے تقدیم مجھ کو گر تصور میں بھی آتا ہے تبسم مجھ کو</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>ہو گیا جگر میں اوس بے چارے کی دشتِ بلا زلفِ مشکین سے تیرے غمِ جگر کی شکین بان زخمِ دل بولا جو کی فکر دوا کو یہ میں نے اس گمان ہے کہ یہ مطلب کی کہیگا اپنے ہوں میں بیمار غمِ عشقِ تیرا لے دے غلط خونِ رولا بیگا ہلا زخمِ کی صورتِ تک</p>	<p>شاخِ گل مارے گلبرگ ہے کنزِ دمِ مجھ کو تیرے عشق سے کا جو طبا سے حکمِ مجھ کو راہِ مقصود میں ہیں تم نہ کر دو گمِ مجھ کو نہیں دیتے ہیں کبھی اذنِ حکمِ مجھ کو اپنی ہی خاک پہ واجب ہے تم مجھ کو لے لبِ یار تیرا ضبطِ تبسمِ مجھ کو</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ضبطِ نالہ نہیں کرتا ہوں نہیں بیوجہ فروغ
 فلکِ پیر پہ آتا ہے رحمِ مجھ کو

ردیف ہائے ہوز

<p>خرامِ ناز سے کدو ذرا آہستہ آہستہ یہ کسے پاؤں کی آئی صدا آہستہ آہستہ غبارِ قیس پر مجھ کو نہایت رشک آتا ہے میں وہ ہوں نا تو ان سے پاس خاطرِ جکا عالم نہ تنہا دل ہوا انگین بکھانے سے پکان کے نگہِ نیچی تبسمِ زیرِ لب سے غور کر ایدل قیامت ہے مرخصِ عشق سے بہا کا کہنا</p>	<p>نہو جاے کین محشر بیا آہستہ آہستہ کہ ہر پیشوائی دل چلا آہستہ آہستہ کہ فرشِ کوچہ لیل بنا آہستہ آہستہ مرے صحرا میں چلتی ہے ہو آہستہ آہستہ جگر ہی دتیک و تار ہا آہستہ آہستہ کچھ اب کہتی ہی پر دین حیا آہستہ آہستہ کہ کرتی ہے اثر اپنا دوا آہستہ آہستہ</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نہیں طاقت ہے ہم میں آفروغ اب با لکھی

کریگے اشک شرج دعا آہستہ آہستہ

<p>رونے سے دکھ لے چشم سر و کار ہمیشہ دل صبر کا دشمن ہے مجھ صبر سے الفت کیا شکوہ بیدار و ستم و کین کرتا یہ غم ہی عجیب کس گمراہیہ ہے وہ فرقت میں ہی ہنسنے کہی تکلیف نہ پائی انجام ستم نہ کیوں لے لے چشم جفا جو کہتی ہے پریشانی دل مجھے کہ تجھ کو میخوار نہ تھے شیخ تو ہر پاس مغان کے</p>	<p>تا سب زہر ہے نخل غم یا ہمیشہ ہوتی ہے بہم اسلئے تکرار ہمیشہ میں ہی تو رہا ادھ کا طر فدا ہمیشہ رہتے ہیں بہت اسکے خرمیدار ہمیشہ غمخوار رہا اپنا غم یا ہمیشہ گردش میں رہا جرج ستمگار ہمیشہ اوس زلف میں رہنا ہے گرفتار ہمیشہ کیون رہن رہا جیہ دوستا ہمیشہ</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کرتے ہیں فروغ آپ بحث فکر و تردد
دوزخ میں رہینگے نہ گنہگار ہمیشہ

<p>کیا پریریوں کو کرتا ہے مسخر آئینہ پہ نہوتا او سکی خود بینی کا رہب آئینہ صنعت مخلوق ہے یہ اور وہ صنع الہ جلوہ کا عکس مرگان ستمگر جسے ہے ہیں عیان عکس و گیسوے بلا میں جارا اونکو خود بینی سے فرصت ہی نہیں جو آئین یا</p>	<p>سحر کرتا ہے بلا کا یہ ستمگر آئینہ میرے دل کا گربانا آئینہ گمراہ آئینہ اسکے رخ سے ہو مقابل کیوں کیونکر آئینہ چہرہ ہمارا میرے دل میں مثل نشتر آئینہ دل ہمارا آئینہ رخسار و لب آئینہ ہو رہا ہے آج کل سدا سدا آئینہ</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

خواب میں ہکو نظر آتا ہے شب بہرائینہ	ہوشیار ایدل کہ پیرانا حیرت میں نمود
مہر انور ہو جمل جبکہ کف پاستے فروغ رو برواوسکے بہلا ٹھیرے کیونکر آئینہ	
رو فیضیے تختانی	
فلک کو شرم آتی ہے زمین سے جو ہوتا قرب صورت آفرین سے تمنائے دل آفت گرین سے لڑین جا کر جو اس پردہ نشین سے نہ شرمنا مجھے میرے یقین سے مجھے خود عار ہے تاج و نگین سے	ذرا کہد نگاہ شرم کی ہے سے تیری صورت کے معنی پوچھتا میں بتوں کا ذکر کیا میں خود ہوں بزار مری آنکھوں پر پردہ پڑ گیا تھا ترے وعدے پر کڑا ہوں نہیں کلمہ گدائی مانگتا ہوں میں نہ شاہی
فروغ اب نالہا سے دل کو روکو نہ بڑھ جائیں کہیں عرش برین سے	
ہمیں باز آئینکے جان خرین سے کہ ہم کو پوچھتے ہیں وہ ہمیں سے تو جان بولی کہ میں خصت میں سے مکان کی زینت زینت میں سے	نہ آئین باز وہ اپنی نہیں سے یہ کیسے ہو گئے ہم انکے غم میں کیا دل نے جو غم کوے جانان سکالوں کس طرح میں دل سے غم کو

<p>خفا کیوں ہیں دل اندر گہکے بہت سفاک کی چین چین سے خبر ہی تو نہیں آتی کہیں سے</p>	<p>خدا جانے قرار و صبر و تسکین عیان ہیں جو ہر تیغ و قضا سب یہ دل کی بقیراری جاسی کیونکر</p>
<p>فروغِ ادن سے نہ رکھئے ہان کی امید اونہیں فرصت نہیں ہوگی نہیں سے</p>	
<p>آج شاید کچھ دلِ نالان کی شنوائی ہوئی پہر چنوں فتنہ زاکِ کار فرمائی ہوئی ورنہ کیوں باوصیا آتی ہے گہلری ہوئی ہر کلی نخلِ تنہا کی ہے مہربانی ہوئی آتشِ سوزانِ مہرِ حق میں شکیبائی ہوئی غیر ممکن ہے کہہ جاے قضا آئی ہوئی راتِ بزمِ غیر میں کچھ بادہ پیمائی ہوئی اس دلِ مضطر کی ہے تصنیف فرمائی ہوئی یاد اک پردہ نشین کی دلیں سے آئی ہوئی تھی جو زنجیرِ جنونِ مجنون کی بنوائی ہوئی آتشِ دل سے کیسے غم کی ہڑکائی ہوئی</p>	<p>اونکی تیغِ ناز کچھ چلتی ہے شرابی ہوئی دل میں پہر پیدا ہوا دشتِ پیمائی ہوئی آج کچھ برہم ہے شاید جسے وہ گلِ پیرن اس سے امیدِ ثمر سے دل نہ کہنا تو کہی ضبط نے میرے جلا کر خاک مچھو کر دیا کیون جھکتا ہے دلِ دانِ خدائے ناز سے بیخودی یوں بے سبب ہکو نہیں ہوتی کہی یہ کتابِ بقیراری جسکا دیوا چہ ہے آہ حسرتِ داندہ و غم سے کہہ رہی ہیں دیکھتے ہی پاؤشت میرا چلانے لگی تیرے چہنیوں نے نہیں سچو کی دعا کہی</p>
<p>قصہ تو یہ کانہ اوسنے کر لیا ہوا فروغ</p>	

آرزوے چھل کر کبھی آج کبھی ہوئی

<p>تھک ناز سے کہہ دو ذرا خدا کے لئے مے ہی دل کو بنایا مری تمنائے نگاہِ ناز نے سب ابتداء میں کر چھوڑا ہجومِ غمِ دلِ تالان کو پا کے کیا خوش ہے حنا کو خونِ جگر سے بہت دنوں پہنچا جھٹاے یار نے شکوہ مری وفا سے کیا چھوڑا کے دیر کو راہِ حرم بنانا ہے اوسیکے دل میں ہمیشہ غبار ہے رہا</p>	<p>کہ چھوڑ دے کوئی دو چار تو قضا کو لئے نجانہ تلاش جو کی طرح کر بلا کو لئے رہا نہ طرزِ ستم کوئی انتہا کے لئے بہت ملول تھا یہ کارِ فان و راکھ لئے نئے طریق سے بوسے کیسے پا کے لئے جو میں نے ہاتھ اوٹھا لئے کبھی خاک لئے نہ شیخ بن تو برہمن ذرا خدا کے لئے کہ خاک راہ بنے جسکے نقش پا کے لئے</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فروغ کیا مجھے دیوانہ تم سمجھتے ہو
ہوا ہوں آپ سے بیگانہ آشنا کے لئے

<p>کسی سے یہ کہنے کے قابل نہیں ہے تصور ہی بوسے کا کتنا ہے مجھ سے پڑی ایسے دریا میں کشتی ہماری نکر بنج گر تجھے خنجر نہ اوٹھا سلاست ہے اے جنونِ زور تیرا ذرا سوچ تو تجھ کو جانا کمان ہے</p>	<p>کہ ہلو میں پہر شام سے دل نہیں ہے کہ تو منہ لگانے کے قابل نہیں ہے کہ جبکا دو عالم میں ساحل نہیں ہے ادا کیا تیری یا راتِ اقل نہیں ہے مجھے کہہ ہی خوفِ سلاسل نہیں ہے اے دل تجھے فکرِ منزل نہیں ہے</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فروغ اب تو سامان چلنے کا کچھ
یہ بستی تو رہنے کے قابل نہیں ہے

دل سے ہوں ناصیہ سالی نہیں جاتی نادم ہوں بہت دل سے ہیں آؤ عجب جان منظور نظر یا تھے ہمیں واہ رسی قسمت اطفال سے امید فاکیا کوئی رکھے دنیا میں بجز نشت تکلیف شب ہجر لسد ذرا صبر تو کر اے دل مضطر اند رے میر جی شمشیر تنافل اے نالہ دل تو ہی وہاں جا کے خبر کس طرح کہیں تیر نظر سے کہ ملیٹ جا	تھریر جبین سے مٹائی نہیں جاتی اب بات کوئی مجھے بنائی نہیں جاتی یا آنکہ ہی اب سے ملائی نہیں جاتی اشکوں سے لگی دل کی چھائی نہیں جاتی وہ کیا ہے جو انسان سے اوٹائی نہیں جاتی یوں خاک میں توقیر ملائی نہیں جاتی بہل سے ذرا خاک اوڑائی نہیں جاتی زحمت شب فرقت کی اوٹائی نہیں جاتی ہم سے تو دلا آنکہ چورائی نہیں جاتی
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بیتابی دل ہے فروغ اب کی صورت
آغوش تن میں سولائی نہیں جاتی

کسلے یہ شور و شر اے نالہ تنگی ہے کون کتنا ہے کہ زلف پر شکن زنجیر ہے ہر قدم پر سیکڑوں جانیں فنا ہو لگین اپنی شرکان کو چپا لو تم خدا کی واسطے	عشق کا روز ازل سے ہجو انگ ہے یہ مری تقدیر کی پیچیدہ اک تہ ہے کیا خرام ناز ہے کیا ناز کی تسخیر ہے میں کمانداروں کو مشتاقوں تماش تیر ہے
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>طاہر دل ہے مریا طائرِ تصویر ہے باہمہ آزادگی یوں بستہ زنجیر ہے جبکہ صحرا میں تنہائی ہر اک سنجیدہ یہ ہمارے طالبانِ وصل کی تقدیر ہے صاحبِ صبر و محن ہیرا بوجھِ شہر ہے خاک کوئے خاکساری غیرتِ اکسیر ہے</p>	<p>سیکڑوں تیر جفا کہا ہی رہتا نہیں کچھ سبب ہے زلف میں ہنسی کا دل کے دیکھو آمادہ یا الہی کس شکارِ افکن کی ہے چین نمایاں کر کے پیشانی پر ڈالتے ہیں جان شیریں کو نہ کہوتا کو کہن گر جانتا دولت بیدار ہے عالم میں عجوزِ انگسار</p>
<p>مرشدِ کامل نے ہکو یہ نصیحت کی فروغ بے غرضِ حسان کرنا اک عجبِ تنبیہ</p>	
<p>تو ہو لکڑی نہ ہم کرتے آرزو دل کی مشامِ جان میں مگر آ رہی ہے بٹول کی اونہیں کے غم نے بڑھائی تھی آبرو دل کی قریب آ کے ذرا سنے گفتگو دل کی تلاشِ دل کو مری محبو جو بتو دل کی کہ شکلِ شعلے نے پائی ہے ہو بٹول کی کہ اپنی جان ہی ہو جاگی عذو دل کی خدا ہی ہے جو ہے آج آبرو دل کی جو اشکِ گرم سے کرتے پریشِ شہنشاہ کی</p>	<p>جو یہ سمجھتے کہ ایسی بری ہے خود دل کی ضرور کو گچھ گکیو سے کوئی آتا ہے پسند یا جو ذلت ہوئی تو بسمِ اللہ عجب مذاق کی کرتا ہے اچکلِ باتیں ہوئی ہے آج یہ کیوں صبح سے الٹی خبر یہ کسکے آتشِ خسار کا ہے شیدائی گمان یہ ہکو نہ تھا آپکی محبت سے سنا ہے لشکرِ مرگان کی کی ہر مہمانی اونہیں کے دل کی صفائی کا سیکھنے انداز</p>

<p>فروع کیے تو اس بنجودی کے عالم میں تلاش اپنی کریں ہم کہ جستجو دل کی</p>	
<p>دل مراونکی طبیعت و قانون ناکثر بنی ہے یہ کافر اجرائی حضرت عشق آپکی کون بہان تیر گہرین تابتا دل کہ رات دوست سے دشمن کا اسکے جب یہ چرخ کھینچ گرتیرے روگتابی کا سننے گلزار صفت رات مجھے وہ کرم فرما بڑے اصراری</p>	<p>سخت حیرانی ہے مجھ کو دیکھئے کیونکہ بنے ورنہ دل کو کب لیاقت تھی کہ اسکا گہر بنے پتلیان دربان نہیں انکھوں کے حلقہ در بنے پہر ہلا دل کی سرگ بڑی ہوئی کیونکہ بنے ہر ورق گل کا لہقین ہے شوق کا دفتر بنے پوچھتے تھے داغ دل کیسے بنے کیونکہ بنے</p>
<p>بارگاہ گوش حشیم شکر سے فروع حکم ہر گہر کا اشارہ سے باہر بنے</p>	
<p>مطلب پناہ ہم پیدا کر گئے کو تھے دیکھ لو اب غیر سے کچھ بن نہیں پڑتی تھیں پیشتر آنے سے اونکے بنجودی سی آگئی دل کی بیباکی سے کل شرا گئے وہ دن کچھ ہے بڑا احسان دیکھ منع جسے کرو یا ہر چکین غیر دن باتیں یا ابی باتیں کچھ</p>	<p>کچھ صیبت دل کی کچھ حال چل گئے کو تھے بس ہمیں کو تم بڑا آٹھون پہر گئے کو تھے کچھ نہ کہنے پائے ہم اور کس قدر گئے کو تھے ہم اوپر سننے کو تھے اور وہ اودھر گئے کو تھے ورنہ اون سے آج ہم دل کی خبر گئے کو تھے ہم بھی حال درو دل کچھ مختص گئے کو تھے</p>
<p>گفتگو ز اوسفر کی اب عبث ہے فروع</p>	

شمر عصیان کا ہوتا اگر کہنے کو تھے

نظرِ بطح کچھ بدلی ہوئی ہے چشمِ پُرفی کی
دلِ نثارِ بین پہرِ ناامیدی گہر بناتی ہے
ہمیشہ یا اہی تر ہے خونِ شہیدان سے
سجھوتا ہے جہان سینے کو مے واوی این
مے لب پر جفا سے دوست کا شکوہ معاذ اللہ
عنایت جو گاہ ناز کی ہو دل پہ کیا کہئے
درا اگر تماشاد کیئے اس جل کے زخموں کا
کمان لیجاؤں یا لبِ من ل مضطر کو ہلا
اُسی کیا ہو وہ دن کہ وحشت مجھ پر مڑی تھی
تڑپنا دیکھ کر دل کا مے مخلوق کتنی تھی
بلائیں لیتی تھی دستِ تمنا کس مجھ سے
نہ خالی ہو مری پیری خیال کے جاناں سے

انگاہِ قہر یارب برق ہوگی کسکے خرمین کی
خبر لے او خدنگ ناز جاناں اپنے سکین کی
ہے رشکِ گلستان ہر گلی قاتل کے دامن کی
وہ شعل تیرے سوزِ غم نے مے دلیہ روشن کی
سکایت ہی کہی مجھ سے سنی بیدارِ دشمن کی
عیان ہے سارے عالمِ حقیقت برقِ دشمن کی
بہارا بید کے قابل ہوئی ہر مے گلشن کی
چمن سے بھی توانی ہر صدرِ فریادِ دشمن کی
جنون کو آرزو رہتی تھی مر سببِ دامن کی
کہ یارب یہ ہنوجالت کسنی شمسِ دشمن کی
کہی ہیر گریبان کی کہی جاناں کے دامن کی
ہے یارب خزان بھی گلِ بان سیرِ گلشن کی

فروغِ اوس گفتگو سے شب کا طلب کچھ سمجھو
سکایت تھی تمہارے مالِ فریادِ دشمن کی

گل کو پہچان تو بلبل کہ یہ تن کسا ہے
آپ ہی کے قدرِ جوئے کیا حشرِ پیا
اسکے خارے کی صد احرفِ معنی کھا ہے
اور یہ کام بہ بلا شفقِ من کھا ہے

<p>ہنس ڈکھل کس طرح مینے جگشن میں کہا ہے وہی بلبل مجبور شکستہ پرو بال بیوفائی کا گلہ شیوہ عشاق سہی بچ گا کہے کہہیں مسکن راحت کس کہی ایک دم کو نہیں گردش سے تجھے چن کس کہی خلق کہتی ہے اسے رکش گلزار جنان ہے حدیث نبوی یہ کہ تورہ مثل غریب وہ نہ گلشن ہی رہا اور نہ وہ اس کی بہا</p>	<p>یارب ان غنچوں کی مانند ہن کس کا ہے اور یہ غل پس دیوار چمن کس کا ہے آشنائی میں جفا کئے چلن کس کا ہے نہیں معلوم یہ دل خاص وطن کس کا ہے ایسا جہنہ تو اے چرخ کن کس کا ہے دل پڑواغ خدا جانے چمن کس کا ہے یہ مسافر کہہ دینا ہے وطن کس کا ہے اب تصور تجھے لے ذوق چمن کس کا ہے</p>
<p>شفوح کس کہ کلام آپکا ہوتا ہے فروغ ہج تو فرما لے یہ طرز سخن کس کا ہے</p>	
<p>پہر دل سے مسے آج مری آہ لڑی ہے کرنا نہ ضیاء کمری کلفت دل کا کا کل سے تنامری آگے نہیں بڑھتی پر جلتے ہیں فریاد کے جاتے ہو واپس تھے کل سے کمان اک دل حشری ادھر آؤ ناصر نہیں مانیگی تناسے دل نثار</p>	<p>حیران ہوں کہ اسپہن ہر کیا پو پڑی ہے کہنا کہ تری یاد کو تکلیف پڑی ہے یہ خام بھی ایک ہی سود پہ لڑی ہے دیکھو تو کمان جا کے مری نکہہ لڑی ہے زنجیر جنوں آپ کی شتاق پڑی ہے کچھ یہ کہئے نہ اسکو کہ یہ بیودہ پڑی ہے</p>
<p>کس خوابان میں فروغ آنکھ تو کہو لو</p>	

	خورشید قیامت کا ہوا روہپا کڑی	
<p>مہے اور دل سے ہے تکرار خدا خیر کرے اور دوا سے ہے ہمیں عار خدا خیر کرے اب ہوئے ہم جی گرفتار خدا خیر کرے ہم کو کرتے ہیں بہت پیار خدا خیر کرے سجھ کے ساتھ ہزار خدا خیر کرے ہم نے چوسے ہیں لب یار خدا خیر کرے پہر یہ آنکھیں ہیں غبار خدا خیر کرے واکے ہیں لب اظہار خدا خیر کرے</p>		<p>پہر خرابی کے ہیں آثار خدا خیر کرے رات سے درد ہے پہر زخم جاگ رہا دل بلا میں تھا ہنسنا فکر تھی ہلکا و سکی آج پہر شام سے یہ درد و غم و رنج و الم ہو گیا مہر نہ کہیں شیخ ہی اوس بہت پندار خواب میں رات بڑی حیلہ و چالاکی سے دیکھ کر اوں کا قسم دم ذکر دل زار پہر مرے زخم جگر نے سمجھو قاتل</p>
	<p>آج پہر دیکھو فروغ اوس تکان کے مضبوط حال دل کرتے ہیں اظہار خدا خیر کرے</p>	
<p>سو ادچمن کا مست بل ہی ہے تماشا گہ رقص بمل ہی ہے مکان تیر تیر کے قابل ہی ہے ہیان پاس آداب قاتل ہی ہے اگر حسرت ویدہ و دل ہی ہے جو پامالے شیشہ دل ہی ہے</p>		<p>بہت داغ ہیں جسمیں وہ دل ہی ہے اسی دل میں ہوتی ہیں قتل آرزوئیں نہ جانا غم یار تو دل سے میرے دم قتل ہرگز تڑپنا نہ اے دل رو لایگی خنجر کو خون دیکھ لینا تمہارے کفن پاسے ہونگے خجل ہم</p>

<p>قضا میری کتنی ہے قاتل ہی ہے سزا تیری لے شمع محفل ہی ہے اگر خنجر ناز قاتل ہی ہے تقا ضاعے بیتابی دل ہی ہے</p>	<p>لیا میں نے کب نام تیری ادا کا بہنستی جو ایک دم نہ روتی تو اتنا کوئی دم میں کٹتا ہے اس لکھجنگلا نہ ٹوٹے ابھی تار جو روستم کا</p>
<p>دل زار پر کیجئے جان تیرا فرغ اپنی لیلی کا محل ہی ہے</p>	
<p>روکتے ہیں دست و دامن سب کو کیوں دیکھئے جان دل حاضر میں دونوں بندہ پروردہ دیکھئے پہر بدلتا ہے زمانہ ہے تیر دیکھئے چاہتا ہے پر یہ شاید آبِ خنجر دیکھئے پہر یہ طفلِ شکستہ گھر سے باہر دیکھئے کس قدر کمزور ہے یہ جسم لاغر دیکھئے کون رہتا ہے ہمار دل کے اندر دیکھئے ہمت و دوش عزیزان آج مکر دیکھئے کب کہلے یہ عقدہ زلفِ معنبر دیکھئے جس دل بیتاب کو قابو ہی باہر دیکھئے اب کہیں جانے نہ پائے جانِ مضطر دیکھئے</p>	<p>جوش پر ہے پر یہ بھر دیدہ تر دیکھئے کیا تامل ہے جو کرنا ہو وہ سب دیکھئے پہر مزاج یا کچھ بہرہم نظر آتا ہے آج پہر لبِ خم جگر کو خنک ہے اے چادر گہر رات کیا ہے نہ کہا تھا یا دہی اے چشم تر اوٹ نہ نہیں سکتا ہے اب بارنگاہِ لطف کی بے تکلف آپائیں آپ کے غم کے سوا رات سے کتنی ہے مجھ سے یگر انباری مری ناخن اندریشہ دل گرم کاوش ہے بہت کیجئے اوس سے مجھ سے وہی کچھ کام کا اونکے آنے کی خبر لے لے نہایت گرم ہے</p>

نامہ شوق اپنا پہلے تہا نہایت مختصر	رفتہ رفتہ ہو گیا دفتر کا دفتر دیکھئے
دل پہ کچھ آفت نہی دیکھی تھی کیا آئے ہوئے	دیکھنا ہے حال ہکوردن و زنا ہکا فروغ کون چہ پتا ہے تیرا دامن محشر دیکھئے
<p>یہ ستم بھجوت گزشتہ کہ اوس بے رحم کو حسرت دل نے کیا تارات ایک محشر بیا پار سائی سے تو ابھر خدا باز آئے تہنے دیکھا ہے چین میں دیکھا اوکلی بہا کس قدر سر اپنا پیٹا دل نے کوے یارین اونچا جانا پاس کرے وہ اگر دیکھ لے ہجر کی شب اس لبتیا نے خون دیا</p>	<p>میری آنکھوں میں جو انکسائے ہیں گئی ہوئے شرم آتی ہے مجھ کو بل کو سمجھاتے ہوئے خواب میں ہی شرم آئی شکل کھاتی ہوئے دیکھا اوس بزم میں پروئے کو جاتے ہوئے عمر گزری آرزو کو مری شرماتے ہوئے رنگ گل کو بولے گل کی طرح اڑ جاتے ہوئے نا توانی کو جو دیکھا پاؤں ہیلے تے ہوئے جس کی سنجان کو دیکھا نہو جاتے ہوئے صبر بیکس کو جو دیکھا ٹوکریں کھاتی ہوئے</p>
کچھ عمل ہوتا تو ہم ہی ساتھ لیجاتی فروغ	شرم آئیگی ہرین جست میں یون جاتے ہوئے
<p>نکل جا آؤں مضطرب کا فشانہ تن سے عجب کچھ حیرت میں یہ حضرت بل بھی زاد بوقت فوج بھجایا میں نے خون کو اپنے</p>	<p>غضب میں جان میری تری یا شہدوں کے شکایت جو رکی کرتے ہیں اس کی فریاد کہ محشر تک نہو تا تو جد اقل کے دامن سے</p>

<p>خیال زلف لڑتا ہوا روئے روشن سے عیان تجھے صلح کی آواز تک اونکی چتون سے نہایت منفعل ہوں آج میں انشوخ نظیر سے سنا ہے آج کل ہزار میں وہ سیرکشن سے تو اشکوں کو مر کے بچے جنوں صحر اکو اس سے بہت چو کے جو تہنے دوستی کی اپنے فتنوں سے کہ شمع زندگی روشن ہوئی تھی شمعِ دھن سے</p>	<p>عجب ہنگامہ رہتا ہوا اس کشودل میں بڑا ہوا اس بد آموز زبان یعنی مردل کا مجھے شش آگیا تھا گل چمن میں ہیکل گل کو گلوں کو دیکھا یاد آئے شاید رانغ دل سے وہ ہمنون ہوں گے تو ہوا جاؤ نہیں صحر کو وہاں جان ہوا آخر کو رکنا دل کا پہلو میں ہوا تاریکی مرقہ میں اگر تھکویہ روشن</p>
<p>ہم دل لگا کے نقطے سے پرکار ہو گئے ایسے سبک ہوئے کہ گرا نبار ہو گئے ہم نذر امتحان غم یار ہو گئے ہم قتل ہو کے کیا ہی طر حدار ہو گئے پردے تیرے حجابِ رخ یار ہو گئے تڑپا تو غیرِ محب سے وہ بیزار ہو گئے ہم اکلمہ کو لے ہی گرفتار ہو گئے گلمہ بے باغ دیدہ خونبار ہو گئے</p>	<p>فروغ اپنے مقدر کا ہلا پر پوچھنا کیا ہے تصور میں وہ پونچھ میں میرا آسنا پیرا ہے</p> <p>گر تہ ہر حال رخ یار ہو گئے لاغر ہو گئے ہم اتنے کہ نفرت ہوئی انہیں رضت ہوا سے اسید نشاطِ شب وصال وہ دیکھتے ہیں ہکلو پس قتل بار بار اے چشمِ شوق تو نہ مٹی بہتو مر مٹے یہ اعتبارِ عشق ہی کیا ہے بلا جان ہم سے نہ پوچھو غمِ عالم آؤں گی کا دیکھا جب اونکو یار سے حال نزار کو</p>

یہ ہے کمال خوبی و ذلت و تہ کہ ہم

سنبھل کو دیکھتے ہی گرفتار ہو گئے

بگڑے سفارش دل مضطرب وہ فروغ
ہم کار خیر کر کے گنہگار ہو گئے

کلیج آج پھر تنہا کو دم فریاد آتا ہے
قفس کو چٹے دت ہوئی لیکن مجھے ہنگ
وہ رخ ہی تو نہیں کرتے ادھر کیا ذکر انیکا
اکھی کس جگہ یہ وحشت مل مجھ کو لائی ہے
نہیں معلوم پار پیڑ کاوٹ یا نرا کت ہے
خمش سے تو میری پوچھ لے اغرضہ دلیر
تعجب ہے بہت مجھ کو کہ با این جرم خوشی
کہیں کیا کون کرتا تھا ہمارے منتیں چرم
مے ہوتے ہوئے غیر دن پہ ہوش جفا کاری
بہت خوش ہو جان پر لب پر استقبال کو آئے
اثر کو آشتی لازم ہی ورنہ دیکھنے کیا ہو
بہت لڑتا ہے میری ناتوانی ہی غم جان

وہی بیدار گریہ دل کو شاید یاد آتا ہے
خیال انتشار خاطر صیاد آتا ہے
تمہیں کچھ ننگ ہی آنا فریاد آتا ہے
جدھر دیکھو او دھر سے ناوک پیدا آتا ہے
بہت آہستہ آہستہ ستم اچھا آتا ہے
کہی میرے ہی لب پشت کو بیدار آتا ہے
بتوں کے دم میں کیونکر یہ دل نشاد آتا ہے
ہبلا اب وہ زمانہ کب سے کیا آتا ہے
بہت افسوس مجھ کو لے ستم اچھا آتا ہے
کہ میرے یا اکھی شرہ بیدار آتا ہے
دل بیتاب خود لب پر پئے فریاد آتا ہے
دل مضطرب رہنے کا فرہ جیاد آتا ہے

یہ شور و شر جو شتہ ہو نہیں سکتا
فروغ خستہ دل کرتا ہوا فریاد آتا ہے

<p>خدا سمجھ مری اس چشم تر سے تنگاں دل و نگاہِ نار اتنا کسی پہلو نہیں ہے ہجرِ چین طلب کرتا ہے ہر دم داغِ تازہ قرار و صبر کے غم کے تک نگاہِ ناز او نکلی زور پر ہے دل گستاخ کا ہو خانہ ویران آہی بند تھے مے لب و چشم ہوئے پا مال ہم کو چے میں او جو اس نامہ و پیغام کیسا ہمارے دل کے کام آئے آہی ہوئے جاتے ہیں غمِ دل کی در بند بلندی دیکھے گر اس سیکہ کی</p>	<p>بڑا یاد دل کو کس کا فرط سے گرے جاتے ہیں ہم اپنی نظر سے جو دل بٹھا تو درد او ٹھا جگر سے کلیجا پک گیا اب تو جگر سے نہیں آتے دل مضطر کے ڈر سے گرا لے جب کو وہ چاہے نظر سے نکالا جس نے جب کو اسکے گھر سے یہ نعت دل نکل آئے کہہ سے بڑا ہی بوجہ اُترا اپنے سے لڑائی ٹھن گئی خود نامہ بر سے کٹاری وہ لگاتے ہیں کمر سے غم جانان اب ایسا گدہ ہر سے عامہ شیخ کا گر جاے سے</p>
<p>نماز و صفِ زندان کا ہے مگر قصد وضو کیے فروغِ آب گھر سے</p>	
<p>کس طرح نظر آئیگی شکل و نکی کمر کی نغمہ شیر اجل کا مجھے ممنون نہ کرنا</p>	<p>تصویر کہنچی ہے مگر مالوں کے اثر کی اے تیغ نگہ شہ کو قسم مگر سر کی</p>

<p>اے درد نہان اپنی کیا بات ہے ٹوٹے نہ ابھی تار مجھ کو ہے اشکو جڑوست کوئی انگہ ملا نہیں اس ہم ہے کسی کنِ ملاحت کا تصو</p>	<p>لی خوب خبر دل کی مرا و جگر کی خجالت نہو دسا ز کہین دیدہ ترکی شاگرد ہے یہ دختر ز کسکی نظر کی کشتی ہے بڑی لطف سے اب تم جگر کی</p>
<p>غیرت تو فروغِ آہِ شہِ باری کی ہو کہتی ہے کہ ممتونِ ہونگی مین اثر کی</p>	
<p>ہوا دل خاک اور زخمِ غم دلدار باقی ہے خدا کی واسطے مجھ کو نہ کیجے منعِ رونے سے تغافل کی شکایت کو نہ لاتا لب یہ ہیں لکین صفائی پر تو اپنی اس قدر نازان نہواید لیا کرتے ہیں بل کی ادنگی صحت سے نہیں آتا ہر بہرِ فاتحہ تو خاک پر میری تعجب ہے کہ ترے عہد میں آسانی سرخوش</p>	<p>گری دیو الیکین رختہ دیوار باقی ہے ٹپکنا دل کا خون ہو کر بھی آبار باقی ہے تخل اب نہیں دلیں بت عیار باقی ہے ابھی آئینہ میں تیرے بہت زنگار باقی ہے ابھی بخشش میانِ کافرو دیندار باقی ہے ترے دل میں غبار اے یار یا کچھ بار باقی ہے تن زادہ ہوا تک جہتہ و دستار باقی ہے</p>
<p>فروغِ خوش بیان کا درجہ تازہ غزل لکھے ابھی تو کلاک ہیں کچھ نہ تو خشی رفتار باقی ہے</p>	
<p>نہیں بیوج بیان کچھ تین چار باقی ہے عمرِ جوانان کی ہرگز نہ کزاد کی کاوش میں</p>	<p>وہاں کچھ پردہ انکار میں اقرار باقی ہے ابھی کچھ آہِ زروے دیدہ خونبار باقی ہے</p>

کمان جاتا ہی ایدل زخمی تیر شرہ ہو کر سنا ہی کیجے صاحب تمہاری اس زمین ہے یار بترقی پرستم اونکا جفا اونکی کھلا ہم پر عقدہ بعد مردن قبر میں اگر لحد میں ہی وہی مان حشت سب میں	ابھی تو تیغ ناز دلر باکا واری باقی ہے کمان یوسف کی لڑ بے کر مٹی باز اری باقی ہے دل مضطربین جیتا تک خواہش زار باقی ہے بہت آسان تھا جو گزار بہت دشوار باقی ہے وہی ہم میں وہی دل ہے وہی آزار باقی ہے
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سبب کیا پوچھتے ہو تم فروغ اس ننگانی کا
دہان کچھ پردہ انکار میں اقرار باقی ہے

اگر کچھ خون دل کو دامن قاتل سے کہنا ہے جو کچھ کہنا ہے پروٹے گوشت مع محفل آرا سے کمان جاتا ہو اوقات ٹھہر ہر خدا دم بہر دل نادان اوٹا کر ہاتھ ہکوا اپنی ہستی سے کو اس چرخ سے روکنے ہرگز سیر نہ لے کو سحر ہی تحصیل ہے زندگی کی ترسے اوفات جبریں طرح چلا کر دل مجنون کو کہنا تھا کسی افسون سے اس چاہ دق تک جانیں گے نکل آئے ذرا پہلو سو کد سے اے غم جانان حصول ہل کر م سے کیا تہیستان قنیت	تو فرمان ادب کچھ ہکوا ہی اس ل سو کہنا ہے وہی ہکوا ہی اس برہمن محفل سے کہنا ہے ابھی خنجر کو تیرے کچھ دم سہل سے کہنا ہے سلام شوق تیرا خنجر قاتل سے کہنا ہے پیام دل دی او اس لامکان منزل سے کہنا ہے زبان حال سے شمع کو محفل سے کہنا ہے کہ میری جیتم کو کچھ پردہ محفل سے کہنا ہے یہ اب ہکوا سیران چہ بابل سے کہنا ہے مجھے کچھ در کچھ پس ختم ترکہ دل سے کہنا ہے زبان موج سے دریا کو یہ ساحل سے کہنا ہے
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>پہونچنا جامِ نیکِ تالِبِ جانان کسی ڈھب سے ذرا فرصت تو دو بہرِ خدا لے دو بیتابی</p>	<p>وہم آخر مجھے یہ اپنے آبِ گل سے کہنا ہے کہ پیرِ کچیل کو مجھے اور مجھے کچیل ہی کہنا ہے</p>
<p>فروغ اس آفتابِ مرغِ دل کو رو برو کر کے سلامِ عارضِ جانانِ مکمل سے کہنا ہے</p>	
<p>سنا چاہے دلِ مضطر کا سیرِ گریبان کوئی بتا سکتا نہیں اونکے دہر کی آبِ نشان کوئی وہی حالتِ دلِ مضطر کی ہر سودا کا کھین عجینا زلوا اس خاکِ رہاں کی تپتی ہے بہت بیکسی ہے، دعوتِ مینِ مخلوقِ مینِ لکین جسے دیکھو تنائی ہے اونکے آبِ خنجر کا جگہ اور دل کی میرِ دیکھ کر طبر کی ہوی دلِ مجبور کی کل آہ کیسا یاد آتا ہے اکہی آتشِ گل نے بھڑک کر کیا جلایا ہے نگون سترائیں ہوں اور نالہ آسمانِ جنیان برائے نام ہی وہ اور اوہ مینِ تیغِ لنگی ہے</p>	<p>دہان زخمِ دلِ مینِ تیغ کی رکھ سے زبان کوئی کسیکو ہون گرا سمن تو کہو لے زبان کوئی کہ جیسے مضطر ہو طائرِ بآشیان کوئی اجلِ مینِ شت سے شاید گیا ہے کاروان کوئی نہ غمِ سایہ مان دیکھا نہ دلِ سامینِ بان کوئی نہیں اب چاہتا ہے خضرِ عمرِ جاودان کوئی خندِ نازِ کتا ہی کہ اب بیٹھے کہاں کوئی جو میرے سامنے آتا ہے پنے پیرِ یان کوئی نظر آتا نہیں اب اس چمنِ مینِ آشیان کوئی نہ مجھسا پیرِ عالمِ مینِ نہ مجھسا ہے جوان کوئی سوا اسکے کہ کا اونکی دیگا کیا نشان کوئی</p>
<p>حرمِ مینِ ہی صنم کا کسلِ دے نام لیتا ہی فروغ اس ل سا دیکھا ہے جہان مینِ تہِ ان کوئی</p>	

<p>ہول گر کر نخل شرکان میں ٹرنے لگے پہرہ تھے موت کے ہمو نظر آنے لگے نعت دل گہر کے سوے چشم تر آنے لگے پہر دل مضطرب کے منظور نظر آنے لگے گیسوے مشکین جانان کمر آنے لگے شادی و غم اب ہمیں یکساں نظر آنے لگے کوچہ قاتل سے مردم خون میں تر آنے لگے اشک تر کے ساتھ جب نعت جگر آنے لگے خطا کی کیا اب نہایت مختصر آنے لگے پاس سے اللہ کے پیغام آنے لگے اب تو نالے دل سے مقبول تر آنے لگے</p>	<p>اشک اب کم ہو چلے نعت جگر آنے لگے اندون پہر غیر شاید اونکے گھر آنے لگے اضطراب دل کا شاید پہ چلا نہ گام گرم پہر ہجوم گریہ و آہ و فغان ہونی لگا دیکھ لیں لگیا اندھیر کا عہد شباب فیض قید عشق سے کیا ہو گئے آزاد ہم جلد چلے دل گریہ سرخروئی کی طلب تب کمال گریہ بے اختیار شوق ہے بہر حال پیمانہ شاید شوق کے بھی عمر کا بیت پرستی کا ہماری نفع دیکھا زار ہوا کس لئے یہ شور و شر لے گریہ بے اختیار</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہم بھی قائل ہیں تزلزل کی صفائی کے فروغ
اب تو وہ جان جہان آسین نظر آنے لگے

<p>آلہی خیر یہ انداز جب تبو کیا ہے خدا ہی جانے کہ وہ زلف کیا ہو دیکھا ہے یہ میرے لب پہ صد سبب سو کیا ہے وگر نہ چاک جگر کو غم رنو کیا ہے</p>	<p>نگاہ ناز کا پہرنا یہ چار سو کیا ہے نہ کفر و دین میں یہ عشوے نرد و زوہب کیا ہے جناب پیر مغان غور کیجئے تو ذرا کیسے سوزن شرکان کی یاد ہو باعث</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>ہمارے واسطے فکرے وسبو کیا ہے کہ میری شان کے آگے تیرا گلو کیا ہے وگر نہ عشق کے نزدیک آبرو کیا ہے تو کس زبان سے کہیں ہم کہ رزو کیا ہے وگر نہ آپ بہن اپنی جستجو کیا ہے</p>	<p>ہنگامہ باقی و ناز نگاہ ہے صہبا عجبے ماغ ہے خنجر کا او سکے کتا ہے کیسے جو رکی رسوائی کا ہے ہر کو خیال نہیں مجال سخن و ان سے اور اگر ہو بھی ہمارے پردہ ہستی میں کوئی برہنہ</p>
<p>مہار عارض جانان کو دیکھتے ہیں فروغ چمک کے سنبھل گل کیا بہن رنگت بو کیا ہے</p>	
<p>وگر نہ میں ہی کہو گناہ گفت گو کیا ہے رسبگی پاس بیان لے امید تو کیا ہے وگر نہ آج یہ ہنگامہ چار سو کیا ہے اب اور ہے تیرے دل لگی رزو کیا ہے کوئی سنو تو دل و غم میں گفتگو کیا ہے وگر نہ رخ کی شکوہ شستہ شو کیا ہے جو خون دل سے نہ کیجے تو وہ وضو کیا ہے اتنی دل میں بجز درد آرزو کیا ہے دہان زخم سے ہر دم یہ گفتگو کیا ہے خواب پوچھئے مجھے کہ آرزو کیا ہے</p>	<p>اب اسکے بعد نہ کہیں گام مجھے تو کیا ہے دل حزمین سے مریختہ گفتگو کیا ہے کہیں نہ کہہ سنے نہ سنے ہوں نہ کیہ تو ایدل جہلا کے خاک کیا خاک کو اوڑھنی یا ہے آج پہلو میں برہیا عجیب ہنگامہ غبار دل سے کیسے دہلے تو جانیں ہم جو سوز دل سے نہ پڑے تو وہ ناز ہے کیا یہ جان زار ہی کیوں دل پہ اس قدر نشید جو اب پائیگا ایدل زبان تیغ سے تو دل خف کو میرے کہان سے تاب سخن</p>

فروع تم ہی کو تم اور نہیں بجاے حضور
جو بات بات پہ کہتے ہیں تم سے تو کیا ہے

<p>آہ اتنا کہ یہ آبلے دل کے اون سے یا اون کی تیغ سے ملے دیکھو اور قیس طور اس دل کے دست قاتل کو چوم لین کہیں سخت جانی بسا ب خدا کیلے قیس کو خاک ہو کے رہنا تھا بدگمانی تو دیکھو زوج کے بعد اپنی چتون سے پوچھتے تو ذرا فصل گل آئی دل میں لہنے لگے کہیں چکر تیغ کہیں رہا مجھ سے دونوں انگین میں چشم دید گواہ قیس لیلی کو کیسے پاسکتا ناخن تیغ سے کھلے آخر کعبے سے تہکے کو پوچھا دیکھو</p>	<p>نہ بنے چالے تیغ قاتل کے خوب نکلنے حوصلے دل کے ہیں سب انداز اس میں محمل کے دیکھنے والے زخم بسمل کے دکھ چلے ہاتھ میرے قاتل کے گرد کی طرح گرد محمل کے بال و پر توڑتا ہے بسمل کے کس نے کوٹے ہیں قاتلے دل کے چٹکیان نالے پھر عدا دل کے جذبے دل دیکھو جو قاتل کے اور ہم مدعی ہیں اس دل کے ہوش و طراتے تو نماز محمل کے جتنے عقدے تھے میری شکل کے ہم تو جو یا ہیں ایسے کمال کے</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شوق پاؤں میں کیے فروع

فرش ہم بنگے بہن محفل کے

<p>اگر ملتا تو اب ہم کچھ ترے خنجر کو سمجھاتے سمجھ کر حضرت میں آپ اس خود سر کو سمجھاتے اگر کچھ ہوشن جاتا تو ہم نشتر کو سمجھاتے بتاؤ کس طرح ہم تیغ اور خنجر کو سمجھاتے جو ہم ہوتے تو ہم کچھ اور ہی آؤں گے سمجھاتے گلو کو اپنے کچھ اور کچھ دم خنجر کو سمجھاتے وگرنہ مار کر ہم خوب اس خود سر کو سمجھاتے</p>	<p>نہ سمجھا عمر گزری اس دل مضطر کو سمجھاتے کیسے ناز کو سمجھا کے ایدل تم ہو دلزم ہمارا ہر گچہ کس قدر شتاق کاوش ہے زبان یار کا ہو طرز حسین ہر کے کیونکر بتوں کے حال سے اہل خلعت ہنجر کو تمنا تھی کہ وقت قتل کچھ ملتی اگر فرصت بہت محبوب ہر دل سے کہ ہم سے دور رہتا</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

حضور سن کر پریش فروغ اپنی ذرا ہوتی تو دل کے باب میں کچھ غنہ دلبر کو سمجھاتے

<p>بہت گزری اگرچہ پہلے اس تیر کو سمجھاتے تو ہم آغوش میں لیکر پری سیکر کو سمجھاتے گزرتی ہے ہماری بس یہی اس کو سمجھاتے دل مضطر کو سمجھاتے کہ ہم دلبر کو سمجھاتے تو ہم بتے سے پہلے کچھ لگ زر کو سمجھاتے کچھ اپنے سر کو ہم کچھ اپنے سسکے سنگ کو سمجھاتے تو ہم بھی کچھ جناب واعظ رب کو سمجھاتے</p>	<p>اگر ملتا کہیں تو پھر دل مضطر کو سمجھاتے اثر نالے میں ہوتا یا عمل تسخیر کا ملتا نہ صدمہ او نہیں اس طرح کرنا اونکے قد و پیر حیا کا اور ستاخی کا جھگڑا ہی رہا شبہر اگر ہم جانتے یہ ظلم ہو گا اونکے زیور سے اگر کچھ ہوشن جاتا تو سر کو بی کی حالت میں اگر خود رنگی سے ایک م فرصت ہمیں ملتی</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

	<p>فروغِ اولیٰ سچو کہی سچاں سمجھا والوں کی جو سمجھاتے ہیں مجھ کو وہ دل مضطرب کو سمجھاتے</p>	
<p>اور شانے کی یہ قسمت کہ وہ ستر تک پہنچے نمک خندہ کہیں زخمِ جلّیٰ تک پہنچے کہ وہ تھامے ہوئے دل کو مئے گہر تک پہنچے صنعتِ کتا ہے کہ شاید یہ ستر تک پہنچے ناوکِ غمرہ تو سب سیّدِ جلّیٰ تک پہنچے اور اوس شمع کو میری نہ خبر تک پہنچے تیرا سایہ نہ کہیں ہو کمر تک پہنچے کئے کس طور سے پہر مئے گہر تک پہنچے زندگانی میں ہبلا اوسکے شریک پہنچے ہم عصا نالے کی لیکر ترے در تک پہنچے یہ غزل میری اگر اونکی نظر تک پہنچے</p>		<p>دل صد چاک کی سیر نہ خبر تک پہنچے شوگر یہ کا ذرا بابِ اثر تک پہنچے کیا غضب تو کیا لے اثر نالہ دل شامِ غمِ جان سے کتنی ہے کچل کب طیرن تمنے مجھے جو کجی کی تو ہو کیا لے جان غیرِ وان صورت پر وانہ او چلتے جائیں ناز کی زلف سے کتنی ہے کھڑے ڈر ہے مجھ کو دل بیتاب تھے تھک تو بہت گھر سے ہوئے قدِ دلدار جو طوبیٰ ہے تو کیونکر یہ ہاتھ تا تو انی کا بہت زور تھا لیکن لے یار شوخیِ چشم سے ہو جائے ہر اک حرفِ غزال</p>
	<p>اے فروغِ آپ نے کچھ رنگِ اثر بھی دیکھا نالے بلبل کے تو گوشِ گلِ تر تک پہنچے</p>	
<p>یہ سرخی پان آئی ہر گلشن میں کہاں آیا ہے یہ زہرِ آپ کی چتون میں کہاں</p>		<p>یہ رنگِ مہی آیا ہے سوسن میں کہاں وہ مہی گیا جسکی طرف آپ نے دیکھا</p>

حجر دین بنی
سنتی ۱۲

<p>بلبل بھی مرسا تہ یہ کہتی ہے کہ یارب ہر ذرے پہ غور شد قیامت کا گمان ہے ہر ہمت کے حملہ ہے مرے نالوں کا اونپر اے امت ہوئی کہو اب تم کو وہ مشعل جھکتا ہی نہیں سانسے اوس بت کے تیرا سر داغوں کو مے دیکھ کے بلبل بھی یہ بولی باقی نہیں اب قطرہ خون بھی مرن میں اوس بت کو پسند آئی ہے خود ہی یہ درگی</p>	<p>لاؤں میں اثر نالہ و شیون میں کہاں سے اُسے یہ تیرے قصر کے موزن میں کہاں سے چین اُسے اونہیں اچلو دشمن میں کہاں سے اُنکی تھی بہلاوا دئی امین میں کہاں سے زاہد پرگ آئی تری گردن میں کہاں سے گل استے بہلا آئی گئے گلشن میں کہاں سے اب چھینٹ ٹپگی ترے دہن میں کہاں سے الفت ہو بہلا شیخ و برہن میں کہاں سے</p>
<p>وہ فاتحہ پڑھنے کو فروغ اُسے ہن درنہ بے تابیاں آئین مرے مدفن میں کہاں سے</p>	
<p>منہیں خجہ نے صاحب کچھ خطا کی بہلا تو اور توجہ اوس ادا کی صبا نے لاکے بوزلف و دوتا کی بہاؤ خون مری امید کا بھی محبت تو بھی کیا بیدا کر ہے خدا کی واسطے اے سخت جانی وہ دل تہا ہے ہو بیٹھے میں یاد</p>	<p>نزاکت آپ میں ہر انتہا کی تمنا کر دل ناواں تھنا کی پہنائیں دل کو زنجیریں ہلا کی یہ صورت ہے ادا خون بہا کی میں اونکا وہ مے سہتے ہینا کی سے حسرت نہ اونکو کچھ جفا کی پڑی ہے تھکوا نے دعا کی</p>

<p>صد پہلو سے آئی مہربانی اجازت ہو اگر شرم و حیا کی جو اتنی بندگی کرتے خدا کی</p>		<p>نہیں آیا کوئی ناک تو پھر کیوں کرے عرض تمنا کچھ دل زار خدا جانے بتو ہو جاتے کیا ہم</p>
	<p>فروغ اب دمنہ مار وزیر خجہ یہی ہے راہ تسلیم و رضا کی</p>	
<p>تمنا سے دلی نے بھی تضا کی کہ کیا حالت ہے جان بٹکا کی ہمیں نے اپنے اوپر خود جفا کی خطا کسکی تھی اور کسکی سزا کی وفائے کی ہے محافی جفا کی کہا میں اور تو قدرت خدا کی کہ ہننے کس تمنا پر وفا کی خریدارِ مستاع نار واک کی بہلا کچھ انتہا ہے اس حیا کی نشکایت خندہ گل کی صدا کی کہ بت کہنے لگے حجت خدا کی</p>		<p>بر آئی آرزو اب تو ادا کی بلا جانے تری زلف و تما کی نہ ہم دل کے نہ دلب کے ہریشا کی لڑی تو آنکھ دل کا کر دیا تھون تکلف ہو ہے ہرین دل میں کیا کیا کیا اوس بیتے جو اظہار مطلب جفا میں آپ کی ہرین خوب وقت بہت درست دل کو جب جو ہے حجاب آتا ہے آئینہ سے اسکو کیا کرتے ہرین و نکلے گونہ نازک کیا وہ کام بتجانے میں دل سے</p>
	<p>فروغ اس نل کی نادانی تو دیکھو</p>	

مٹنا اوس سے رکتا ہے وفا کی	
تقدیر یہ میری آرزو کی گلزار گلی مرے گلو کی اسد سے بت کی آرزو کی مسدود ہے راہ گفتگو کی راہین یہ نہیں ہیں جستجو کی یہ بو کی ہے کیفیت دھوکہ کی کہتا ہے قسم بعد و کی کیا چوٹ سنبھالی رہو کی اے نالہ یہ ہے بدسلو کی کیون فکر ہے چاہ گہر رنو کی	تدبیر چسلی نہ جستجو کی اے خنجر عشق چلکے کرے اس دل کی یہ کافر می تو دیکھو کم ہوتی نہیں ہے حیرت حسن اے دیر و حرم کے جانو الو ایک ہوش باہی ایک بیان بخش جب کہتا ہوں سچ کہو تو ظالم بہا گاہ نگاہ قرعہ دل جانا نہیں راہ پر تو سید ہا دل ہی نہ رہا کہ جس میں تھو چاک
اوس تیغ سے بھی فروغ ہرگز کشتی نہیں گردن آرزو کی	
کیونکہ یہ ہو و کالت آرزو کی کیا راست مری نگاہ چو کی کچھ فکر ہمارے آرزو کی خاموشی نے خوب گفتگو کی	وان تا ہے کسکو گفتگو کی مین بدر کو رخ کیسا سمجھا کچھ ذکر ہمارے بت کا و اعظ حیرت سے وہ سمجھے میرا مطلب

<p>اے چادر گرک تڑپ مین ل کی کیا اون سے شکایت تنافس گو گالیاں دین مگر سنے تو آبِ دم تیغ و چشم تر نے</p>	<p>اوڑ جائیگی دہجیاں نوکی سے جنکو شکایت آرزو کی کچھ رہ گئی بات گفتگو کی دل کی مرے خوب شیش تو کی</p>
<p>پوچھو تو ذرا فروغِ دل سے کچھ حد بھی ہے تیری آرزو کی</p>	
<p>علم جب وہ تیغِ دوسر ہو گئی تصور بھی مریم کا کرنا نہ تھا نہ اب کیجئے آپ تکلیف کچھ دیا اوسنے پرے سے خط کا جواب میں سمجھا کہ تو امہین شادی غم برا ہو نزاکت کا یاں تک انہیں ضرورت ہے کیا حضرتِ خضر کی شبِ صل آیا شاہِ غم ترحم نہ تھا اک ادا ہی جو آج وماغ ہشنا ہوتی ہو اوسکی بو جگاتے جگاتے تجھے ہی نصیب</p>	<p>سروں کی مہم دم میں ہو گئی خطا تجھے زحم جگر ہو گئی جو ہوئی تھی اے چادر گر ہو گئی بڑی خیر اے نامہ بر ہو گئی دم خندہ جب آنکھ تر ہو گئی پہنچتے پہنچتے سحر ہو گئی ہیان مگر ہی راہ بر ہو گئی سنبھلتے سنبھلتے سحر ہو گئی اونہیں قتل سے درگزر ہو گئی طبیعت بزرگ دگر ہو گئی شبِ زندگی کی سحر ہو گئی</p>

<p>چلو نکلا ترے ساتھ ایو دل بان نہیں بے سبب مضمحل طفل شک دلون کی بھی کیا تار برقی ہو راہ نہیں سخت جان ہوں میں کچھ بیز</p>	<p>مجھے غم سے فرصت اگر ہو گئی ڈرے کچھ نہیں یا کچھ نظر ہو گئی یہاں دل ہلاوان خبر ہو گئی نزاکت تیری خود سپر ہو گئی</p>
<p>ہوا ضبط گر یہ نہ اس سے فروغ مری چشم خود پردہ ور ہو گئی</p>	
<p>نہیں ہے شمع ریتیری طعن پروانہ آتا ہے تحمل و دہن ان کا نہیں ہوتا کچھ تپتے ذرا تو دیکھ آفتاب مرے دل کا کوئی شیدائچشم مست کی حالت کو پہر دیکھے چمن ہر جس کے جڑ خط کوئی پرسان نہیں اپنا اُسے سونے دیا ایدلخ تو نے جیل کی شبینا کہہ لی یا تو دم بہر بھی نہ ٹھیرا میرے ہاؤین مجھے دیکھا جوقہ جان بکفت تو ہنس کے فرمایا پرینچالے کی باتیں کس مڑکھو آہ کرتا ہی میں لاسکتا ہوں جذب لاس میں لینے کو</p>	<p>یہ ٹکڑا ہے مے دل کہ بے تابانہ آتا ہے تمہیں کچھ ننگ بھی آبلبل پروانہ آتا ہے کوئی ہی یون ترے میدان میں مروانہ آتا ہے جیل و سکے رد بروے سے بہر لہیانہ آتا ہے نظر اک آشنا یہ سبزہ بیگانہ آتا ہے جگنا سحر کا بھی تھمکولے دیوانہ آتا ہے دل وحشی تجھے بھی ناز معنوقانہ آتا ہے خریدار ادا دیکھو لئے میعانہ آتا ہے ذرا ہی ہوش میں جہدم دل دیوانہ آتا ہے مگر مجھ کو خیال شکوت نشانہ آتا ہے</p>
<p>فروغ اوس چشم کے فسون کا ہر دم ذکر کرتے ہو</p>	

	<p>تہیں اسکے سوا کوئی نہیں افسانہ آتا ہے</p>	
<p>رہائی کا تری یا قتل کا پروانہ آتا ہے کہ جبکہ تا ہے اُسکے چچ میں فزانہ آتا ہے مے دل کا تجھ ہر طرزے پر دانہ آتا ہے مری جانب جوں زبان خنجر جانانہ آتا ہے مگدان لیلیوں کو کچھ مرا افسانہ آتا ہے کلچیا آج منہ کو کیوں پیتا بانہ آتا ہے بہت مدت میں زما ہر شیوہ رندانہ آتا ہے تجھ جنت کا واعظ خوب ہی افسانہ آتا ہے</p>		<p>نہیں عارض پہ یہ خطا و دل دیوانہ آتا ہے بتائے عقل و سن کا کل کو تجھ سے کیا عداوت ہے اوجھلنا اوڑھنا کرنا تر پنا جھلکے مرجانا آہی سخت جانی سے مری کیا ہو گیا وقف سرا پاگوش در حیرت زدہ ہر گل گلستان میں بولایا ہے کینے یا کیسی پیشوائی ہے ابھی آ تو اسیر ذوق تو گہرا نہ وقت ہے ہمیں کو کچھ سیکایا آتا ہے ذرا پھڑن</p>
	<p>اوسکو بار ملتا ہے فرغ اوس بنیم عالی میں جو کوئی جان دینے صورت پر دانہ آتا ہے</p>	
<p>نکل رمان اس گہر کہ صاحب خانہ آتا ہے بس بپ خاموش وقت گردش ہیما نہ آتا ہے کبھی ساغر کبھی مینا کبھی میخانہ آتا ہے جو رقا او طرف سے تو دل دیوانہ آتا ہے مبارکباد لے گیسو نیا اک نشانہ آتا ہے کوئی دم میں میان شمع مشتاقانہ آتا ہے</p>		<p>دل مضطر کی جانب ناوک جانانہ آتا ہے اوٹھا ڈابرا اور ساتی ہی آیا دیکھ آ غظ عیادت یا زیارت کو تری آزر کس جانان کوئی سنگ جفا تجھ پر پڑا یا ناز نے جھڑکا دل صد چاک سے پہلے ہو چنگار میں کنو گایہ اے دل صبر کہ عہرا میرے ہوش رفتہ کے</p>

فرغ اوس چین کا کل کے ہیں ہتھو دیکھو دا
نظر میں کب ہماری چین کا بتخانہ آتا ہے

آہ ہی خون میں تر نہیں آتی	تجھ کو شرم اے جگر نہیں آتی
وہ نگہ رسم پر نہیں آتی	جان سہتی نظر نہیں آتی
جان کو جانے میں تو یا سوناز	یا او دہرے او دہر نہیں آتی
مے کہنے سے بلکہ موت سے بھی	بیخودی اس قدر نہیں آتی
موت کو موت لگتی شاید	جو کہی ہو لکھ نہیں آتی
لا مکان پر رہا کہ آگے بڑھا	دل کی اب کچھ خبر نہیں آتی
ہنسی آتی ہے زخم کو لیکن	اے جگر اس قدر نہیں آتی
درد دل پر مرے ذرا رحمت	تجھ کو اے چارہ گز نہیں آتی
کوچہ زلف ہی میں پہرتی ہے	اوصبا تو ادھر نہیں آتی
دیکھ کر تجھ کو اب تو بیل کو	یا دگل ہو لکھ نہیں آتی
آہ سے پوچھتا ہے درد کہ کیوں	دل کی دان سب خبر نہیں آتی
وہ شرارت بگیا ہے بت	کیا او سے بات کر نہیں آتی
ابھی بہہ جاے کوہ غم لیکن	جوش پر چشم تر نہیں آتی

تیغ ابرو ہے طرف تیغ فروغ
دل پہ چلتی نظر نہیں آتی

<p>محتجب آگیا یاں اک نگار آنیکو تھی کوئی شے کیا داغ آسایا دو گار آنیکو تھی اوڑ گئے تھے ہوش میر میری رنگ کی طرح یا چشم مست نہ پر کر دیا بخود مجھے وصل کی شب بخودی کس درجہ طاری ہو گئی روشنی داغ دل حال سنگد رگہ گئی بخت گزشتہ کی صورت اونکی آنکھیں بہ گئیں ہو گیا مردان بوسہ لب جان بخش کا پاکے بو اسکی دل غم دوست بہا کا مثل صبر زخم دل بخت کا تو ورنہ ہمارا حسب اوس لڑکا کچھ نشان شاید عدم میں مل گیا کیا طبیعت سایہ ناصح سے پتہ ہو گئی نرخ مے کو کیا گٹھایا او کی چشم مست نے</p>	<p>خار غم جانے کو تما جان بہا آنیکو تھی رات جو چکی مجھے بے اختیار آنیکو تھی کسی بوئے زلف اپروردگار آنیکو تھی ورنہ کچھ قابو میں طبع بیقرار آنیکو تھی آج ہی اسے دلیہ غفلت شہا آنیکو تھی شع ورنہ جانب کج مزار آنیکو تھی ایسی گردش مہر آیل و نہار آنیکو تھی ورنہ لب پر کچھ شکایت لے نگار آنیکو تھی کیا کوئی راحت مر پروردگار آنیکو تھی کل ادھر کو بوئے زلف مشکبار آنیکو تھی ورنہ جان اس تن میں پہر اختیار آنیکو تھی ایک بت پر ورنہ وہ بے اختیار آنیکو تھی گوڑی کو ملتی ہے اب جتنی چار آنیکو تھی</p>
<p>شوقیوں کا شکر احسان تہہ واجب ہے فروغ وصل کی شب میں حیاتو بار بار آنیکو تھی</p>	
<p>وہ کل شب کو جو مجھ پر مہربان تھے غبار آسا پس محل روان تھے</p>	<p>دل لگا ہوا کو کیا کیا گمان تھے کبھی ہم ہی شہر یکا روان تھے</p>

<p> کبھی ہم سہم ہوئے میان تھے کبھی اوس نے لہے کو شیان تھیں دکھایا عشق نے یہ روز ہیکو یہ وہرے زخم کیوں پڑتے تو دلیر ہم آتے ہیں جہاں ہیچودی سے سڑپتے ہیں تمہارے عاشق تڑپ جہاں تھے آپ شب کو جلوہ فرما محبت کی بد آموزی ہے ورنہ جد اہم تم ہیں اب بشل دل صبر کیا ہے واعظوں نے ناک میں دم نیاز و ناز کا کل مع کہ تھا سے آوارہ صحرا ہمیشہ </p>	<p> کبھی ہم ہی کیسے راز دان تھے کبھی ہم طوطی ہندوستان تھے وگر نہ ہوتا کہ راز نہاں تھے نہ غم ہے گر شریک امتحان تھے بتاؤ حضرت دل تم کہاں تھے کہاں تم یوسف کے کاروان تھے وہاں حاضر مے و ہم و گمان تھے یہ انداز ستم پہلے کہاں تھے کبھی باہم مثال جسم و جان تھے کہاں تم حضرت پریشان تھے وہ تیرا فگن تھے ہم اونکے نشان تھے اُسی ہم ہی کیا ریگت ان تھے </p>
<p> فرشتوں کو وہاں جلتے نہ کیوں پر مے نالے فروغ آتش فشان تھے </p>	
<p> کون کتنا ہے وہ جفا نہ کرے نخوت اتنی تو پہ جفا نہ کرے کسکو ہو قدر عافیت معلوم </p>	<p> حسن کا کیا وہ مقتضائے کرے کاش عیش ہی وفا نہ کرے وہ پریر و اگر جفا نہ کرے </p>

نہیں ممکن کہ زائد اوس بہت کو
 حضرت ناز دل کو کیا ہے حکم
 جان نثار سچے شکر و عدے کا
 واعظ کو چہ صنم ہے یہ
 یار آئے نہ ہاتھ وہ تکیہ
 گو گلے کٹتے ہیں وہاں لیکن
 کون لائے نگاہ ناز کی تاب
 اوسکو شکوے کا ہو گمان کہین
 جب میں جانوں کہ دیکھا اوسکو
 دل تو جاتا ہے پر یہ ڈر ہی مجھے
 حال دل کا ہو کس طرح معلوم
 اوسکا خنج نہ بگمان ہو میں
 نکلی جاتی ہیں جانیں بے دیکھے
 حکم ہے بزم ناز میں کوئی
 گل کو بلبل نے خوب سمھایا

دیکھے اور پہ خدا خدا نہ کرے
 کچھ کہ کرے عرض حال یا نہ کرے
 گرچہ وعدے کو وہ وفا نہ کرے
 یان سے بندہ سچے خدا نہ کرے
 ضعف مجھ کو شکستہ پائے کرے
 اوس گلی کا کوئی گلا نہ کرے
 پردہ داری اگر چیا نہ کرے
 لب تر از خم دل ہلا نہ کرے
 کہے کوئی کہ وہ جفا نہ کرے
 کہ وہاں جا کے کچھ گلا نہ کرے
 گرہ زلف گردہ وا نہ کرے
 کوئی مجھ سے گلے ملا نہ کرے
 کیا وہ پردے میں بھی ادا نہ کرے
 کہی نظر ارد عا نہ کرے
 کہ تیرے رخ کا سامنا نہ کرے

کہیے دو دن کی زندگی میں فروع
 کیا کرے کوئی اور کیا نہ کرے

<p>تم فروغ اوس کمر کو کیا سمجھے جان سمجھے تجھے نہ دشمن جان پہر وہی ذکر اضطراب تہان شکوہ جہر اوس سے کیا کیجے دیکھ بخوت یہ سہو کا احسان سوت کو آگئی ہنسی جو طبیب ناز کر روزِ حشر ہم تجھ کو کون ہے جز شبِ فراق جو کچھ</p>	<p>نصف لا سمجھے یا کہ لا سمجھے کہا سمجھنا تھا آہ کیا سمجھے تجھے اے ذوقِ دل خدا سمجھے شکر کو آہ جو گلا سمجھے خون کو میرے وہ حنا سمجھے درد کو میرے لا دوا سمجھے اوس کے پازیب کی صدا سمجھے زلف کا فکا ماجرا سمجھے</p>
<p>کعبہ سمجھے فروغ دیر کو آپ اور اوس بت کو کئے کیا سمجھے</p>	
<p>دل پہ چلا ہوا زخم کو پہنان کے ہوئے بیٹھے ہیں اہلِ بزم کو حیران کے ہوئے اللہ سے احتیاط کہ جاتا ہوں دل وہاں کیا بد بلا ہے عشق وہ آتے ہیں گول خالی نہیں ہیں جوابھی اونکی بہار سے پہر دیکھتے ہیں ناوک مہرگان کو آج ہم گرتے سے کچھ نہ سو دنا لے سے فائدہ</p>	<p>عزم و مکان مشک فروشان کے ہوئے محفل کو اپنی شہرِ خموشان کے ہوئے اپنے سوا اپنے آپ کو پہنان کے ہوئے یوسف کی طرح خواہشِ زندان کے ہوئے زخموں سے ہیں دلون کو گلستان کے ہوئے جان نذر آبداری پیکان کے ہوئے یہ کام سب ہیں اولاد ان کے ہوئے</p>

<p>آنا کی کا زلف پریشان کئے ہوئے سینے کو ہے یہ حشر کا میدان کئے ہوئے بیٹھے ہیں آپ کا رنایان کئے ہوئے آتا ہے کوئی تیغ کو عریان کئے ہوئے شمس قمر کے حال کو کیساں کئے ہوئے</p>	<p>گو سو بلا کا آنا ہے پرچا ہوتا ہے دل کیا حال پوچھتے ہو مرے دل کا دیکھو خود کہہ ہے ہیں زخم دلوں کے ہر ایک سمت بیوجہ آج دل سپر انداختہ نہیں لے چرخ وہ کہاں ہیں جو ہیں بچہ داغ سے</p>
<p>بیٹھے ہیں مہر تو خون تناسلے فرورغ چہرے کو اپنے شک گلستان کے ہوئے</p>	
<p>ہر ٹکڑے دل کے زینت و امان کئے ہوئے تعمیل حکم زخم نمایان کئے ہوئے لاکھوں ہی شکنافے کا سامان کئے ہوئے ایمان کو کفر کو ایمان کئے ہوئے غنچے کی طرح سرگرم بیان کئے ہوئے آتے ہیں سیر عالم امکان کئے ہوئے سرے کو زیب زر گسفتان کئے ہوئے ایجان تہائے حسن کے حیران کئے ہوئے آئے سمن ناز کو جولان کئے ہوئے بیٹھے ہیں ترک صحبت یاران کئے ہوئے</p>	<p>وہ تازہ گل میں زیب گریبان کئے ہوئے آتا ہے ہل تلاش نگدان کئے ہوئے آتی ہے زخم دل کی طرقت بو زلف یار گردش سے اپنی چشم کی مدت ہوئی انہیں کیا چو گئی نسیم جو بیٹھے ہیں آج آپ پوچھو نہ ہے کچھ ابھی اہل لامکان کیا احتیاج تیغ صفایان گراں آئی آپ ماحشر کیا مجال کہ مارین کہی پلک میرے غبار کی کیشش تھی کہ آج آپ مہر و وفا کا خوب ہی ہم کر کے امتحان</p>

تیزی پہ ہے فروغ نسیمِ مرامِ ناز
رہنا چسبِ رخِ دل تہہ دامن کے ہوئے

<p>داغوں سے بزمِ دل کو چڑخان کئے ہوئے صبحِ وطن کو شامِ غربان کئے ہوئے پہر تے ہیں تارِ تارِ گریبان کئے ہوئے آجائیں تیزِ خنجرِ مژگان کئے ہوئے تارِ کِشورِ دل و ایمان کئے ہوئے ناکِ فگن سے شکوہِ پیکان کئے ہوئے پیما نہ شرابِ پیمان کئے ہوئے یہ گلِ جہان سے چاکِ گریبان کئے ہوئے بیٹھے ہیں مہتو ہوش کو پران کئے ہوئے اظہارِ مدعا سے دلِ جان کئے ہوئے</p>	<p>مدت ہوئی ہے سوز کو مہمان کئے ہوئے بیٹھے ہیں رنجِ یہ زلف پریشان کئے ہوئے مہتو کی جنبشِ دامنِ کُشتوق میں دل نے بہت ستایا ہے یاربِ و جلد تر اب فکر کیا ہے تجھ کو تودت ہوئی ہے زلف نادانی دیکھو حضرتِ دل کی کہ آتے ہیں واعظ ہے ذکرِ توبہ کا کیوں ہے مہتو میں بلبلِ زبان کا عزم ہے میرا کہ آئے ہیں سمجھے گا کون ناصح نادان کی پسند کو دست سے ہوشِ فتنہ اڑے ہیں ہیں فروغ</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بہترینِ بیچ ہے خندہ مے گریہ پر فروغ
قسطِ سرہ ہی تہیہ طوفان کئے ہوئے

دل زار ہی جان ہوا چاہتا ہے
دلایتِ بدران ہوا چاہتا ہے
عیانِ رازِ پنهان ہوا چاہتا ہے

ترے سر پہ قربان ہوا چاہتا ہے
ادھر رو سے مژگان ہوا چاہتا ہے
نہیں اب ہی طاقتِ ضبطِ گریہ

<p>اے شکوہ جو تیرا بُرا ہو عجب گل کھلاتا ہے وحشی تمہارا جدائی ہونے کا اے یاد جانان غضب ہے نہ آیا وہ اے جذبِ تنگ اشارہ نیون کیجئے ورنہ ہنگام سنا ہے وہ آتے ہیں پردہ پر ہمار</p>	<p>وہ سرور گریبان ہوا چاہا بیابان گلستان ہوا چاہتا ہے دل و غم میں پیماں ہوا چاہتا ہے مرا دل پشیمان ہوا چاہتا ہے میاں دل و جان ہوا چاہتا ہے جو پیدا ہے نہناں ہوا چاہتا ہے</p>
<p>فروغِ اب تو دستِ جنوں سے تمہارے یہ دامنِ گریبان ہوا چاہتا ہے</p>	
<p>محفلِ بے یار میں کیا چاہیئے زخمِ ہی ہو دردِ ہی ہو داغِ ہی ہے ادا سے نازِ ہنگامہ پسند اے دہانِ زخمِ دل و تنہا جامہِ عریانی کا بھی اب بار ہے دیکھئے کو زائد و دیدار کے کیا نہیں یہ رحم جو کرتے نہیں دیکھتے ہیں کس کو کیونکر بزمِ مین جو جانِ ناتوان پہ جانِ مین</p>	<p>مے سے بڑھ کر مے سے کچھنا چاہیئے اور لے دل سے بھوکا بھوکا چاہیئے شوقِ ہی ہنگامہ آرا چاہیئے دل کا مطلب بھی تو کھنا چاہیئے اور جامہ اس سے بھکا چاہیئے حشرِ مین بھی چشمِ مینا چاہیئے جس قدر جو روان کو کرنا چاہیئے دیکھنا بھی اونکا دیکھا چاہیئے آپ ہی کیئے کہ اتنا چاہیئے</p>

<p>گر خط ثابت ہو کہینچو تیغ تیز جسکی خاموشی ہو شور حشر یار جان رفتہ کے پہر آنے کے لئے کیا کہوں آنحضرت ناصح تہین برنگ کتنا ہے کہ قاصد کے عوض کم نگاہی ہے کینگا جہنما ہر گھڑی کہتے ہیں دیکھ گئے ہنگ شوق روئے یا شیخ بہم صفت اوسکے کوچے میں ٹہیرنے کیلئے بعد مردن خاک بھی ہوتا ہی خاک</p>	<p>تمکو خود ہرگز نہ پہچنا چاہیے نالہ زن اوسکو نہ کرنا چاہیے اولن لبون کا کچھ اٹھا چاہیے بات کرنی کو سلیقا چاہیے نامہ لیکر آپ جانا چاہیے اس سے بس شیار رہنا چاہیے کوئی تازہ گل کھلانا چاہیے گل سے ملکر خوب رونا چاہیے دل کو کچھ حیلے سکھانا چاہیے زندگی میں خاک ہونا چاہیے</p>
<p>جان سے بیزار ہو کر تم فرم تمکو اوس کوچے میں جانا چاہیے</p>	
<p>بڑے ہیگی اے دم خنجر تب آبر و تیری کمان ہے زلف معنبر کمان ہے بوتیری خلش ہے خادین اور گل میں کھٹ نکش تری زبان ہے شہشاہ کشور اعجاز یہ ڈر ہے مجھ کو کہ تم کو بھی اے بت طنا</p>	<p>کہ بڑے ہیگی بلا میں مرا گلو تیری منہ نام جان کچھ ہے آرزو تیری کسی میں خوہر تیری اوری میں بوتیری خراج لیتی ہے جادو کے گفتگو تیری بلا میں ال نہ دے زلف مشکو تیری</p>

<p>وہ پہنچی پاؤں تک سکے تو اسکے ذہن تک ستم کو چرخ کے اب لوگ حم کہنے لگے گلا میں اپنے ہی ہاتھوں سے کاٹنا اپنا نہ پوچھا آہ کہی مجھ سے اس ستار نے روداد میں یہ عالم کی ہر عیان کہ کہیں</p>	<p>خدا سے بڑ گئی شوخی مرے لہو تیری یہ بڑ گئی ہے جفا یا زند خو تیری مگر جگہ سے قریب گ گلو تیری کہ کون شخص ہے تو کیا ہی آرزو تیری ٹھہرنے دیگی کسی کو نہ جستجو تیری</p>
<p>حجاب اسکا اوٹھا دو فروغ یہ کہہ کر کہ مہر چرخ کی صورت ہے ہو ہو تیری</p>	
<p>کیا امانت میں خیانت ہو گئی زندگانی خواب غفلت ہو گئی شام ہی صبح قیامت ہو گئی میری اونکی ایک حالت ہو گئی بلکہ خود حیرت کو حیرت ہو گئی میری صورت بھی شکایت ہو گئی دیکھ کر وحشت کو وحشت ہو گئی اپنی ناز کتر طبیعت ہو گئی سلطنت دہلی کی غارت ہو گئی اب سیدی میری قسمت ہو گئی</p>	<p>جان صرف بکراحت ہو گئی آج تک کل کا نہ آیا کچھ خیال ہجر کی شب کیٹے دکھلائے کیا آہ خود بینی یہ تو نے کیا کیا اونکے رخ کو دیکھ کر آئینہ کیا دیکھ کر مجھ کو ہوئے چین چین میں وہ وحشی ہوں کہ جیت صحر کیا نکت گل کیا ہی اوس گلرو ہی حضرت ناصح انہیں باتوں سے تو تیرا دیکھ اب نہیں کرتے کجی</p>

<p>کہہ رہی ہے خندہ گل کی صدا تجھ کو بلبل گل سے ہے عشق جو بجا</p>	<p>بلبلوں پر کچھ غایت ہو گئی اس لئے تو بے حقیقت ہو گئی</p>
<p>کر کے سینے میں سیر دیکھو فروغ تیغ اوس کی سین حسرت ہو گئی</p>	
<p>متفرقات</p>	
<p>جیسے نکلا سیر پہلو سونہ پلٹا آج تک وصل کا کام کیا تیرے تصور نے صنم دیکھ کر اوس شعلہ رو کے حسن کو ہزار دن کو کیا ہے قتل تنہ تہا دم قتل اک چھوڑ ادا تیرا رے ہین بے نشان کیا کیا کہتا ہوں جب ن سے دزدوں میں کار پر داز ہے تغافل یار زللف سادام خال سادانہ لیتے ہوا گم کہے عوض جان ہزار چہ خاک الیسی خاک چھوڑ کہ ہو کفر خاک بھی</p>	<p>ایں خد اول تھا مرا یا شعلہ بیتا تھا ورنہ اس ہجر میں دشوار تھا جینا میرا شمع سے پروانہ بھی جلنے لگا کہاں تم اور کہاں تھیں زین لیلی کسں داکا میں نام لون یارب واہ کیا کہنا اے تغافل یا کہتے ہیں کہ ہوش کی دوا کر دل کی امید کا خدا حافظ طاہر دل تراخ را حافظ یہ جنس اور اس قدر ارزان ہزار چہ ذکر کیا دامن چوچر اوس کی کوچہ نکاح ہم</p>

راہ میں ہے غیر کا کھٹکا فرسرخ
 نہ پڑ جائیں بلا میں آپ کا خوف ہے مجھ کو
 نقارہ سے زبان تکلا بیت کر کے کراتے ہیں
 ہماری زندگی میں یہی دن ہو کہ یہی یار
 مری تدبیر کا نقشہ وہی ہو جس کی خاطر
 مجھے اسے خواہش آزار توجہ دینی ہاں لعل
 آنکھ مرقد میں کیوں کہلی ہے فروغ
 سن تو ذرا نہیں تری آواز نہا ہی یہ
 یہ ادا لا الہ الا اللہ
 آپ سے مجھ کو محبت نہ سی
 قاتل جب آزمائش اہل وفا کرے
 جلوہ فرما آج دل میں وہ سراپا ناز ہے
 ہوں میں اس بت کا طالب دیدار
 ہزاروں پیچ و خم شفق کے ساتھ کہتے ہو

جذب دل سے کس طرح میں کام لوں
 بلا کے پیچ و خم میں آپ کے گیسو پہچان
 ہمارے نالہاے دل کی یارب کمال سانچ
 کہ نقد دل گر ان ہوا و جس حسن ارزان
 کہ جیسے پردہ ناموس عاشق کا نگہبان ہو
 کہ بیتابی کا مے جس جگہ کوئی نہ پہچان
 کس کا اب انتظار ہے تم کو
 میرے شکست دل کی شکوہ صد یہ
 ہے قضا لا الہ الا اللہ
 آپ کو مجھ سے عداوت نہ سی
 یارب مجھ سے قتل کی وہ ابتداء کرے
 پردہ چشم حسینان جب کا پانا ناز ہی
 رونما جب کا دین و ایمان ہے
 ملاں ہجر کیا تم کا کل شام غریبان ہو

دیا لکھ لکھ دیر





بسم الله الرحمن الرحيم

تقریظ از تصنیف مولوی قاسم محمد متاخر حسین صاحب متاخر بن سیدی

رابعاً

از نو بفرغور در فروغ ست و نور	وز نام غفور نام اور است ظهور
وامم که غفور را بعفوش را کیست	اورا بودا تحت اقبلی بغفور
مصباح صباح راست از زو فرغ	کورا روے اسید باشد بفرغ
بگرفت سر دعا کرد ال ست بصدق	قدش همه در نه دال بودی بدروغ
ای صبح ز نام او سخن راست فروغ	گردم زنی از فروغ کذب ست بروغ
از نام فروغ یکدم نیست فراغ	هر روز وظیفات فروغ ست فروغ
از روی فروغ روی نورانی تست	از خنده او خنده پیشانی تست
ای صبح ز فیض و ترثانی نیست	آن نیز کی توئی اگر ثانی تست

[illegible]

درین نکته مشکلی نیست که ترا ازین هر دو نقطه یکی نیست اے صبح تو
 بتسبیح سجد صد آند بامید قبول در دعاے چهار عنصر فروغ مشغول
 اے صبح نکته چین دانکه تو سراپا مهمل هستی و بدین هستی یکد نفس نقطه
 عناد و دل داری و فروغ را روے سینه صانست که روے روح
 و و داد و دل دارد اے صبح ستاره کو سوخته و ستاره فروغ افروخته
 اے صبح پیچیده آفتاب بچرم زدوی فروغ تپانچه بر روے تو زودتر از آفتاب
 نشانده و یک ضرب تیغ ترا بخون شفق خوابانده و زندگی دوباره تو یکبار
 دو پارچه کند اے صبح آغاز و انجام صفحه تو سراسر معطل و ملمع و دیوانه فروغ
 از مغز تا پوست نور و مرصع فرد

درین نکته مشکلی نیست که ترا ازین هر دو نقطه یکی نیست اے صبح تو
 بتسبیح سجد صد آند بامید قبول در دعاے چهار عنصر فروغ مشغول
 اے صبح نکته چین دانکه تو سراپا مهمل هستی و بدین هستی یکد نفس نقطه
 عناد و دل داری و فروغ را روے سینه صانست که روے روح
 و و داد و دل دارد اے صبح ستاره کو سوخته و ستاره فروغ افروخته
 اے صبح پیچیده آفتاب بچرم زدوی فروغ تپانچه بر روے تو زودتر از آفتاب
 نشانده و یک ضرب تیغ ترا بخون شفق خوابانده و زندگی دوباره تو یکبار
 دو پارچه کند اے صبح آغاز و انجام صفحه تو سراسر معطل و ملمع و دیوانه فروغ
 از مغز تا پوست نور و مرصع فرد

درین نکته مشکلی نیست که ترا ازین هر دو نقطه یکی نیست اے صبح تو
 بتسبیح سجد صد آند بامید قبول در دعاے چهار عنصر فروغ مشغول
 اے صبح نکته چین دانکه تو سراپا مهمل هستی و بدین هستی یکد نفس نقطه
 عناد و دل داری و فروغ را روے سینه صانست که روے روح
 و و داد و دل دارد اے صبح ستاره کو سوخته و ستاره فروغ افروخته
 اے صبح پیچیده آفتاب بچرم زدوی فروغ تپانچه بر روے تو زودتر از آفتاب
 نشانده و یک ضرب تیغ ترا بخون شفق خوابانده و زندگی دوباره تو یکبار
 دو پارچه کند اے صبح آغاز و انجام صفحه تو سراسر معطل و ملمع و دیوانه فروغ
 از مغز تا پوست نور و مرصع فرد

پیش فروغ دم فزن ای صبح از فروغ	موت چو شیر گشت و بهمان شیر خواره
مثنوی	
<p>ای صبح بیا که راج روحی خورشید به پنجه جام دارد ای صبح فروخت از فروغ ست ای صبح مشو سپید از شرم شیر از نظم او چو بستند عزیش چون داد نظم داد</p>	<p>بر یاف فروغ کن صبوحی سرخوش خوشی به ام دارد لایق تو دروغ به فروغ ست او راست نهرا بطلع گرم تا نفس ترا گستند از نظم بیا صنت او قنادر</p>

درین نکته مشکلی نیست که ترا ازین هر دو نقطه یکی نیست اے صبح تو
 بتسبیح سجد صد آند بامید قبول در دعاے چهار عنصر فروغ مشغول
 اے صبح نکته چین دانکه تو سراپا مهمل هستی و بدین هستی یکد نفس نقطه
 عناد و دل داری و فروغ را روے سینه صانست که روے روح
 و و داد و دل دارد اے صبح ستاره کو سوخته و ستاره فروغ افروخته
 اے صبح پیچیده آفتاب بچرم زدوی فروغ تپانچه بر روے تو زودتر از آفتاب
 نشانده و یک ضرب تیغ ترا بخون شفق خوابانده و زندگی دوباره تو یکبار
 دو پارچه کند اے صبح آغاز و انجام صفحه تو سراسر معطل و ملمع و دیوانه فروغ
 از مغز تا پوست نور و مرصع فرد

۱۰ آنرا که بنظم او چارست
 ۱۱ دیوان فروغ خوش سواست
 ۱۲ بر سر ورق تو یک ستاره
 ۱۳ تو مروه کو نام اوست زنده
 ۱۴ پیشش نبر ز زندگی نام
 ۱۵ صبح صباحت تو بیکار
 ۱۶ نور تو شد از فروغ ستور
 ۱۷ شد زنگیت از دوباره
 ۱۸ از مهر ترا فروغ دیدست
 ۱۹ هر لحظه فروغ در فروغست
 ۲۰ خورشید ترا بگو چه عیبت
 ۲۱ از مهر فروغ مهر در چرخ
 ۲۲ در خدشت آفتاب تابان
 ۲۳ خورشید تو سر فلکده اوست
 ۲۴ تو بنده بنده خداست
 ۲۵ داری بفرغ روے امید
 ۲۶ خورشید تو آفتاب اوست
 ۲۷ تو سیل آفتاب خورده
 ۲۸ باقند دوباره ات چکارست
 ۲۹ صبح ترا بیاض سادست
 ۳۰ بر صفحه او دو لک ستاره
 ۳۱ شد زنگیت بزهر خنده
 ۳۲ خورشید تو آمده لب یام
 ۳۳ کاغذ تو نیست قایم النار
 ۳۴ بازار تو سر و ازو چو کاغذ
 ۳۵ این راز چو روز آشکاره
 ۳۶ هر روز تو صبح روز عیدست
 ۳۷ هر لحظه فروغ در فروغست
 ۳۸ کز شرم فروغ سر عیبت
 ۳۹ دار و ز فروغ چرخ بر چرخ
 ۴۰ هر روز بفرق شتابان
 ۴۱ مولای تو کمنده بنده اوست
 ۴۲ چون بنده بنام او فداست
 ۴۳ در پنجه اوست نبض خورشید
 ۴۴ مهتاب سیاه تائید اوست
 ۴۵ او پنجه ز آفتاب برده

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

۱ هرگز نکشم دروغ وعده ۲ غیر از سحر در سرم نیست ۳ هر بند به بند چون تے قند ۴ سر بر خط او نهاده کلکم ۵ نزدیک لبیب و نه هیچم ۶ قوی ست که مدح او سراپم ۷ یکتا یم و دوست راستا یم ۸ گویا ش سیاه چشم دشمن ۹ وصف صفین خسان بخویم ۱۰ نقد سخن من ست و این صرف ۱۱ و ساز بر آه دوست همراز ۱۲ بهش ز بیان من بدون است ۱۳ خس را نذر که خواندش هیچ ۱۴ در یاب که رتبه اش چه باشد ۱۵ اے دوست بفرم جز من بین ۱۶ وز سینه یک ست در سینه ۱۷ تقریظ چنین کس ندید ست ۱۸ هر رفت ربا عی مرا بین	۱ گرفت ز من فروغ وعده ۲ تقریض ز قرض کمتر نیست ۳ مست از امر او کمر بند ۴ و رخ متشناسیتاده کلکم ۵ از حکم حبیب و نه هیچم ۶ از عهد که عهد خود برایم ۷ در کشور نظم کس ندیدیم ۸ خواهم نام فروغ روشن ۹ من مدحت ناکان نکویم ۱۰ صرفت بوصف دوست هر حرف ۱۱ ممتاز بر آه دوست همراز ۱۲ وصفش ز زبان من فروغ ۱۳ کس را نرسد که خواندش هیچ ۱۴ ممتاز مدح هر که باشد ۱۵ اے دوست به نشرو نظم من بین ۱۶ معنی بودم لب سینه ۱۷ زان باز که نامه آفرید ست ۱۸ عنوان نگار نامه را بین
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰

ششدر شده دل دوست من ر
 هر لفظ کند اطاعت من
 حرفی که دروست چشیده است
 فکرم هزار رنگ بسته
 خاطر نکشود تان بستم
 در سکت مخالف افتاده
 زان رباط حریف راست خطی
 ز وقایع محسود تنگست
 صحت سچو از ناز دارد
 کا فتاده حریف چند در بند
 خواهند جواب شافی من
 گفت امر اسند شمار د
 دانسته نوشته است ممتاز
 هر سینه جواز بسته به
 یا از مغفله شینده باشد
 کمتر بود آنکه من شنیدم
 من صاحب گوش و دیده هم
 شد نظم محسود آید

[illegible]

۱۰۰ بونی ز بهار اوشنیدم
ماند سخنش بنو بهاران
۱۰۱ با من بودش محبته پیش
او با من و من با او یک قید
۱۰۲ تا کرده بیکدگر محکا ہے
دل را بدل ست سخت پیوند
۱۰۳ کار من از انتظار بگذرشت
نومیدی من ز حد گذرشته
۱۰۴ روزی که بدوست به جزم من
دل می تپد از بر آس
۱۰۵ اے خواجہ فروغ اگر ندانی
فرزند عماد مخلص من
۱۰۶ اخلصم ز سواد اصفهانیست
تقریر ز بانم اصفهانیست
۱۰۷ پرورده مادرے ز بانم
و شعر سہ کس پیرانند
۱۰۸ فردوسی و انوری و سعدی
این جرعہ بکام من ازیشان

از گلشن او گلی نچیدم
بلبل بگش چمن ہزاران
۱۰۹ من ہم بچبتش جگر ریش
ماہر و بدام یکدگر صید
۱۱۰ دل را بدل ست رسم و راهے
دو بندہ بند یکدگر بند
۱۱۱ از کار امیدوار بگذشت
وین درد یکے ز حد گذرشتہ
۱۱۲ از تخیل امید بر خورم من
جان می طلبد قاع آسن
۱۱۳ گویم بتو نکت نہانے
در علم بہ پیغ مخلص من
۱۱۴ نسلم ز نہاد اصفہانیست
شمشیر بیانم اصفہانیست
۱۱۵ ابن فرزند اصفہانم
قوے ست کہ جملگی برانند
۱۱۶ ہر چند کہ لایبہ بعدی
این قطعہ سجاہم من ازیشان

در بیان ست ائمه اطهار علیهم السلام
بنو زلفا جہانگیر علیہ السلام
سید الشہداء علیہ السلام
۱۰۱ حسن و حسین علیہ السلام
۱۰۲ جعفر علیہ السلام
۱۰۳ محمد باقر علیہ السلام
۱۰۴ سید الشہداء علیہ السلام
۱۰۵ سید الشہداء علیہ السلام
۱۰۶ سید الشہداء علیہ السلام
۱۰۷ سید الشہداء علیہ السلام
۱۰۸ سید الشہداء علیہ السلام
۱۰۹ سید الشہداء علیہ السلام
۱۱۰ سید الشہداء علیہ السلام
۱۱۱ سید الشہداء علیہ السلام
۱۱۲ سید الشہداء علیہ السلام
۱۱۳ سید الشہداء علیہ السلام
۱۱۴ سید الشہداء علیہ السلام
۱۱۵ سید الشہداء علیہ السلام
۱۱۶ سید الشہداء علیہ السلام
۱۱۷ سید الشہداء علیہ السلام
۱۱۸ سید الشہداء علیہ السلام
۱۱۹ سید الشہداء علیہ السلام
۱۲۰ سید الشہداء علیہ السلام

تقریظ احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام اگر در حقیقت عالی غریب

اے نام تو زینب لوح آغاز	انجام دہ صحیفہ راز
اے نور دہ چراغ بینش	روشن کن بزم آفرینش
پروانہ و شمع از تو دروز	حسن تو بعاثقان نظر سوز
افروختہ تو عارض گل	آتش زدہ بجان بلبل
اے نام تو شہد بہر ہر کام	در ہر دہنہ گنج این نام
آنانکہ دلائل از تو دارند	اخترب پیرے شمارند
چون عقل براہ تو تباہ است	نافعی ما دلیل راہ است
نوریکہ بچشم مانگنجد	میزان خسرو چگونہ سنجد
عقل است و ہزار کوہ در راہ	چشم است و دوصد حجاب نگاہ
نوریکہ قدیم ہست بالذات	حادث چہ دیدہ دلیل اثبات
اے نور دہ چراغ لالہ	ہم بادہ زلزلت ہم پیالہ
سُفتی تو بسبزہ گوہرے چند	الماس و زمرد از تو دلبد
از رنگ گل فغان بلبل	حسن تو باغ سیکند گل
ہر لالہ کہ آتشین بہار است	از خامہ صنع یادگار است
یاد تو بدل جو بوسے در گل	عشق تو بجان چو نشہ در گل

و لغت حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰت والتیات

آن ختم پیمبران مرسل
 نورش به ازل چشمه فانوس
 او نظر کل سطح خاک
 آتی لقب و کتاب خوانی
 بر خاک چو آسمان به تمکین
 در ملک عرب نه جهانگیر
 طوطی نشان قدش بود
 هم حرف شکر فروش میراند
 میفرست نگاه بر زمین داشت
 دارای جهان بلوری حیت
 قندیل صفا کعبه آویخت
 با شرح و کتاب آسمانی
 دینش که فروغ جادوان یافت
 این نخل که باغبان نشاند
 بنخش به ابد چو طفل توام
 زده کمان بطرفه العین
 فرمان کش حکم فاستقم بود

از خامه صنع نقش اول
 فاش به ابد چو روز و قاموس
 لولا که لما خلقت الافلاك
 از نون و قلم و حرف رانی
 بر عرشش چو خسروی آیین
 لعل و بخشش چو شکر و شیر
 پیش شکرش نه لب کشوند
 هم آتی و صد کتاب میخواند
 گنج دو جهان در آستین داشت
 از آب گهر رخ جهان شست
 از لات و منات گرد انگینخت
 بگرفت جهان بکار تان
 بر خاک چو مهر آسمان یافت
 صبیوه نقره پشته اند
 شاخش به نثر چو نخل مریم
 تیر زده از نگه بقوسین
 گویا بجوامع الکلم بود

آغاز تفت رطی

اکنون سخنی که دل رُباید	بر رو در خر می کشاید
میگویم و طبل میزنم فاش	نور سخن است مرگ خفاش
هر نکته که نکته در بر اند	نا اهل چرت بر او بداند
دانی که چه پیر با جوان گفت	با اهل سخن سخن توان گفت
دانی سخن چه رنگ پیدا است	کونین ز یک سخن هویدا است
این رنگ و بهار آفرینش	از کن بشناسد اهل مینش
صوفی تو سخن شناس کن باش	گلچین بهار این سخن باش
داری تو اگر دل سخن سنج	در پیش سخنوران بنه گنج
صد گنج سخن ز سینه آور	زان بحر تو در سفینه آور
گوهر بصدف چو آب دارد	از تاج هزار تاب دارد
گل گر چه هزار رنگ و بو یافت	چون شاد بچه آب و بو یافت
از گلبدان بهار بگیرفت	بر فرق شهمان قرار بگیرفت
جوهر کربسنگ بود پنهان	چون رفت بتاج گشت خشان
لعل زمین و گهر ز کان است	کاویزه گوش شاهان است
اے اهل سخن بیایه پیشم	من لعل فردش کان خولیشم
ابر از نه کلاف گلشن از تو	گوهر ز من است و دامن از تو

در بزم سخن بد و رسانی
 چون کوس زند سخن بیامم
 زمین بزم اگر چو دود خیزم
 روزی که فلک مرا کن خاک
 صوفی که بهار این چمن بود
 شیرین سخن گذشت چون باد
 او رفت و سخن گذاشت باما
 ای صوفی نکته سخن هشار
 هشیار ازین سمندر کش
 تا که بسخن ستیزه کاری
 از عشق حدیث تازه سر کن
 هر طرچ که کشان است پر نور
 هر نقطه این کتاب دالا
 هر حرف بآتش است هوش
 دیوان فروغ چون خرمیدم
 نامش دل و دیده را دهنور
 تا موسی و ما بهم بخوانیم

نام و سخن من است باقی
 پرگوش جهان ز صیث نامم
 صدا شک ب رنگ شمع ریزم
 گویند سخنوران چالاک
 چون طوطی سبز در سخن بود
 نالان لغزش هزار فرهاد
 بگذشت ب رنگ موج دریا
 میدان تو تنگ و تیز رهوار
 زمین راه غنان خامه در کش
 تقریظ کتاب بی نگاری
 دیوان فروغ را نظر کن
 هر شعر جویند است و ساطور
 و آب چو لولو است دالا
 هر نقطه بشعله هم آغوش
 آتش که به بند دیدم
 خواهم که برم کتاب بر طور
 از عشق خدا سخن برانیم

اگر عشق حقیقی و مجازی است
 دردے بدل شکستہ میدار
 خوانی غزلے اگر دمی چند
 دیوان فروغ در غسل گیر
 ہر شعر ترشش خشک مغزان
 دائم کہ مصنف جوان بخت
 عشق از غنہ دل سخن تراود
 ہر شعر بطاق ابروان جفت
 اگر عشق بدل زند زبانہ
 بے عشق اگر تو شعر خوانی
 بے درد چہ قدر درد داند
 لے عشق بیانیس من باش
 چون خون برگ و بریشہ جاکن
 من بیتو چو دیدہ بے رخ یار
 من بیتو چو شعلہ بیت ارم
 بشنو تو نفس در ازنی من

آن ہر دو برائے دل گذری است
 الماس بزخم بستہ میدار
 بارود در باب و ہمد می چند
 تا عشق ترا کشد بزنجیر
 چون خضر بریزد آب حیوان
 بر تارک عشق می زند تخت
 از کلک دُردن تراود
 شعری است کہ شعرش توان گفت
 زان شعر تو سکہ کنی ترانہ
 جز لفظ معانیش ندانی
 عشق است کہ گرم و سرد داند
 برق افکن گشت زارتین باش
 شاہانہ نظر بہ این گدا کن
 من بیتو چو نخل بے گل و بار
 در بزم چو شمع اشکبارم
 بر خیز سچارہ سازی من

خاتمہ مقرر لفظ بر مناجات

اے از تو جهان بکا مرانی	وز حکم تو مرگ و زندگانی
از قطرہ تو گوهر آفریدی	لعل از دل خاور آفریدی
پیما نہ ماہ و جام خورشید	پُر نور ز تو چو دل بتوجید
گیسوے شبانہ تو رشک سنبل	خندان لب صبح از تو چون گل
اے لطف تو آب زنگ باغم	افصال تو روغن چراغ غم
بر کن بر ہم چرخ تو فین	بوے برسان ز باغ توفیق
بارگنہ است کوہ در کوہ *	من چون پرکاه با صد اندوہ
روزے کہ شوی گرہ کشایم	زان با گران سبک بر ایم
بر حرم و سیاه کاری خویش	خوبانہ بریزم از دل ریش
خواہم کہ ازین سرشک خونی	شویم ہمہ لوث اندونی
بخت بد و عقل ناتمام	سنگ زودہ بر سب و بجام
آفتادہ چو نقش پاسبانم	شیطان بکین پی ہلاکم
اے بخت مرا ز خاک بردار	وے عقل بدست دیوگذار
اے خون جگر تو سرخرو کن	وے اشک تو آب دیر و کن
اے پردہ کشاے بت گہما	پیوندہ شکستگیہا *
من بندہ عاجز و سقیم	در پیش تو بادل و دہنیم

لطف تو بخلق چاه ساز است
 نیکان و بدان انس جان را
 خوش آنکه بدرگهت بندم
 ناله بنوا سے درد انگیز
 هر خشک لبی و تشنگامی
 دارم بدل شکسته خویش
 مرهم نه و حاجتم روا کن
 دارم بغل دل بلا سنج
 بنام من شکسته پارا
 پسند که بے رخ تو هر بار
 چون خاتم خود سیاه کارم
 حسن تو بجان خواره ریز است
 خواهم که بچشم آرزو مند
 نور تو بچشم من گنج
 از دهر برخشد آفتاب
 اے صوفی تا توان کجائی
 این راه که پاشنه گذار است

بر روی همه در تو باز است
 خوانی سوئے خویش کی جهان
 با خشک لب بیدیده تر
 گرد و خس گنه شیرین
 سیراب تر بجز تو بجایم
 از ناخن آرزو و صد ریش
 از دل غم آرزو جدا کن
 آئینه نامراده و رنج
 زان آئینه روی مدعارا
 چون عکس سر زخم بدیوار
 از کاتب نامه شر سارم
 من شب پر آفتاب تیز است
 بنحشی نظیر ستاره پیوند
 در برگ گل چین گنج
 در خاک کس کشه سما
 خاموش ازین سخن سرائی
 کوته مشم که بس دراز است

دربار گرجا باری	آئی بہ نیاز و آہ وزاری
در سوز متاع خود پسندی	چون شعلہ خواہ سر بلندی
چون قطرہ یہ بحر بہمنان باش	چون ذرہ خاک آستان باش
در قید خودی خود پرستی	ہمیشہ کار کہ رہ زن استی
جان ریشہ درون تیر واری	دل کافر و عقل خیر داری
زین راہ نگاہ دار پارا	از بتکدہ دور شو خدا را
تا چند بہ پیش بت نشینی	ز نار گل کہ نور سینی
در بند گیش چو بندہ باشی	بر خاک جبین فگندہ باشی

تقریر نظم چاکر کاکہ سرکات مولانا محمد حبیب الدین صاحب طبع بنو تینی

سبحان اللہ! ز سخن آفرین نے گفتار کو کیا سرمایہ بخشا ہے کہ ان من الشعر لملکتہ و
 ان من الیہ ان لیسوا جلی شان میں آیا ہے متقدین نے اس کلام میں کیا کیا زور
 لگایا اور متاخرین نے اس کی رنگ کو کیا چمکایا کوئی نغمہ گفتاری میں طاق ہوا کوئی
 نازک خیالی میں شہرہ آفاق ہوا کسی کو معاملہ کوئی اور محاورہ بندی میں کمال ہوا کسی کو
 مضمون آفرینی اور خوش بیانی کا خیال ہوا بعض بعض صفت میں کامل ہوئے
 کیونکہ یہ مجموعہ کمالات کم حاصل ہوئے لیکن جب یوان جناب فرغ نظر سے گذرا تو
 بہرہ صفت موصوف پایا جو عشق و خوش تصوف تازگی مضمون صفائی زبان و خوشی
 ترکیب تپتی بندش لطافت طبعی بلند پردازی محاورہ بندی معاملہ نگاری نے اپنا پورا

اثر دکھایا۔ انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری۔ ہر شعر اسکا خوبی میں ایک دہلہ اور مضامین
ایک دفتر ہے گزیدہ انام پسندیدہ خواص و عوام۔ قبول خاطر و لطف سخن خدا
و دوست۔ حسن و عشق کے معاملات عاشق و معشوق کے خیالات او اواز کی خوشیا
لطف و عتاب کی سرگوشیاں۔ درین ریاض بہر سبیل کہ می نگرم بہ پنجہ شانہ کش
زلف تابدار خودست بہ یہ دیوان تو صیف کے نیاز۔ اور جناب مصنف کا کمال
ہے حضرات ناظرین خود شاہد شاہد حال ہے حقیقت یہ ہے کہ اب تک اردو میں
ایسا دیوان لا جواب نہیں ہوا۔ زفرق تا قد مشہر کجا کہ می نگرم بہ کرشمہ دامن دل
می کشد کہ جا اینجا جست بہ اب کسی قدر احوال جناب مصنف کا بطور یادگار کے
قلب بند کیا جاتا ہے۔ آپکا نام نامی محمد عبد الرحمن خان بن احمد شیر خان بن
فتح شیر خان قوم افغان پوسف زئی افغان تان بزرگون کا اہلی وطن ہر چوتھی
پشت کے محافظ آباد عن پٹی بہت مسکن ہے آپ کے نانا مولانا محمد طاہر خان مصنف
قصص الانبیاء مامون آپ کے مولانا محمد یار خان و حضرت مولانا محمد حسین خان نامی
بزرگ و علمائے ٹونک سے ہیں آپ کے چھوٹے بھائی مولانا حکیم خلیل الرحمن خان دہلی
انسان آپ کے دو صاحبزادے سعادت تو امان یعنی عزیز الرحمن خان و شفیق الرحمن خان
نونا لان گلزار علم و ادب لہذا الرحمن آپ نے تربیت و تعلیم ابتدائی عمر میں دارالعلوم ٹونک
میں پائی جب سن تین کو ہوئے بچے چونکہ خاندان آپکا اہل شیعہ سے تھا ملازمت پولیس
کو پسند فرمایا طبیعت کی کیفیت اکثر آپ کے اشعار سے ہی نمایان ہے شعر ملاحظہ

پے بخیل ملک دل تری حکمت کے فزانے

نگاہ ناز کو جہل بنایا فوج مژگان کا

بالفعل منصب کوٹا لے پکڑی مرزا پور کے ماموہین اور آپ کے اخلاق حمید اور اوصاف پسندیدہ کی کیا حاجت تفریف سے نسخہ سعادت اربین خود گواہ ہے جو آپ ہی کی تصنیف ہے شعر و سخن کا ابتداء سے عمر سے شوق اور اباب علم و ہنر سے ملنے کا ذوق رہا طبیعت خدا داد کو اوستا دینا یا الفحوی علم کا لسان مالدیلم ہمیشہ کوس کی تائی بجایا آخر کار آموزگار کی گانہ و تعلیم فوری نظم و نشر کی تائی سے زمانہ جناب مولانا محمد حسن ضامن الخاطب اوستا دینا ملک بلگرامی متوطن نیرتینی مسکن سہ ملاقات ہوئی مناسب طبیعت غایت درجہ کا اتحاد و محبت یہ شکر یہ کیا فیض صحبت سے رنگ دو بالا ہو گیا دیوان نیا آپ کی نظر کیا اثر سے گذرا اوس پر صا و کیا اور فوراً حکم طبع کا دیا حسب تمیل ارشاد عمل کیا گیا باوجود اختصار کے طبع میں بھیجا گیا جناب مولانا صاحب گاہ گاہ اس دیوان کے شعار بر سر مجمع پڑھتے ہیں اور وجد فرماتے ہیں انہی کلام فروغ فرسنگ ہر بخمن اور فروغ خاطر اہل سخن ہوا مین۔

قطعہ پنج ارجا چو آن فتاہے نیاز ابدت اے علی حسن صاحب طاہر

بارک اللہ فروغ کا دیوان

بسر مخزن عجائب ہے

سال تاریخ او کی طاہر نے

لکھی آئینہ غرائب ہے

تقریر ریختہ خامچو دورم مولانا محمد کرم ال رحین صاحب گیسو نمٹ سکول انڈیا

حامداً ومصلياً۔ ایک روز یہ بھیچا ان محنت سیر دور از دیا جمعیت۔ از خود سیراز

روکش بزم مست چشم بردیوار گر سخیۃ صحبت آمیختہ خلوت۔ دُر دروچشان از نوشندار و
 دران دامن کشان۔ کچ مج چون طرہ مہوشان بیخبری بطریان حیرت از مکر خوبان آموختہ
 بسیران آتش حسرت متاع عقل سوختہ بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ بیزل کا ارشاد ہوا کہ اس درو کا
 سرکہ و صندل۔ اس نیش کا نوشن بجز سخن کوئی نہیں پس حسب قرار و خاطر میرا پوچشت
 زیب سر پر بارگاہ سخن۔ بہرہ یافتہ از ہر فن بہ پیشال نشان لقوان۔ محمودا شباب و ہنفسا
 جناب نشی محی محمد عبدالرحمن خان صاحب فروغ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض
 سخن کی دیدہ بازیاں جسکو اونہیں کے مشاطہ فکر نے منصفہ دیوان بہرہفت فرمایا تھا
 کرنے لگا۔ واہ دامنہ الفاظ پرشہ سواران معانی ایسے بیٹھے ہیں کہ گویا دہن سے
 آگے ہیں پردہ ہائے الفاظ ہزار پردہ کرتے ہیں مگر مہوشان نو طرزی کسی مطلع سے
 آفتاب سے نکل ہی پڑتے ہیں۔ رقیبان ملت کتنا ہی سنان الف لیکر در پے رکاوٹ
 ہیں۔ مگر پرگیاں صفائے بندشوں کی آڑ سے جہانک ہی دیتے ہیں۔ بقولے نیکوڑ
 مستوری ندارد۔ چور بندی سہ از وزن برآرد۔ شفق بام فلک پر اسکے مضامین
 رنگین سے تشبیہ دینی آتی ہے۔ مگر وجہ شبہ میں سبائنت پاکر تشہ کی کہا جاتی ہے
 بآنکہ ہر ایک مصرعے مضامین ناپیدا کے راستے بتاتے ہیں مگر سخن سنجان کسی
 کی سنجار راہ معانی کو نہیں پاتے ہیں پس فیضان سخن دل ز خود رفتہ نے تسکین
 پائی بل مصرعہ راہتہ آیا۔ جب تک چہرہ روز و شہام اور گلگونہ شفق سے فرین رہے
 خداوند تعالیٰ اس پرگی فکر کو غارہ شہرت و حنا سے اجابت عطا فرمائی آمین اللہم آمین*

قطعہ تیغ از مو کو صد سخن متخلص شاکر در شیرین باغ و بیابان
 فرد و احد جناب نامو کو عبدالاحد صنا الہ آبادی فاضل اللہ علیہ الایادی

کہ حمد و لغت بیرون از بیان ہے
 بیان ہے جو کہ فخر شاعران ہے
 پرستان سخن پر حکمران ہے
 محمد عبد رحمان خان عیان ہے
 کہ خود گفتار شیدا کی زبان ہے
 حلیم الطبع و عالی خاندان ہے
 بزرگ مہر مشہور جہان ہے
 کہ جسکے وصف میں گوئی زبان ہے
 عجب انداز اور طرز بیان ہے
 فصاحت عاشق حسن بیان ہے
 رقیب لہن و روسے مہوشان ہے
 کہا ما تفسیر مرغوب جہان ہے
 و گرنہ وصف دیوان بکیران ہے
 ہو مرغوب جہان تنگ جہان ہے

چراغ طور یہ شمع زبان ہے
 اب اسکے بعد اس شاعر کا احوال
 پر نیرادان معنی کا سلیمان
 متخلص ہے فروغ اور نام نامی
 آئی کسا نام آیا زبان پر *
 فہیم و عاقل و ذرا الفضل و نشان
 وطن او کسا ہے پللی ہست لیکن
 عجب یوان لکھا اردو زبان میں
 کبھی ہے داستان بندش کی تصویر
 بلاغت لطف معنی پر ہے مفتون
 سوا وسط و بین السطربا ہم
 ہوئی مجھ کو جو سال طبع کی فکر
 حسن اب خاتمہ کیجے دعا پر
 مصنف شاو یارب اور یہ دیوان

قطعہ بیخ از تاج فکر عالمی جناب نیر احمد خان صاحب خلف الصدوق خست

مصنف حسنا دیون مظاہ

تصنیف کرد فکر نمودم بسال آن
شد باعث مسرت دل بہر نظر ان
۱۳۰۷ھ

دیوان لا جواب کہ چون قبلہ گاہ من
آمد ندان ما تفس غیبی کہ لے غیر تر

تقریظ حکیم کلک گرسک نشی مجیدین حسنا جلال سلمہ الرحمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان اللہ کیسا صانع مطلق ہے جس نے اپنی صنعت کاملہ حکمت بالغہ سے
ہیچہ نہ ہر عالم کو ایک لفظ کن سے پیدا کیا خصوصاً انسان ضعیف البیان کو کیسی
کیسے جو ہر نطق عطا کئے خلق کا انسان علم البیان جس پر دلیل ہی دیوان کائنات
میں بعض کو مطلع آفتاب سخن اور مقطع ماہتاب پرفن بنایا اور کل مخلوق اس سے زبان
نطق دیکر آسمان فصاحت و بلاغت پر اوسیکاستا و چمکایا۔ تقریر پر اثر تحریر خوشتر
طبع عالی نازک خیالی تحریر بانی و لب لسانی عقل صائب فکر و فہم کامل و سن فن کا
اوسکو عطا فرما کر دقت کہنا بنی آدم سے مفتخر و ممتاز کیا۔

اور رفت رسول مقبول لکھنا قلم کا کام نہیں زبان کو اس امر سرگرمین پارے
کلام نہیں سبحان اللہ کیسا رسول مقبول خاتم النبیین رحمت للعالمین احمد مجتبیٰ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل نبیوں سے رفیع اسکا شفیق قبول سعد شیرازی

شفیع متاعِ بچے کریم قسیم حبیم نسیم و نسیم

جسکی شان میں لو لاکھ لاکھ خلقت الافلاک خدا فرمائے پہ پہلا اسکی گویائی لغت
میں انسان کا کیون نہ قافیہ تنگ ہوا اور ملائکہ کی کیونکہ عقل نگ ہو جان جو اسکی
سحر الفت میں مغرق ہوا بیشک اسکو دعویٰ انا الشرق ہوا

پیشیم کہ ناکردہ قرآن و سرت کتب خانہ چند ملت شہست

اما بعد احقر العباد کج مع خیال مجید حسین خلیل سخن سبجان عالی ہر ہم و شاعران
نغم کو مژدہ سنا تا ہی کہ درین آواں سعادت تو امان اعنی بہار رمضان دیوان شیرین بیا
جسکی ہر غزل مرصع ہر شعر معنی کا موقع ہر مصرعہ مسجع من تصنیف شاعر عظیم المثال از کینال
کا شجر خضر دیوان پڑھ لے وہ شعر گوئی کے ارکان جان جائے پورا استاد ہو جائے
اشعار میں مضامین جربستہ کی ایسی تصویر کینچی ہے کہ نقاش چین ہی چین مان جائے
مانی و بہر آدم چرائے رعایت لفظی سبحان اللہ تعقید معنوی جزاہ اللہ تعالیٰ
افضل کنایات اکل بندش ستحکم الفاظ مسلم روزمرہ کا بادشاہ ترکیب صحیح سی خوش گاہ
وہ کون پاک طینت نیک خصلت والا منزلت شیوا زبان طوطی بہر اردستان غنی
محمد عبدالرحمن خان صاحب کورٹال پکڑ مرزا پیر علیہ اللہ الغفور مطبع سفید عام اگرہ میں
اہتمام سی منج جو در کرم والا ہم خان دالاشان جناب جھان جی صوفی مالک مطبع کے
طبع ہوا ہی۔ خداوند تعالیٰ اس کو قبول خاص کر ہر اور مصنف مدح کا نیک انجام میں آمین

تقریظ چاکلک گوهر سنگ جناب قاضی حافظ محمد خلیل الدین حسن صفا
وکیل و مصنف رساله نعت مقبول خدا پیس پبلی نبیت

رباعی

باغست سخن بلبل باغست فروغ
در سینه او دو صد خزینه است ز علم
در دودۀ خود چشم در پرغست فروغ
فارغ ز فروغی و فراغست فروغ

فروغ را نامزم که صبح پیش او بچرخ روزماند اگر صبح دم از صباست نذر دوش چرخ
اورا بر دوز سیاه نشانند فروغ اگر دامن مهر بر چنید صبح تار و زار شمار شمار و به روزی بیند
فروغ را هر روز روز بازار و صبح را از شاع کاسه قحط خریدار

ز فروغ من چه پرسی که همه فروغ باشد
تو ز صبح خود چه لانی که همه دروغ باشد

مثنوی

محمد عبد رحمن خان نامی	ز نام او فروغ خوش کلامی
بو سهند دلش وادتی ایمن	ز نور لایزال گشت تیر روشن
سخنها گفت و داد اندر دهنها	دهنها کرد لبر زیر چنپها
سخن گفت و چو در گفت چو گل گفت	سخن گفت و نگ گفت و گشت
همان گل کاندرو کو نعیست	همین دژ نیست کو در تیمیست
خوشنابویی که از سری برد پوش	خوشا درستی که شد آویزه گوش

نظیرش از گل و گوهر چه گویم
 ز دل تا بر لبش حرفی رسیدن
 بدیدن که بود همسر شنیدن
 ترا اگر اتفاق افتد بدیدن
 هر آن سوز آفریدن ساکنند
 هر آن در دیکه در عالم شنیدن
 همان سوز نیست که ز شعرش بپیدا
 چه شعر و حرف شور افزای دلها
 سیح فکر او جان جهانست
 کلامش را فروغ اندر فروغست
 کلامی و دنوازی جان فزائی
 کلامی باده غارتگر بهوش
 کلامی که ز مخفی در معانی
 دروهر نقطه با صد نکته بهوش
 کلامی همچو گل در رنگ و بوئی
 کلام اندر کلام و محالست
 بود هر کلمه او خنجر عشق

که نیکوتر بود از هر چه گویم
 کند صد گوش مشتاق شنیدن
 بود فرق از شنیدن تا بدیدن
 همان دیدن همان دزل رسیدن
 همان اندر دوش چون باز کردند
 مهکم کردند و با جانش سپردن
 همان در دست که ز حرف پیدا
 نمک ریز جراحتهاست و دلها
 غلط کردم غلط بل جان جانست
 فروغ صبح پیش از دروغست
 کلامی جان ستان و دلربائی
 کلامی چون خم می سر سبز خوش
 کلامی همچو دریا در روانی
 دروهر لفظ صد معنی در لغو
 بمستی همچو اندر سبوی
 کلامش را کمال اندر کمالت
 بود نامش زبان رو خنجر عشق

CALL No. { ۸۹۱۶۴۳۱ } ACC. NO. ۵۷۲۲
 AUTHOR فروغ محمد عبدالرحمن
 TITLE دیوان فروغ

۸۹۱۶۴۳۱

فروغ محمد عبدالرحمن

۵۷۲۲

دیوان فروغ

Date	No.	Date	No.
For Binding			
15.9.98	No. 120		
1			

STAMPED AT THE TIME



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.

